وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين

الحمد لله والمنة که این کتاب سعادت انتساب سراپا خیر و برکات مجموعهٔ نجات اعنی

سفینة الحسنات

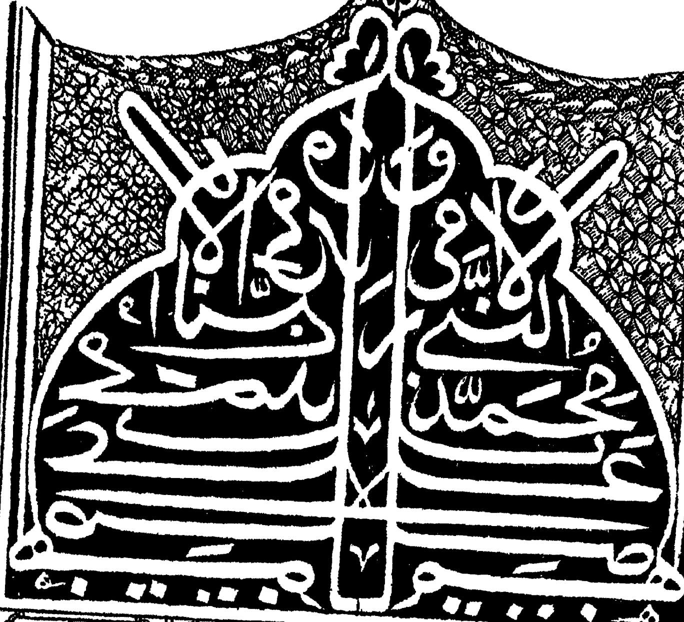
۱۳۰۵ھ

در

ذکر مرض و کفارات

از تالیفات جناب ماہر شریعت حقیقت آگاہ جناب قاضی مولوی محمد عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

طبع فی المطبع المفید عام الکائن فی بلدہ آگرہ



نصلی علی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | رسولہ الکریم

حمد کے لایق وہی ہے ایک ذات — جسنے پیدا کی یہ ساری کائنات
بخشی رونق ارض کو اشجار سے — اور زینت دی شجر کو بار سے
چاند اور سورج کو بخشا اوسنے نور — رات اور دن کا کیا اوس نے ظہور
اور انجم سے فلک کو پر ضیا — صانع مطلق نے کیا کر دیا
دی اوسی نے باغ دنیا کو بہار — ہے اگر گل بوٹہ یا ہے نوکِ خار
ہے اوسی سے ساری دنیا کی نمود — جملہ عالم کا ہوا اوس سے وجود
ہے اوسکی یاد ہمکو پر ضرور — ہے اگر ہم مین ذرا بھی کچھ شعور
حکم اوس کا مصلحت آمیز ہے — امر اوسکا محض خیر انگیز ہے
ہم رضا پر اوس کے سب راضی ہین — حکم جو فرمایا اوس پر ہم چلین

حمد و سپاس و منت بیقیاس اوس احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین عز شانہ کو

ہے کہ جسکی قدرت بالغہ وحکمت کاملہ سے طبقاتِ افلاک بے ستون وتودۂ زمین پانی پر بآرام وسکون برقرار ہو ونعتِ فراوان ومنقبتِ بے پایان اوس ذات ستودہ صفات واجبُ التحیات کو لایق ہے کہ جسکی نور ہدایت ولمعاتِ رسالت نے ظلماتِ کفر وضلالت وتاریکی شرک وجہالت سطحہ عالم وعالمیانسے نیست ونابود ومعدوم ومفقود کرکے راہ راست توحید وایمان وصراط مستقیم صدق وایقان دکھلائی ومریضانِ معصیت وبیمارانِ ضلالت کو نوش داروے ایمان ومعجون مفرح اسلام کہلاکر صحت کامل عطا فرمائی

غزل

نامِ مقدس آپکا ہر مرض کی شافی دوا
ہی شافع روز جزا اور دافع رنج وبلا

چھرہ مبارک آپکا صل علی بدر الدجی
روی منور آپکا نامِ خدا الشمس الضحی

نورِ احد احمد ہوا احمد محمد ہوگیا
اک میم کے پردیمین آ مشہو خود کو یون کیا

تعریف میری شاہ کی توصیف ہی اسد کی
کیا شان ہی اوس شاہ کی ہو جان ودل اوسپر فدا

باغ نبوت کے شجر نخل رسالت کے ثمر
بحر شفاعت کے گہر مقبول درگاہ خدا

سروِ ریاضِ دلبری شمشاد باغ مہتری
از ہر دو عالم بہتری مطلوب ذاتِ کبریا

حقنے تمھین کی مرحمت دو نوجہانکی سلطنت
قبضے مین ہی ہر شش جہت ای سرور ہر دوسرا

نامِ محمد یاد کر ہر غم سے دل آزاد کر
دارِ بقا آباد کر سن لے ذرا کھنا میرا

اکسیر کی گر ہے ہوس تجھکو ہوس بوالہوس
خاکِ درِ اقدس کی بس اکسیر ہے اور کیمیا

محبوب جسکو رب رکھے منظور سب کہنا کرے
اوسکا کہا کب ٹل سکے ہے حکم نافذ جابجا

اوسکی صفت حافظ ہو کب صاف ہو جسکا کہ رب
یارب تمنا ہی یہ اب اوس در کا کر مجھکو گدا

نزول رحمت خالق ہو لا تعد ولا تحصی
بروح سید کونین وسرور دوسرا

کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام		مومنون باہم پڑہیو تم الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحٰبِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اے غلامانِ درگاہ احمدی واے خادمانِ بارگاہِ محمدی ورد درود باعث بہبود کونین وسبب کشود مقصد دارین ہے اور فضائل وعظمت اوسکے کلام رب العزت وحدیث جناب رسالت مآب واقوال بزرگان دین وملت سے تحقیق وثابت ہے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کلام مجید وفرقان حمید مین فرماتا ہے اور گدایانِ آستانۂ فیض کاشانہ نبوت کو حکم سناتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حدیث شریف مین آیا ہے روایت کی امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا ابن عمر نے کہ جو درود بھیجے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت نازل کرتا ہے اللہ تعالی اوس پر اور فرشتے لکہتے ہین اوسکے واسطے ستر رحمتین نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بزار اور طبرانی نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر ایکبار اللہ تبارک وتعالی رحمت نازل فرماتا ہے اوس پر دس بار اور دس گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور دس درجے بہشت مین اوسکے لئے بلند کیئے جاتے ہین اور قرب الٰہی اوسکو حاصل ہوتا ہی محمد بن سلیمان نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ

وسلم جو امتی اپکا آپکے اوپر درود بھیجتا ہے تو بعوض اوسکے ستر ہزار فرشتے اوسپر
درود بھیجتے ہین اور جس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجین وہ بیشک جنتی ہے۔
بزار و طبرانی معجم کبیر و اوسط مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر اور کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ
عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اوسکی شفاعت مجھپر واجب ہوتی ہے اور حکیم ابی سے نیشاپوری نے
روایت کی کہ عطا نے فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو تین مرتبہ صبح اور تین
مرتبہ شام کو پڑھے سب گناہ اوسکے بخشے جاوین اور ہمیشہ وہ خوش رہے اور دعا
اوسکی قبول ہو اور مرادین اوسکی برآوین اور دشمنون پر فتحیاب ہو اور بارگاہ
اللہ تبارک و تعالیٰ سے اوسکو توفیق خیر دیجاوے اور رفیق ہو وہ شخص بہشت برین
مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ درود مقدس یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ
الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ دارقطنی نے افراد مین اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ مین
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا مین حضور
اقدس مین حاضر تھا کہ ایک شخص حاضر دربار انور ہو کر تسلیم بجا لایا جناب رسالت
مآب نے بنظر بندہ نوازی و کرم گستری اوسکو برابر پہلوے مبارک کے جگہدی
جب وہ شخص عرض و معروض کر کے رخصت ہوا تو حضور اقدس نے فرمایا کہ
یہ وہ شخص ہے کہ ثواب اسکے عمل کا تمام اہل دنیا کے ثواب کے برابر ہے جناب
صدیق اکبر نے وہ عمل آپ سے دریافت کیا کہ کون عمل ہے یا رسول اللہ اپنے

فرمایا کہ یہ شخص بوقت صبح دس مرتبہ یہ درود پڑہا کرتا ہے اور یہ درود مانند درود
سب خلق کے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ
عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ کذا فی
الدر المنثور اقوال بزرگان دین وتابعان ملت مثین فضائل درود شریف
مین بہت صادر ووارد ہین منجملہ اونکے ایک حکایت یہ ہی شیخ مجد الدین شیرازی
صاحب قاموس اپنے جامع مین اور امام غزالی احیاء العلوم مین اور مولانا
جمال الدین روضۃ الاحباب مین کسی بزرگ سے اور تاج الدین فاکہانی
شیخ صالح سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا شیخ صالح موسی ضریر نے کہ مین ایک
جماعت کے ساتھہ دریاے شور مین جہاز پر سوار ہوا تہا ناگاہ ہوائے مخالف
چلی اور طوفان آیا اور جہاز تباہی مین آیا اہل جہاز زندگی سے نا امید ہوکر گریہ
وزاری کرنے لگے اور شور واے ویلا بلند ہوا ایسی حالت مین مجہکو غنودگی
ہوئی اور مین سوگیا دیکہا مینے جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو
کہ فرماتے ہین مجہسے کہ درود صلوۃ تنجینا ہزار مرتبہ معہ اپنے رفقا کے پڑہ اسکی
برکت سے نجات پاؤگے مین بیدار ہوا اور اپنے ہمراہیونسے کہا کہ یہ درود پڑہو
ہم سب ملکر تین سو مرتبہ پڑہ چکے تھے کہ طوفان مٹ گیا ہوا موافق ہوئی
اہل جہاز امن وامان مین آگئے علاوہ ازین یہ درود اکثر مشکلات کے حل
کرنیکو اکسیر اعظم ہے

نظم

بار غم سر سے لے اوتار درود	بے قرارون کو دے قرار درود

آفت و محنت و مصیبت مین مونس و یار و غمگسار درود
وقت حاجت کے جو پڑھے اسکو بگڑی حالت کو دے سنوار درود
برگ ریزی ہو نخل عصیانکی ہے خزان کے لئے بہار درود
نور توحید اوسکو حاصل ہو جو کرے صدق سے شعار درود
ہو زیارت نصیب حضرت کی جو پڑھے لیل اور نہار درود
بخت بیدار جنکے ہوتے ہین پڑھنا کرتے ہین اختیار درود
مومنون بس رہو سدا کرتے نام حضرت پہ تم نثار درود
اےخدا دمبدم تو نازل کر روح اقدس پہ بیشمار درود

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصی بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام کیونکہ ہی یان ذکر پاک حضرت خیرالانام

اے عاشقانِ روی رسالت واے فدایانِ چہرۂ نبوت مادہ تمام نیکی و درجات واصل جمیع ثواب وحسنات اور بلندی مراتب وارتفاع مناصب وروشنی ایمان ورضامندی خالق دوجہان منحصر موقوف اوپر محبت و فرمان برداری اور اطاعت وجان نثاری رسول الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آبروے کونین وسرخ روئے دارین اللہ تبارک وتعالی نے آپ کی فرمان برداری پر مقرر کی ہے اور آپ کے فرمان بردار اور تابعدار کو اپنا دوست فرمایا ہے قولہ تعالی اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنے اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو فرمان داری

اور تابعداری کرو تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوست رکھے گا تمکو
بسبب اطاعت رسول کی اللہ تعالی اور بخشیگا گناہ تمہارے غور کرو اس عظمت
اور عزت کو کہ خداوند کریم کو دوست بنانا اور خود اللہ پاک کا دوست بنانا موقوف
ہی آپکی فرمان برداری اور تابعداری پر اور فرمان برداری بدون محبت
دلی اور خلوص قلبی کے ممکن نہین اور ہرگز نہین ہوسکتی اور جناب رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جب تک مجھکو اپنی جان اور اولاد اور
املاک سے عزیز اور دوست نرکھے ایمان اوسکا کامل نہین تو معلوم ہوا کہ
اصل ایمان ورضامندی وخوشنودی رحمان محبت سرور دوجہان ہی
آب جو امت کم ہمت امور خلاف شرع اور کاروبار ناسزا اور دیدہ ودانستہ
نافرمانی اور سمجھ بوجھ کر حکم عدولی مین مبتلا ہین تو اوسکا سبب یہی ہی کہ اون
لوگون کو آپسے محبت اور عشق نہین ہے اگر محبت ہو تو کبھی نافرمانی اور حکم
عدولی نکرین کیونکہ عاشق خلاف مرضی معشوق کے کبھی کوئی کام نہین کرتا ہی
اور ہر وقت اوسکی رضامندی اور مہربانی کا امیدوار رہتا ہے اور نیز حکم عدولی
سے ڈرتا ہے کہ مبادا محبوب ناراض ہوجاوے اور اوسکی ناراضی سے لطف
زندگی بگڑ جاوے بخیال وصال یار تمام عمر اوسکی فرمانبرداری اور تابعداری مین
مصروف رہتا ہے اور اپنی خوشی کا کام کہ جسمین یار ناراض ہو نہین کرتا
اگر بمقتضاے بشریت کوئی نافرمانی ہو بھی جاوے تو منت وزاری اور خوش
آمد ولاچاری پیش یار ظاہر کرکے اقرار کرتا ہے کہ یہ قصور معاف ہو آیندہ پھر
ایسی حرکت نکرونگا کہ تو مجھسے ناراض ہوا اے امتیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ذرا اپنے حال کو دیکھو اور افعال کیطرف خیال کرو کہ ہر امور مین کسقدر نافرمانی
اور حکم عدولی کرتے ہو مثلا جب تمکو شادی یا عقیقہ یا ختنہ یا کوئی اور کام کرنا
منظور ہوتا ہے تو کبھی حکم خدا اور رسول نہ دریافت کروگے اور جو اپنے دل
مین آویگا وہ کروگے خواہ اوسمین ایمان جاوے یا رہے اور اگر کوئی شخص منع
کرے تو اوسکا جواب یہ دیتے ہو کہ ہمارے بزرگون سے یہی رسم چلی آتی ہے
اگر ہم ایسا نکرین تو برادریکے لوگ طعنہ دین بستی کے لوگ ہسین اور بیٹا بیٹی
ماہن کا کیا ارمان نکلا ناچ رنگ بھی کرینگے منڈا بھی باندہین گے کنگنہ سہرا بھی
لٹکاوینگے اُبٹنہ تیل بھی چڑہاوینگے مہدی زیور بھی لڑکیکو پہناوینگے لگن بھی
لئے جاوین گے عورتین محلہ کی اور برادریکی جمع ہوکر ڈہول بجا کر گیت بھی گاوینگی
اور بازار اور گلی کوچہ مین برات کے ساتھہ گیت گاتی پھرینگی سبحان اللہ ماہن
بیٹی جورو راستے مین گیت گاتی پھرین اور باپ بیٹے بھائی خداوندکو غیرت اور شرم
نہ آوے اور علاوہ ازین بڑا ظلم یہ کرین کہ اگر خداوند کریم اولاد دیوے تو کیا
عمدہ اوسکا شکر ادا کرینگے کہ برہمن کو بلا کر اوسکی قسمت اور نحوست دریافت کرین
اور نام اوس سے دریافت کرکے رکہین اور دریافت کرین کہ یہ اولاد ہمکو مبارک
ہی یا منحوس افسوس صد افسوس دین محمدی مین ایسی تنگی اور ضعف آگیا کہ مسلمان
نام رکھنے کی بھی لیاقت نہین رکھتے اور برہمن جو اوس بچے کی نسبت کہدے
اوسکو حق سمجھہ کر یقین کرلین اور یہ ہرگز خوف نکرین کہ ان باتون سے ایمان
جاتا ہے غیب کی بات سواے خدا کے کوئی نہین جانتا اللہ تعالی خود فرماتا ہی
لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے غیب کی بات کوئی نہین جانتا سواے خداوند کریم

کی اور علاوہ ازین جسقدر رسومات ہنود و مشرکین ہین بخوف و خطر اوسمین
ایسے شریک ہوجاتے ہین بلکہ خود کرتے ہین گویا کچھہ پرہیزہی نہین اور نہ اوسکی
شریعت محمدی مین ممانعت ہی نماز وروزہ حج و زکوہ تلاوت قرآن شریف صحبت
علماء تعلیم اولاد اداے حقوق سے ایسے غافل و بیخبر کہ گویا کبھی سنا ہی نہین
ماشاء اللہ کیا ایمان ہی اور کیا اسلام ہے کہائین کسکا اور گائین کسکا بندہ خدا
وامت رسول اللہ کہلائین اونکا حکم نمانین اور رسوم دشمنان دین کی اداکرین
برادری کے خوف سی خدا ورسول کو ناراض کرکے اپنی عاقبت خراب کرین
اور پیسہ برباد کرین کیا خدا ورسول کے حکم کی قدر و منزلت برادری یا خواہش
دل سے گئی گذری ہوگئی کہ جو دل مین آیا وہ کرنیکو مستعد اور طیار ہوگئی دل
مین خیال گذرا کہ شراب پینا چاہیئے یا چوری کرنا یا زنا یا دغا فریب جعل سازی
جھوٹی گواہی کسیکا نقصان دو آدمیون مین فساد کرادے نماز و روزہ حج و زکوۃ
جو حکم خداوند کریم ہے ادانکرنا چاہیے اور ممنوعات شرعیہ سے پرہیزنکرنا چاہے
اور جنکے اداکرنیکا حکم ہے وہ ادانکرنا چاہیے یہ سب کام بموجب خواہش دلی ور
ارادہ قلبی کے کرنیکو مستعد ہوجاتے ہین ورنہ کوئی تمسے جبراً یا قہراً توکراتا نہین
اپنے دل کی خوشی سے کرتے ہو تو اب اپنے دل مین انصاف کرنا چاہیے کہ ہم
بندے اور امت اپنے دل کے ہین یا خدا ورسول کے اگر بندۂ خدا وامت
رسول اللہ ہوتے تو بموجب اونکے حکم کے عمل کرتے اور رسومات کفار اور
جاہلون کی کہ جنکے کرنے کو اپنا دل چاہتا ہے ورنہ کفار کی جانب سے کچھہ
تقاضا تو ہے نہین ہرگز نکرتے امداکبر یہ غفلت اور بے پروائی کہ بالکل ہوا

پرستی اختیار کر لی اور خدا پرستی چھوڑ دی یہ امر قابل غور و تامل ہے کہ مؤذن
پانچون وقت بآواز بلند اذان کہتا ہے اور حکم خداوند جل علی سے آگاہ کرتا ہے
کہ اے امتیان محمدی واے کلمہ گویان احمدی وقت حاضری دربار خالق
زمین و آسمان مالک دو جہانکا آیا ہے دربار معلے و بارگاہ عز و علا مین حاضر ہوکر
تعمیل حکم بجالاؤ کچھہ خیال و پروا نکرکے جدہر دل چاہتا ہے چلے جاتے ہین یا
اپنی دنیا کے کام مین مشغول رہتے ہین یا گنجفہ چوسر بیٹھے کہیلا کرتے ہین اور
یہ بہی خیال نہین کرتے کہ یہ کسکا حکم ہے اور کسکو سنایا جاتا ہے افسوس صد افسوس
اگر ادنے حاکم دنیا طلب کرے سب کاروبار ضروری چھوڑ کر اوسیوقت بہاگے
جاوین شہنشاہ دو جہانکا نقیب اداے نماز کے واسطے طلب کرے منہہ موڑ کر
چلے جاوین اور پہر آپکو امت رسول اللہ اور بندۂ حق جل علا سمجھین یہ سراسر
خیال خام اور تصور بیہودہ ہے اور مالک سے سرکشی و انحراف ہی اس موقع
پر ایک مثال لکھی جاتی ہے تا اسکو سنکر کچھہ نیک و بد سمجھین اور خداوند کریم سے
توفیق طلب کرین مثلاً ایک آدمی کے دو بیٹے ہین ایک فرمان بردار اور ایک بد اطوار
فرمان بردار کو باپ جو حکم کرتا ہے فوراً وہ بسر و چشم بجالاتا ہی اور بد اطوار کو
جو بات کہ اوسکے حق مین بہتر کی ہو کہتا ہے تو وہ منہہ پہیر کر چلا جاتا ہی تو اب
انصاف سے کہو کہ باپ کس بیٹے سے راضی و خوش ہو کر اپنے مال و متاع کا مالک
وارث کرے گا نافرمانکو یا فرمان بردار کو

حق کا پیارہ ہے وہی جو تابع فرمان ہی	اوسکا حامی ہر جگہہ ہر حال مین رحمٰن ہے
جو اوامر اور نواہی شوق سے لاوے بجا	اوسکو دیگا حق تعالی جنت الماوی مین جا

کیون نہین لیتا ہی جنت مفت ملتی ہی یہان | ہووی ہے کیا خرچ تیرا مال و زر اسمین میان

جو دئی حق نے تجھے یہ عضو یعنے پاؤن ہاتھ | کار دین مین کام دیتے ہین یہی ای نیک ذات

یہ دیے حق نے تجھے تو کار دین کرتا نہین | کچھ تو کر انصاف دل مین ایسا ہوتا ہی نہین

جو کہ دیتا ہی اوسیکی چیز اوسکے کام مین | صرف مین لا دین نہین اور خرچ بیموقع کرین

پھر بھلا کیا دوگے اسکا حق تعالی کو جواب | سوچئے دل مین ذرا انصاف کیجیے ای جناب

ایسی بدمستی و غفلت اور شرارت مت کرو | گور اپنی ہا تون آگ سی تم مت بھرو

تو خدا سے پھر کے جائیگا کدہر آخر بتا | کیون بھلا دشمن ہوا ہی جانکا ای بیوفا

کیا خدا کے حکم سے ابتک نہین تجھکو خبر | انبیا آئے کتابین لائے کیون ای بےہنر

انبیا کو حق نے بھیجا اور بھیجی کیون کتاب | تا کہ بتلا دین تمہین راہ صواب و ناصواب

انبیا دکھلا کے رستہ اور کتاب حق سنا | کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا

آپ کر سکتے نہین تو اوسمین ہی کسکا زیان | ہی تمہارے حق مین بد لیکن تمہین ہی کب گمان

دین اپنا سب کیا برباد تمنے اے میان | رونق دین نبی کو میٹ کے بیٹھے ہویان

یہ نماز پنجگانہ رونق اسلام ہے | جسنے چھوڑا اوسکو گویا میٹا دین کا نام ہی

حق تعالے نے کیا پہلے اسیکا اہتمام | اپنے نبیونکے وسیلہ سی کیا یہ انتظام

توڑ ڈالا تونے سب یہ انتظام انبیا | دوستی کا کرکے وعدہ دشمنی کرنے لگا

یعنے کلمہ تو پڑھا اور دین کی شرطین ادا | جسکی نسبت حکم ہے لاوے نہین ہرگز بجا

آپکا کلمہ پڑہین اور حکم کو دیوین اوڑا | امتی ایسا ہی کرتے ہین کہ جو تمنے کیا

امتی ہونیکا دعوے کب بجا ہی آپکا | امتی وہ ہی جو حضرت نے کہا اوس پہ چلا

آپ تو بندے ہین دل کے دل نے جو تمسے کہا | وہ کرو کہ منع اوس سے کرچہ حضرت نی کیا

پہر بہلا کیا عزت حکم نبی اسمین رہی
کچہہ رضامندی حضرت اور حق کا کچہہ خیال
یہ علامت غافلو ہرگز نہین اسلام کی
نام سے جلتا نہین ہے کام ہرگز صاحبو
کاہلی اور جاہلی اور دل پرستی دور کر
تا عذاب گور و محشر سے ملے تمکو نجات
ورنہ ہوگی دیکہنا مٹی تمہاری پہر خراب
ہوچکا رستہ خطا کا اور رضا کا حافظا

کام وہ کرتی ہو جسمین دل تمہارا ہو خوشی
کچہہ بہی آتا ہی تمہین دیکہو ذرا تم اپنا حال
یہ مسلمانی تمہاری ہے فقط اک نام کی
صرف یہ دہو کا ہی نادان نبکی مت برباد ہو
بندۂ خالق بنو اور امت خیر البشر
دیکہنا بازار محشر مین نجانا خالی ہاتہہ
کچہہ نہ دیکہو گے سوا ے قہر خالق اور عذاب
خوب روشن جو نشانی وہ ہوا حق سے جدا

حق تبارک و تعالی نے آپکے فرمانبرداری کی تاکید کلام مجید مین فرمائی ہے وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنے جو کچہہ کہ دیوے تمکو رسول تو لیلو اوسکو یعنے جو حکم کرین وہ منظور کرو اور جس باتسے منع کرے تمکو اوسکو چہوڑدو یعنی وہ مت کرو اور نا فرمانی خداوند کریم کو نہات ناپسند ہے شیطان باوجو دیکہ سقدر مقرب تہا ایک نافرمانی کے سبب مردود ہوگیا اور بارگاہ معلے سے نکالا گیا اور نافرمانی اوسنے یہ کی کہ خداوند کریم نے اوسکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کر شیطان نے انکار کیا اور آدم کو سجدہ نکیا اب یہ مقام غور و فکر کا ہے کہ بسبب سجدہ نکرنے حضرت آدم کے ایسا معزز و مقرب جلیل القدر معلم الملکوت کو بیعزت و ذلیل کرکے اور اپنی بارگاہ سے نکال کے رسوائی دارین کیا اور بروز قیامت داخل جہنم معہ اپنے توابع کے کیا جاویگا بہلا جو لوگ باوجود حکم اور تاکید شدید کے خداوند کریم کو سجدہ نہین کرتے اور مالک کے آگے سر نہین جہکاتے اونکا کیا حال ہوگا اے بندگان خدا اپنی مالک

کی نافرمانی کرکے خود کو مستحق وبال سخت کا مت کرو دیکھو حضرت آدم نے ایک نافرمانی
کی تھی باوجود مرتبہ نبوت و درجہ رسالت کے اور تمام انبیا اور اولیا اور غوث و قطب
سب اونکی اولاد سے ہین جنت سے نکالے گئے لیکن حضرت آدم علیہ السلام اپنے
قصور پر نادم و پشیمان ہوئے اور سالہا سال بارگاہ خداوند کریم مین عاجزی
ومنت وزاری کرتے رہے بسبب عاجزی اور ندامت کے خداوند کریم نے
خطا اونکی معاف کی اور درجہ قبولیت و برگزیدگی عطا کیا اور ابلیس لعین اپنے
گناہ پر پشیمان و نادم نہوا بلکہ اوتر تکبر کیا آجتک مردود و ملعون ہے اور قیامت
تک رہیگا اسیطرح ہمسے بھی اگر بمقتضاے بشریت گناہ یا نافرمانی مالک کی ہوجاے
تو ہمکو سنت اپنے دادا یعنی حضرت آدم کی کرنا چاہیئے کہ پشیمان و نادم ہوکر توبہ
کرین نہ مثل شیطان کے سرکشی و نخوت کرکے خود کو ہلاکت مین ڈالین **رباعی**

سجدہ نہ کیا حضرت آدم کو اس لئے	ابلیس دیکھو راندۂ دربار ہوگیا
اب جو کہ آگے حق کے جھکاوے نہ اپنا سر	ابلیس کا بھی یار وہ سردار ہوگیا

اب کسیقدر حالات محبان رسول اکرم و عاشقان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بگوش جان سننا چاہیے اور ایام گذشتہ کا افسوس کرکے آیندہ کوچہ محبت مین
قدم رکھکے سعادت دارین حاصل کرنا چاہیے حکایت حضرت بلال حبشی رضی
اللہ تعالی عنہ امیہ کے غلام تھے جب اونہون نے اسلام قبول کیا اور حضرت سے
محبت کرنے لگے امیہ اونکا دشمن ہوگیا اور اونکو گرم ریت پر لیٹا کر اسقدر
کوڑے مارتا کہ بیہوش ہوجاتے اور جب ہوش مین آتے تو اونسے کہتا کہ اسلام
سے پھر جا اور حضرت کی خدمت مین مت جایا کر ورنہ اسیطرح تکلیف و مصیبت

سے تجھکو ہلاک کرونگا حضرت بلال فرماتے ایک جان کیا اگر سو جان ہون
رسول اکرم کے قدمون پر نثار کردون اور حضرت اور اسلام سے نہ پہرون الغرض
امیہ بھی عذاب اونپر کرتا رہا اور طرح طرح کی تکلفین دیتا رہا آخرالامر جناب صدیق
اکبر سے تکلیف و مصیبت اونکی دیکھی نہ گئی امیہ سے اونکو خرید کر جناب رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش کردیا دیکھو اونکو آپکی محبت کا نتیجہ
بارگاہ الٰہی سے کیا نصیب ہوا کہ اذان غلط اونکی مقبول تھی اور قصہ اذان کا
یہ ہے کہ بعض اصحاب رسول اللہ نے حضرت بلال کو منع کردیا کہ اذان تمہاری
غلط ہے مت کہا کرو حضرت بلال نے اذان کہنا موقوف کردیا حضرت جبرئیل
بحکم رب جلیل حضرت کی خدمت مین تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تبارک وتعالی
فرماتا ہے کہ کیا سبب ہے جو آواز اذان بلال عرش پر نہین آتی یہ قبولیت اذان
بلال دیکھکر سب لوگ اپنی حرکت اور جرات پر نادم و پشیمان ہوئے اور سواے
حضرت بلال کے کسیکی مجال نہ تھی کہ اذان کہے وقت سکرات موت کے حضرت
بلال سے اونکی بی بی نے کہا کہ افسوس اسوقت تمکو نہایت تکلیف ہے اور بہت بڑی سختی کا وقت
ہے حضرت بلال نے کہا یہ بڑے عیش و نشاط کا وقت ہے کہ اب تہوڑی دیر مین
جناب رسالت مآب کی حضور مین پہونچونگا اور دیدار آپکا اور آپکے یارون کا
نصیب ہوگا جنگ احد مین عمر بن معاذ شہید ہوئے جناب رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم اونکی والدہ پاس برسم تعزیت تشریف لے گئے اور ماتم پرسی کرکے اونکی
تسلی و تشفی کی اونکی والدہ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپکو خداوند کریم صحیح و سلامت
لایا مجھکو بیٹے کا کچھ غم نہین سبحان اللہ کیا غلبہ محبت ہے کہ آپکی سلامتی کو بیٹے کی شہادت پر

مقدم کرکے کچھہ غم نکیا حکایت ابن عساکر نقل کرتے ہین کہ ایک یہود کے پاس
ایک گدہا تہا آپنے اوس سے نام دریافت کیا اوسنے کہا کہ میرا نام یزید بن
شہاب ہے اور خداوند کریم نے میری نسب مین ساٹھہ گدہے پیدا کئے اور وہ
سب انبیا علیہم السلام کی سواری مین رہے اب اوس نسل سے صرف مین باقی
ہون اور نبیون مین حضور امیدوار ہون کہ حضور اپنی سواری مین مجھکو سرفراز فرماوین
آپنے منظور فرمایا اور نام اوسکا یعفور رکہا اور جب یہود کے پاس تہا اوسکو سوار نہ
ہونے دیتا اور ٹیک دیتا یہود اوسکو مارتا اور دانا چارہ ندیتا جب حضور مین
آیا خوش ہوگیا اور اگر حضرت کو کسیکا بلانا منظور ہوتا تو اوسکو بہیجتے وہ جاکر
اوس شخص کے دروازہ سے سر رگڑتا جب وہ گہر سے باہر آتا تو حضرت کی طرف اشارہ
کرتا اور بلا لاتا جس روز آپکی رحلت ہوئی غم واندوہ سے کنوین مین گرکر مرگیا
اور آپکی مفارقت کی تاب نہ لاسکا بروایت معتبر ثابت ہی کہ مسجد مین منبر نہ تہا
حضور ستون مسجد سے تکیہ لگاکر خطبہ پڑہا کرتے تھے جب نمازی بکثرت ہوئے
تو منبر بنایا گیا تا حضور منبر پر خطبہ پڑہین جسوقت آپنے منبر پر قدم مبارک رکہا
ستون حنانہ آپکے درد مہاجرت اور غم مفارقت سے باواز بلند رونے لگا آپنے
سبب رونے کا پوچہا ستون نے عرض کیا کہ حضور تکیہ مجہپر لگاتے تھے مجھکو تفاخر
دارین حاصل تہا اب بسبب منبر کے مین اس عظمت سے محروم ہوا حضور نے اوسکو
اپنے سینے مبارک سے لگایا اور اوسکی تسلی وتشفی کماحقہ کی اور فرمایا آپنے کہ
اگر مین اسکی تسلی نکرتا تو یہ قیامت تک ایسا ہی رویا کرتا یار چوب خشک کو
آپسے یہ محبت اور حمار بے زبان کو آپکی سواری کی یہ رغبت اور آپکی مفارقت اور

اور مہاجرت کی یہ کلفت کہ مرگیا اور زندہ نرہا افسوس بر حال امت کہ حکم آپکا بالکل نہین اور نافرمانی کرین اور آپکو امت کے حال پر یہ شفقت اور امت کو آپسے یہ غفلت کہ بالکل حکم نمانین اور اگر کوئی کہے تو یہ جواب دین کہ بال بچے پیٹ و تن سے فرصت نہین کیونکر کرین جناب آپ پر پڑی نہین ورنہ آپ بہی سب بہول جاتے غرض اسطرح کے حیلے حوالے کرکے نعمت دین سے محروم رہین صحبت علماء سے دور بہاگین اولاد بے تعلیم رکہین نماز روزہ حرام حلال نہ سکہائین ؎

کام مین دین کے سدا سستی کرو ۔ کار دنیا مین پہسے ہر دم رہو
اور سمجہو پائی جو تمنے حیات ۔ کہانے پینے سے ہے بہتر کون بات
بس سدا روزی خدا سے لیجیے ۔ مال و دولت خوب حاصل کیجیے
اور جو اعضا کہ حق نے عطا ۔ اوسے لیجیے کار دنیا بس سدا
عقل اور ادراک جو ہمکو ملا ۔ کار دنیا تا رہے اپنا بنا
نفع اور نقصان سوچو دنیوی ۔ گو تباہ ہو کارو بار اخروی
حق سے بہ بہتر بتایا دین کا ۔ اوسکو گر سیکہین تو سمجہو نفع کیا
کام مین دنیا کے آجاوے فتور ۔ کار دین کیونکر کرین اے ذی شعور
بال بچے ساتہ ہین اور پیٹ و تن ۔ پرورش انکی ہے صاحب بس کٹہن
ہے پڑی جس پر وہی ہے جانتا ۔ آپ پر گزری نہین اے پیشوا
ورنہ جاتے بہول تم بہی دین کو ۔ اور سب اسلام کے آئین کو

جواب

ہے سراسر لغو تیرا یہ سخن ۔ اہل دین کا کیا نہین ہے پیٹ و تن

وہ بھی ہے محتاج آب و نان کا — بال بچے جانگی سامان کا
سبکی خدمت وہ کرے اور حق ادا — خدمت معبود بھی لاوے بجا
اوس سے کیونکر ہوتے ہین یہ دونون کام — یعنے دنیا اور دین کے سب تمام
پر تمہین دہوکا دیا شیطان نے — چہوڑ رکھا ہے تمہین رحمن نے
سب سمجھ اولٹی تمہاری ہوگئی — عمر غفلت مین تمہاری کھوگئی
کچھ نہ سمجھی زندگی کی قدر کو — مفت کھویا ہائے تمنے عمر کو
یہ ملی تھی تاکمالو آخرت — اور کرلو کاروبار عاقبت
سو کمائی تمنے دنیا کھوکے دین — کیا سمجھ ہے واہ واصد آفرین
جو کہ خالص زر تھا اوسکو کھودیا — مال کھوٹا باندھ لیلے خوش ہوا
کب چلے بازار محشر مین یہ مال — یہ تو ہوگا جان کا تیرے وبال
یہ تو مارا جائیگا منہہ پر تیرے — اور مصیبت لائیگا سر پر تیرے
اب بھی جو باقی ہے اوسمین کرلو کام — ہے سویرا اور نہ پہر آتی ہے شام
چشم و گوش و دست دیا عقل و حواس — سب چلیجاوینگے ہوگا کچھ نہ پاس
اب فقط بیچارگی رہجائیگی — وہ تجھے ہر بات کو ترسائیگی
وہ بھی ہوگی ایک روز آخر فنا — لیجئے بس ہوچکا دور بقا
آج اون کی ہوچکی ٹر کے تمام — چلدئے چپکے نہ نکلا کچھ کلام

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصے — بروح سید کونین و سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام — کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

روایان اخبار و ناقلان آثار نے لکھا ہے کہ اللہ تبارک و تعالے نے جب آپکا نور

کرامت ظہور پردۂ غیب سی بمنصۂ شہود جلوہ گر فرمایا تو وہ نور فور اشل ستون بلند
ہوکر پردۂ عظمت تک پہونچا اور سربسجود ہوکر الحمد للہ کہا خطاب بارگاہ ربانی سے
آیا لِذٰلِکَ خَلَقْتُکَ وَسَمَّیْتُکَ مُحَمَّدًا وَمِنْکَ اَبْدَءُ الْخَلْقِ وَبِکَ اَخْتِمُ الرُّسُلَ
یعنی اسیواسطی پیدا کیا مینی تجھکو اور نام رکہا مینے تیرا محمد ابتدا کرونگا خلق کی تجہسے اور
انتہا کرونگا انبیا کی تجہپر روایت ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی کسینے
دریافت کیا کہ حضور کو منصب رسالت ورتبہ نبوت کب سی حاصل ہی فرمایا جب خداوند
کریم نے عرش بنایا اور آسمان وزمین پہیلایا اور اوٹہانیوالونکی دوش پر عرش
عظیم رکہا اوسوقت ساق عرش پر قلم قدرت سے لکہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ایکبار اصحاب کبار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ
کسوقت سی پیغمبر ہین فرمایا کہ جب آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنے آدم
علیہ السلام پیدا ہی نہین ہوئے تھے اور زمین نہی تہا پہر خداوند کریم نے اوس نور
کرامت ظہور سے چار حصے لیکر ایک سے عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح
چوتھے سے قلم بنایا اور حکم فرمایا قلم کو کہ لکھہ تحکم یہ خطاب سنکر ہیبت سے
ہزار برس تک کانپا کیا پہر عرض کی قلم نے کہ کیا لکھون پروردگار میرے حکم ہوا
لکھہ توحید میری قلم نے لوح پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لکھا پہر حکم ہوا کہ لکھہ دستور العمل
اور وزنامچہ سب امتونکا اسطرح پر کہ اولاد آدم سی جو فرمان برداری و تابعداری
حکم احکم الحاکمین کی کریگا بہشت مین جاویگا اور جو سرکشی اور نافرمانی کرے گا
وہ جہنم مین ڈالا جاویگا القصہ قلم بموجب ارشاد جناب رب العباد یہی مضمون
تمام انبیا علیہم السلام کی امت کی نسبت برابر لکہتا چلا آیا جب نوبت امت

بابرکت محمدیہ کے لکھنے کی آئی قلم نے لکھا کہ امت محمدی سے جو کام نیک کریگا بہشت
پاویگا اور جو نافرمانی کریگا چاہتا تھا قلم کہ لکھے دوزخ مین جاویگا کہ ناگاہ بارگاہ
جلیل سے خطاب ہوا کہ ادب کر ای قلم ادب کر اے قلم قلم یہ خطاب باعتاب سنکر
ہیبت سے پھٹ گیا اور دست قدرت کسے اوسمین قط لگا اور حکم ہوا لکھہ اُمَّةٌ
مُذْنِبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنی یہ امت گنہگار ہے اور خداوند کریم بخشنے والا اور غفار
ہی اے استیان گناہگار بدل وجان فرمان بردار حکم کردار و شکر گزار جناب
سید ابرار رہو کہ بدولت آپکے خداوند کریم کس شفقت و رحمت سی تمپر بشان رحمت
رحیم و کریم ہے موسی علیہ السلام کو باوجود عظمت نبوت و حرمت رسالت کے
فرماتا ہے لَنْ تَرَانِیْ ہرگز نہ دیکھہ سکیگا تو اور تمکو باوصف کثافت معصیت کے
خطاب باصواب فرماتا ہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعا مانگو تم مجھسے قبول کرونگا
مین آدم علیہ السلام کو بسبب ایک خطا کے بہشت سی نکال دیا اور تمکو باوجود
کثرت اور ہزارون معصیت کے داخل بہشت کریگا بطفیل و تصدق اپنے حبیب کی

کس منہہ سی کرین حمد خداوند دو عالم
اس عزت و توقیر کے قابل تھے کہان ہم
امت مین کیا اونکی جو ہین سب سی معظم
صدقہ یہ اونہین کا ہے ہوئی ہم جو مکرم

مالک سی خطائین سبھی بخشائین ہماری
کیا شان الوالعزم ہی واللہ تمہاری

اے امت احمد تمہین کس بات کا ڈر ہے
اب بار سی عصیان کی ہمین کون خطر ہے
مالک تمہین بخشیگا یہ تحقیق خبر ہے
جب طالب و مطلوب کے رحمت کی نظر ہے

یہ بوجھ گناہون کے خدا ہے اوٹھالے

کفار کی گردن پہ رکھے نار مین ڈالے

شفقت ہی پیمبر کی عنایت ہی خدا کی
ماباپ سے بڑہکر بخدا ہمسے وفا کی

پاکیزہ جو نعمت ہی وہی ہمکو عطا کی
خالق نے کیا فضل محمدؐ نی دعا کی

لازم ہے ہمین شکر خدا اور اطاعت
منظور نظر حق ہوئے ہم جنکی بدولت

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے
مومنو باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام

بروح سید کونین و سرور دوسرا
کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

لکھاہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرکے نور کرامت ظہو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم مین امانت رکھا اور حضرت آدم سے لیکر درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ نقل و تحویل کرتا ہوا حضرت عبداللہ کی پیشانی مبارک مین جلوہ افروز ہوا لکھاہے کہ نور محمدی پیشانی عبداللہ مین ایسا چمکتا تہا جسطرح آفتاب وقت طلوع چمکتا ہے اسی سبب سی زنان مکہ معظمہ فریفتہ حسن و جمال حضرت عبداللہ کی ہوکر درخواست نکاح کرتی تہین عبدالمطلب نے بخیال اس بات کے کہ مبادا عبداللہ کسی عورت کے دام مین پہنسجاوین حضرت آمنہ بنت وہب کے ساتھہ آپکا نکاح کردیا۔

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصے
مومنو باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام

بروح سید کونین و سرور دوسرا
کیونکہ ہی بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

مدارج النبوت اور روضۃ الاحباب مین لکھاہے کہ تحویل نطفہ زکیہ محمدیہ کی پشت حضرت عبداللہ سے رحم بی بی آمنہ مین شب جمعہ ہوئی اسی سبب سی حضرت امام احمد حنبل

رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی راتکو افضل و اعلی شب قدر سے کہتے ہین اور فرماتے
ہین کہ جو خیر و برکات اور انوار و حسنات اس رات اہل دنیا پر نازل ہوئے
تا روز قیامت نازل نہونگی اسی سبب سی شب میلاد خیر العباد بہتر شب قدر سے
ہوئی اخبار مین آیا ہی کہ اوس رات عالم ملکوت و سموات مین منادی ہوئی
کہ تمام عالم با نوار قدس منور و ملائکہ زمین و آسمان سر و ریکسر کرین اور
جبرئیل کو حکم ہوا کہ علم سبز محمدی بام کعبہ پر نصب کرے اور خوشخبری اہل دنیا کو
سنادے کہ نور محمدی نے رحم آمنہ مین قرار پایا اب زمانہ ولادت باسعادت
ابو القاسم خیر البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب آیا بہترین خلایق خوشترین
امت پر مبعوث ہوگا نہایت خوش قسمت وہ امت کہ محمد پر ایمان لاوے
اور نہایت سعادتمند وہ قوم کہ احمد سا پیغمبر پاوے روایت ہے کہ جس
رات نور کرامت ظہور حضور سی رحم بی بی آمنہ مشرف و منور ہوا تمام بت روی زمین کی
اوندہے ہو گئے اور تخت بادشاہون کے اولٹ گئے اور سب مکان دنیا کے
روشن ہو گئے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہین کہ اوس
رات خداوند کریم نے چرند و پرند روے زمین کو گویا کیا اور آپس مین ایک
دوسریکو بشارت دیتے تہے اور خوشخبری سناتے تہے کہ اب زمانہ خیر البشر
ابو القاسم محمد ابن عبد اللہ کے ظہور کا قریب پہنچا اور جانوران دریائی اور
طائران صحرائی باہم مژدہ رسانی کرتے تھے

الٰہی آسمان سے آج کیسی عطر باری ہی	ہوای گلشن فردوس کیون دنیا مین جاری ہی
مبارکباد کیون دیتے ہین آپس مین ملایک آج	بناؤ حور و غلمان کیون ہی کیون جنت سنواری ہی

خس و خاشاک بدعت کیون نہ تہبارہ ہوی دنیا کی
بنائی کفر اوندہی کیون مغان کیون جانسے عاری ہی

سراسیمہ ہین کافر اور شیاطین بھی پریشان ہین
اوڑاتا خاک کیون شیطان بحال گریہ زاری ہی

تزلزل قصر مین نوشیروان کے کیسا آیا ہی
گرے کیون کنگرے اوسکے یہ کیسی انکساری ہی

نگون کیون ہوگئی اصنام و بت ساری خدایکے
پڑا ہی لات کیون اوندہا یہ کیون عزّیٰ کی خواری ہے

ہوی بیت الصنم مسمار و بتخانے ہوی ویران
وفور غم سے سرتن پر ہوا کافر کی بہاری ہے

فسردہ ہوگئے آتشکدے سارے مجوسونکے
ہوے باطل مذاہب کل یہ کیسی بیوقاری ہی

ہوا باغ جہان آراستہ اور کوہ و صحرا بہی
گیا موسم خزانکا اور چلے باد بہاری ہے

گل و بوٹے سبی اشجار زمین بازیب و زینت ہین
شگفتہ گل ہین ہر جانب سجی ہر ایک کیاری ہی

بچہا ہی ہر طرف فرش زمرد گون بصد زینت
نیا عالم نے رنگ بدلا عجب کچھہ و جد طاری ہی

وحوش و طیر آپس مین مبارکباد دیتے ہین
لو آتا ہے زمین پر وہ کہ جسکی انتظاری ہے

جڑی بوٹی کے آپس مین بھی ہوتا ہی یہی چرچا
جناب عالی آتی ہین عجب قسمت ہماری ہے

الٰہی کس شہنشہ کی جہان مین آمد آمد ہے
کہ جسکی انتظاری مین نہایت بیقراری ہے

یکایک یہ ندا آئی کہ ای اہل زمین خوش ہو
جناب سرور عالم کے آمد کی طیاری ہی

کیا فردوس دنیا کو قدم سے اپنے اوس شہ نے
مبارک ہو کہ آئی اوس شہنشہ کی سواری ہے

ہوا رونق فزا است کا حامی باغ دنیا مین
تعالی اللہ زہی طالع یہ ہم پر فضل باری ہے

بپاس امت عاصی شہا تشریف لائے ہین
بحمد اللہ عجب دولت خدا نے یہ اوتاری ہے

اوٹھا گردن سے مسلم کے یہ بیداد ملحد کا
مبارک ہو مسلمانون بن آئی اب تمہاری ہی

نکالو حوصلے دل کے اوٹھا لو لطف جینے کا
خدا نے بن طلب تم پر عجب دولت اوتاری ہی

جسے شک ہو رسالت مین نبوت مین شفاعت مین
وہ کافر ہے وہ ملحد ہی وہ مشرک ہی وہ ناری ہی

خدا حامد ہے تیرا بجا اے سرور عالم | تیری ذات مقدس سب سے خالق کو پیاری ہے
تصدق سے تیرے مقبول آدم کی ہوئی توبہ | تیری ممنون احسان سرورا مخلوق ساری ہے
کرینگے التجا تمسے گروہ انبیا آکر | تعالی اللہ زہے شوکت عجب عزت تمہاری ہے
توقع ہے تیرے الطاف بی پایانسے امت کو | بچا لوگے جہنم سے کہ یہ امت تمہاری ہے
عجب کچھ کشمکش مین مبتلا خادم تمہارا ہے | خبر لیجئے مدد کیجئے کہ شاہا وقت باری ہے
نہین کچھ لطف جینے کا نہو الفت اگر تیری | قفس مین تن کے طایر ہے کہ کرتا دم شماری ہے
تصور مین خط و خال رخ پر نور اقدس کے | کبھی صبح انوری ہے کبھی اختر شماری ہے
بلا لیجئے حضوری مین شہ ابرار حافظ کو | کہ مدت سے اوسی فرقت مین حضرت اشکباری ہے

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی | پڑھو سید کونین و سرور دو سرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوۃ والسلام | یہی تکمہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الوریٰ

بی بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ مجھکو اپنے حمل کا حال معلوم نہوا جب نچھ مہینہ گذر گئے درمیان خواب و بیداری کے کیا دیکھتی ہون کہ کوئی شخص مجھسے کہتا ہے کہ تو حاملہ ہے اور تیرے شکم مبارک مین نبی آخر الزمان ہے تو آپ فرماتی ہین کہ اوسوقت مجھکو معلوم ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب کہ وقت ولادت قریب آیا اور درد زہ معلوم ہوا تو بسبب تنہائی کے گھبرائی مین اور خداوند کریم سے یہی دعا کی کہ اسوقت خاندان عبد مناف میرے پاس ہوتین اسی تمنا مین تھی کہ کیا دیکھتی ہون کہ اتنے مین چند عورتین خوبصورت و جمیل میرے پاس آئین کہ تمام مکان بھر گیا مینے اونسے دریافت کیا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم حورین ہین جنت کی حکم حق تبارک و تعالی سے تمہاری خدمت کیواسطے حاضر ہوئی ہین بی بی آمنہ صاحبہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت کے ایک آواز دہشتناک میرے کانمین آئی اوسی سنکر مجھپر خوف غالب ہوا پھر دیکھا کہ

کہ ایک مرغ سفید میرے پاس آیا اور اپنے بازو میرے شکم پر ملنے لگا فوراً وہ خوف و دہشت مجھسے دور ہوگیا پھر وہ مرغ بصورت انسان ہوگیا ہاتھہ مین پیالہ شراب طہور لئے ہوے مجھسے کہا پی مینے پیا اسیطرح مبالغہ کرکے تین بار مجھکو پلایا اپنے پیا پھر اوسنے میرے شکم کو ہاتھہ سے مس کیا اور کہا اِظْھَرْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِظْھَرْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِظْھَرْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ اِظْھَرْ یَا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدُ اللّٰہِ پھر بارہوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ وقت صبح صادق کے سید کونین سلطان دارین حبیب خدا محبوب کبریا باعث تخلیق عالم و عالمیان موجب آفرینش زمین و آسمان سیدنا و مرشدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہزارون جاہ و جلال و حشمت واقبال سے رونق افروز فرش زمین ہوے

سرو قد استادہ ہون سب آپکی تعظیم کو	سر جھکاے ہون مؤدب صدق سے تسلیم کو

نظم استادہ بخوانند

کھلا آج نخل رسالت مین گل
معطر ہین جس سے دماغ رسل

فرستادۂ خاص رب قدیر
شفیع الورےٰ خلق کے دستگیر

رسالت کے دریا کے دُرِّ یتیم
سپہر نبوت کے نجم عظیم

بنے جنکے باعث زمین آسمان
وہ تشریف فرما ہوے آج یان

زمین کا کیا مرتبہ وہ بلند
کہ پستی بلندی کو آئی پسند

کدورت گئی اور ظلمت مٹی
سعادت بڑھی اور نحوست گھٹی

ترقی یہ کی خیر و برکات نے
لیا گھیر عالم کو حسنات نے

برسنے لگا نور افلاک سے
نکلنے لگی روشنی خاک سے

نباتات سے اور جمادات سے
ندا تھی بلند ہر مقامات سے

کہ سردار کونین پیدا ہوئے
وہ محبوب دارین پیدا ہوئے

کہین سے مبارک کہین یہ پیام
کہ رحمت خدا کی ہو تم پہ دوام

پیارے خدا کے رسول کریم
قیامت کے شافع یہانکے رحیم

ضلالت کے مانع ہدایت مآب
دکھاتے رہے سبکو راہ ثواب

دکھائین وہ راہین جو دیکھی نہین
سنائین وہ باتین جو حق سے سنین

خلائق پہ وہ رحم ظاہر کیا
کہ خالق نے رحمت کا تمغا دیا

کہا رحمۃ العالمین آپ کو
کیا شافع المذنبین آپ کو

جو مانگا سو پایا علاوہ برین
یہ کہتا ہے سچ حافظ کمترین

نہ تم حکم سے اونکے سر پھیرنا
پکڑ اونکا دامن اونہین گھیرنا

جو رکھو محبت تو اونسے رکھو
جو کلمہ پڑھو تو اونہین کا پڑھو

تمہین گر نجات اپنی منظور ہے
بجاو ادب جو کہ دستور ہے

یہی حکم خالق بھی قرآن مین
رکھو پاس آداب ہر آئین

حبیب مکرم کے حالات کو
ادب سے سنو اور خاموش ہو

کہ ہو حق کی رحمت کا تم پر نزول
سنو غور سے تم نجانا یہ بھول

کہ شوخی و گستاخی بہتر نہین
نہین مفسدونکا ٹھیکانا کہین

جسے جو ملا ہے ادب سے ملا
مطیع محمد حبیب خدا

اگر اہل ثروت کا اقرار ہو
تمہین دوست کہتا ہون تم یار ہو

تو ماری خوشیکی نہ پھولے سمائین
اوسے چھوڑ کر پھر کدھر ہی نجائین

بڑی شان و شوکت کو ظاہر کرین | زمین پر قدم فخر سے کم دہرین
ارے بہائیو حکم خالق ذرا | سنو تو وہ کہتا ہی کیا برملا
تمہین دوستی مجہسے کرنا ہی گر | تو رکہدو محمد کے قدمونپر سر
جو فرماے احمد اوسے مان لو | نجات اپنی تم اوسمین بس جانلو
محبون مین بیشک مرے وہ ملا | جو دل سے مطیع محمدؐ ہوا
مین رکہتا ہون اوس سی محبت مدام | جو رکہتا ہے حب علیہ السلام
طفیل اس محبت کے ای نیکنام | تو پاویگا خدمت مین دار السلام
ہمین چاہیے کوشش اس کام مین | کہ باغ ارم پائین انعام مین
اطاعت کا حلقہ کرین ہم بگوش | ہمیشہ کرین جام الفت کا نوش
بہلا حب دنیا پہ نازان ہو کیا | تم ایسے ہزارون کو دی ہی دغا
محبت پہ اہل و دل کے میان | نہ بہولو رہِ راستی کا نشان
خدایا سمجہہ دے تو ہمکو بہلی | کہ ہو جاے یہ راز مخفی جلی
محبت رکہین دلمین اونکی سدا | تصدق کرین جان اور دل فدا
علیک الصلوۃ علیک السلام | حبیب خدا اے رسول انام

سبحان اللہ کیا مہر منیر سپہر جاہ و جلال و بدر پر تنویر فلک عز و اقبال نے مطلع بے زوال و افق لایزال سے ساتہہ ہزارون کمال و جمال کے برج قدم سے ساحت حدوث پر نزول اقبال و صدور اجلال فرمایا کہ جسکے نور کرامت ظہور نے مشرق سے مغرب تک منور و مسرور اور زمین سے آسمان تک روشن و معمور کر دیا اور شجر و حجر اور جن و بشر دست بستہ مستعد صلوۃ

وسرگرم سلام مبارک انجام تھے

اے شہ ہر دو سرا و الا مقام — اپنے بندے خاص کا لیجئے سلام

مین سوا اسکے نہ کہون اور کام — چاہیئے مجھکو تو بس ہر دم سلام

رات دن صلی علی اور صبح و شام — بس غرض پہونچے مرا تمکو سلام

آپکے در پر اگر پہونچے غلام — ہو حضوری مین میرا پھر تو سلام

آپ اگر چاہین تو اے خیر الانام — کون مشکل ہے حضوری مین سلام

آپ ہین محبوب رب خاص و عام — آپ کو کرتا ہے خود مالک سلام

اور فرشتے جن اور انسان تمام — آپکے در پر کرین جھک کر سلام

اے شفیع عاصیان اے ذوالکرام — آپکی امت بھی کرتی ہے سلام

اے صبا پہونچا دے تو ہی یہ پیام — بندۂ ناچیز کرتا ہے سلام

حافظا اب ختم کر پڑھکر سلام — کیونکہ ہے اب التجا کا یہ مقام

التجا بحضور لامع النور

اے طبیب حاذق قلب سقیم — چارہ ساز درد ہاے ہر الیم

ہر بشر ہے خود پرستی مین پھسا — نفس امّارہ ہے غالب پیشوا

درد مرض معصیت کا زور ہے — یا رسول اللہ مقام غور ہے

ہو عنایت اس مرض کی کچھہ دوا — آپسے سائل ہے یہ مسکین گدا

اِھْدِنَا وَانْظُرْ اِلٰی حَالِ السَّقِیْمِ — ھَبْ لَنَا وَاَعْطِ لَنَا قَلْبِ سَلِیْمِ

دشمنون کا ہر طرف سے زور ہے — حال دین کا اب دگرگون طور ہے

اپنے دین پاک کی لیجے خبر — ہوگئے اوراق دین بالکل بتر

اسکی پھر شیرازہ بندی کیجیے
دین داروں کو تسلی دیجیے

امت اے خیر الوریٰ ناچار ہے
سیدی دیجیے دوا بیمار ہے

استجب ہذا دعائے یا رسول
از طفیل آل و اصحاب و بتول

حافظاً آخر تو کر اس پر کلام
دین اور امت کا کیجیے انتظام

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

حاجتین بر لا تو سبکی کبریا
از طفیل سید خیر الورےٰ

واسطے صدیق اور فاروق کے
وہ جو عاشق تھے تیرے معشوق کے

باحیا و حلم عثمان غنی
باسخا و جود و اکرام علی

کیا ہی رونق دین کو اونسے تو نے دی
خوب خدمت امر حق کی اونسے لی

دے وہی قوت ہمین اس آن مین
جان آجاوے تن بیجان مین

واسطے حسنین کے اے کردگار
امر حق پر سب رہین ہم برقرار

از طفیل فاطمہ بنت رسول
کر دعا یارب ہماری یہ قبول

دین و دنیا مین رہین ہم سرخ رو
روز افزون ہو ہماری آبرو

از طفیل غوث اعظم اے خدا
دین و دنیا مین ہمارا کر بھلا

خاتمہ بالخیر کر سبکا کریم
نام ہے غفار تیرا اور رحیم

نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصیٰ
بروح سید کونین و سرور دو سرا

مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ و السلام
کیونکہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الانام

بی آمنہ فرماتی ہین کہ جب حضور رونق افروز ہوئے تو چار عورتین نورانی شان آسمان سے آئین اور وہ مثل عورات مکہ معظمہ کے نہ تہین مجھکو خوف معلوم ہوا

مینے اونسے دریافت کیا ایک اونمین سے بولی مین حوّا مادر بنی آدم ہون دوسری
نے کہا مین سارا مادر اسحق ہون تیسری نے کہا مین ہاجرہ مادر اسمعیل ہون چوتھی
نے کہا مین آسیہ بنت مزاحم ہون حوا کے پاس طبق سونیکا سارا کے پاس آفتابہ
چاندیکا اوسمین پانی کوثر کا آسیہ کے پاس مندیل سبز بہشت کا ہاجرہ کے پاس عطر
جنت کا اونہون نے آپکو نہلا دہلا لباس قدس پہنا عطر بہشتی لگا بی آمنہ کی
گود مین دیا بی آمنہ فرماتی ہین کہ اوسوقت حضرت نے سجدہ کیا اور دعا مانگی کہ
خالق میری بخش میری امت کو میرے واسطے خداوند کریم نے فرمایا بخشا مینے تیری
امت کو بسبب ہمت عالی تیری کے اور فرمایا حق جل وعلی نے کہ اے ملائکہ
گواہ رہو تم کہ حبیب میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت ولادت کے پہر کیونکر
فراموش کریگا اونکو دن قیامت کے ای امتیان احمدؐ ی تمام ادائے شکر ہے
کیا درجہ قبولیت پایا تمنے ۵

اے مہ لقا نور خدا ای رہنما صل علے	ہو جان و دل تمپر فدا ای دلربا صل علے
شمس الضحے بدر الدجی نور الہدی صل علے	ابر سخا مہر وفا چرخ دنٰے صل علے
کیسا نبی ہمکو ملا مقسوم مین تیری فدا	جسکو خدا نے خود کہا ای مجتبے صل علی
حاجت روا مشکلکشا تھے ڈہونڈتی ہم جابجا	حقنے دیا تمکو بتا اے مصطفے صل علی
جسنے سنا تیرا کہا اوسکا کہا حق نے سنا	منظور ہے تیری رضا رب کو سدا صل علے
اے شافع درماندگان ای چارۂ بیچارگان	ای دستگیر بیکسان ای مقتدی صل علی
جاتی رہی سب بیکلی غم کی بلا سر سے ٹلے	جب سے خبر تیری ملی خیر الوری صل علے
دارین کے مختار ہو کونین کے سردار ہو	تم سید ابرار ہو ای پیشوا صل علے

امت پہ کیا انعام ہی ہر ایک نیک انجام ہی	دو جگ مین شاہانہ نام ہی صد مرحبا صل علے
حق نے کیا تجھکو پسند بس شان ہی تیری بلند	مین کیا لکھون اے ارجمند تیری ثنا صل علے
جسکی صفت خالق کرے اوسکی ثنا کب ہو سکے	حافظ لکھے تو کیا لکھے اسکے سوا صل علے

نزول رحمت خالق ہو لا تعد ولا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہی یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

نقل ہے کہ عبد المطلب آپکو خانہ کعبہ مین لے گئے اور شکر الہی بجا لائے اور چند
اشعار آپکی مدح مین پڑہے پھر وہانسے لاکر بی آمنہ صاحبہ کے آغوش مبارک
مین دیا تین ۳ یا سات ۷ روز بی آمنہ نے آپکو دودہ پلایا پھر بی ثوبیہ چند روز اس
نعمت سی مشرف ہوئین پھر حلیمہ سعدیہ نے بمشیت ایزدی یہ دولت پائی اون ایام
مین قوم بنی سعد بسبب قحط سالی کے سخت تکلیف مین مبتلا تھے آپکے قدوم میمنت
لزوم کی برکت سی سب تکلیف اور پریشانی اونکی دور ہوئی حلیمہ کہتی ہین آپکے
دست مبارک کی برکت سی میری بکریان اسقدر دودہ بکثرت دینے لگین کہ ایک
روزکا دودہ چالیس ۴۰ روز کفایت کرتا اور سات ۷ بکریونکی سات سو ہو گئین اور
اکثر محتاج و مساکین میرے دروازہ پر پڑے رہتے جب عمر شریف نو مہینے
کی ہوئی بفصاحت تمام کلام فرماتے ایک روز حلیمہ سے حضور اقدس
نے دریافت کیا کہ بہائی دن کو کہان رہتے ہین حلیمہ رضہ نے عرض کیا کہ بکریان
چرانیکو جاتے ہین امت نواز محبوب بے نیاز نے فرمایا کہ ہم بھی جایا کرینگے ہر چند
حلیمہ نے عذر کیا مگر قبول نہ ہوا اکثر ہمراہ فرزندان حلیمہ کے صحرا کو تشریف لیجاتے
جب عمر شریف ۴ برس کی ہوئی فرشتون نے سینہ مبارک چاک کیا اور دل قدسی

منزل سے ایک نقطۂ سیاہ نکال کر پھینکدیا اور کہا کہ یہ حصہ شیطان کا تھا ایدوست خدا کے حلیمہ یہ حال سنکر نہایت خوف زدہ ہوئین اور ارادہ روانگی مکہ معظمہ کا کیا جب آپکو ہمراہ لیکر قریب حرم محترم پہونچین وہان ایک آواز سنی کہ ای حطیم مبارک ہو کہ آج آفتاب سپہر نبوت ماہتاب برج رسالت تجھین قدم رنجہ فرماتا ہے حلیمہ حضرت کو حطیم مین بٹہاکر اوس آواز دینے والے کی تلاش مین گئین جب واپس آئین تو آپکو حطیم مین نپایا ہرچند ایدہر اودہر دوڑین مگر آپکا سراغ نلگا مجبور و مایوس ہوکر رونے لگین اور نہایت بیقرار ہونے لگین اونکی بیقراری اور گریہ وزاری ایک پیرمرد نے دیکھکر کہا کہ اے حلیمہ چل تجھکو عُزّےٰ کے پاس لیچلون وہ بڑا بت ہے اور غیب کی باتین بتاتا ہے القصہ وہ مرد ضعیف حلیمہ کو اوس بت کے پاس لے گیا اور اوسکے آگے سجدہ کیا اور منت وزاری کر کے یہ کہنے لگا

سجدے مین جبین رکھ کے کہا پیر نے عُزّیٰ حاجت تو روا اسکی کرے اور تمنا	ہے ملک عرب اور عجم پر تیرا قبضا یہ دائی حلیمہ کی بھی امید تو بر لا

روتی ہے محمدؐ کے یہ گم ہونیسے معبود
دیدے تو عنایت سے اسی گوہر مقصود

سنتے ہی گرے نام محمد کا صنم سب یہ نام و نشان مٹے گا چھوڑیگا ہمین کب	فریاد و فغان کر کے بہم کہنے لگے تب کیون لیتا ہی وہ نام تو آکر کے یہان اب

کیا عقل کو اے پیر تیری آج ہوا ہے
کیون لینے کو عزّے کی تو عزت کو کھڑا ہے

شنکر کے ہوا پیر یہ تقریر کو ششدر	حیران ہوا وہ دیکھہ کی اصنام کو مضطر

کہنے لگا وہ دل مین یہ ہے بات مقرر	تجھ سا نہ ہوئے ہون بر باد مٹین بت یہی ہے پیر

سنتے تھے کہ آویگا نبی صاحب توقیر
سو آیا بہلا ہوتے نکیون مٹی کی تقدیر

بعد اوسکے کہا آپ نے دائی سے او سیدم	کچھ دل مین نکر اپنے تسلیم تو ذرا غم
ملجائیگا وہ تجھکو ابھی نیر اعظم	اوسکا تو خافظ ہے خدا دند دو عالم

کیونکر وہ گمے ہو لونکو جو راہ بتادے
گمراہونکو وہ رستہ خود سیدہا چلادے

جب عبد المطلب نے آپکے گم ہونیکی خبر سنی تو روتے ہوئے خانہ کعبہ مین گئے اور جناب باری مین عرض کی کہ الٰہی بوسیلہ تیری محبوب کے تجھسے درخواست کرتا ہون کہ وہ محبوب و مرغوب ملجاوے ندا آئی کہ اے عبد المطلب پاؤں مت خدا اوسکا نگہبان ہے وہ گم نہوگا اور تجھکو ملیگا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ابو جہل اوس درخت کے تلے کہ جہان آپ تشریف رکہتے تھے گیا آپکو وہان اکیلا دیکہکر متحیر ہوا اور اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھالیا ہر چند ابو جہل نے چاہا کہ اونٹ چلے مگر ایکقدم آگے نہ بڑہا مجبور ہوکر اپنے آگے سوار کیا جب اونٹ آگے چلا حیران ہوکر آپ کو عبد المطلب تک پہونچا کر کہنے لگا کہ مجھکو خوف ہے نہین معلوم تمہارا فرزند میرے ساتھہ کیا معاملہ کرے القصہ چھٹے برس والدہ ماجدہ حضور پر نور نے منزل ابوا مین واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ سے رحلت فرمائی اور والد ماجد نے ہنوز اپنے گلشن دنیا کو مثمر برکات نظر پایا تہا یا دو برس چار مہینے کے تھے کہ سرائے فانی کو ترک کر کے دار بقا آباد کیا پھر آپکی خدمتگذاری کی کفیل عبد المطلب

ہوئے ساتوین یا آٹھوین سال ولادت سے عبد المطلب نے قضا کی بہر دولت
جان نثاری و نعمت خدمتگذاری آپکی نصیب ابو طالب ہوئی اور حضرت
اسرافیل بحکم رب جلیل بقول حضرت مجد الدین فیروزآبادی ساتوین برس سے
گیارہوین سال تک آپکے ہمراہ رہے اور بارہوین برس سے جبرئیل آپکی حفاظت
ونگہبانی کیواسطے مقرر ہوئے پچیسوین ۲۵ سال حضرت خدیجۃ الکبرےٰ سے آپنے نکاح
کیا اکتالیسوین برس ولادت سے آپ مشرف برسالت وممتاز بہ نبوت ہوئے
روایت ہے کہ آپنے حضرت صدیق اکبر سے فرمایا کہ حق تبارک و تعالےٰ نے مجھکو
نبی کیا آپنے عرض کیا کہ مین ایمان لایا عورات مین سب سے پہلے جناب خدیجۃ الکبریٰ
اور مردون مین سب سے پہلے جناب صدیق اکبر اور اطفال مین سب سے اول امیر المومنین
حضرت علی موالی مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارث عبید مین سب سے اول حضرت
بلال مشرف باسلام ہوئے رضی اللہ تعالی عنہم چھٹے سال ہجرت سے حضرت امیر حمزہ
ایمان لائے اوسوقت اونتالیس ۳۹ مسلمان معہ حضرت امیر حمزہ کے تھے بعد اونکے
حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے جناب رسالتمآب نے قبل اسلام حضرت
عمر کے اللہ تبارک و تعالےٰ سے دعا کی تھی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ عمر
یا ابو جہل کے خداوند کریم نے بحق حضرت عمر دعا آپکی قبول فرماکر دین محمدی کو
رونق وعزت دی اور اسلام روز بروز ترقی ورونق پاتا گیا اور اہالیان اسلام
جمیع اقوام پر غالب ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین ایک ہزار شہر فتح ہوئے
اور قبضہ اہل اسلام مین آئے روایت ہے کہ قبل ہجرت بمقام مکہ معظمہ بارہوین
برس نبوت سے آپکو دولت معراج حاصل ہوئی داستان واجب الایقان

معراج شریف غزل

سارے عالم سے پیاری ہی دلاآجکی رات
اپنے پیاریکو بلاتا ہے خدا آجکی رات

نور تقدیس سے معمور ہین افلاک و زمین
ہی شب قدر سے رتبہ مین سوا آجکی رات

تہا چہپا پردۂ وحدت مین جو راز بستہ
شافع روز جزا پردہ کہلا آجکی رات

سب کہڑے ہوکے بجا لائین رسوم تعظیم
ہی بلند دونون جہان مین ندا آجکی رات

فضل و اخلاق و کرم عز و شرافت حرمت
جو کہ دینا تہا اونہین حق نے دیا آجکی رات

منصب قرب الی اللہ وصال ذاتی
جو کسیکو نہ ملا تہا وہ ملا آج کی رات

مردے ہوجائین سبھی زندہ ملا اونکو نجات
نفخۂ صور سے آتی ہے صدا آج کی رات

ہوئی تاکید یہ مالک کو کہ دوزخ سی ابھی
کردے آزاد انہین کیونکہ ہی معراجکی رات

جشن احمد کی مچی دہوم فلک پر حافظ
شور ہر سو ہی بلند صل علی آج کی رات

ناقلان آثار و راویان اخبار نے اس بیان واجب الایقان کو اسطرح باحاطۂ تحریر مقید کیا ہے و روایات متعدد بحیز تقریر لائے ہین اکثر کا یہ بیان ہی کہ بماہ ربیع الاول بارہوین برس نبوت سی دولت معراج حصول ہوئی بعض کا قول ہے کہ بمقام مکہ معظمہ ہجرت سی ایک برس پانچ مہینے پہلے وصول ہوئی اس حساب سی شوال کی گیارہ تاریخ ہوتی ہے ایک روایت مین ستائیسوین رجب کی مرقوم ہے اور اسی پر اکثر محدثین ثقہ کا اتفاق ہے اور تمام علمائے اکمل و فضلائے افضل اسیکو اختیار کرتے ہین اور کسی جا سترہوین رمضان المبارک بہی بارہوین برس نبوت سی مرقوم ہے اور اتفاق علمائے نامدار و فضلائے باوقار کا اس قول پر ہی کہ شب دوشنبہ تہی اور کسی فرقۂ اہل اسلام امت خیر الانام کا وقوع معراج شریف مین

اختلاف نہین منکر معراج کا فر ہے بوجہ انکار نص قرآنی وکتاب رحمانی کہ سبحان
الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصےٰ الذی اور احادیث
صحیحہ مشہورہ متواترہ کہ جسکے تیس صحابی اجل و اکمل مثل خلفاے راشدین و عشرہ
مبشرین کے راوی ہین وقوع واقعہ معراج مین وارد وصادر ہین اور عالمان
والاشان وفاضلان صادق البیان نے چند رموز واسرار تحریر فرمائے ہین
اونمین سے چند رموز لکھتا ہون حق تعالے نے چاہا کہ جمیع اقسام وحی سے اپنے
محبوب مرغوب کو سرفراز فرما وے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام آپ پر وحی نازل
ہوتی تھی اور افضل واعلی قسم وحی یہ ہے کہ بلا واسطہ ہو اسواسطے آپ کو
بحضور خود طلب کرکے بلا واسطہ جبرئیل نے باتین کین اور آیۂ آمن الرسول
الی آخرہ سورۃ تک خود تلقین کی سبحان اللہ کیا مرتبہ عنایت کیا رمز دوم جب نور
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ مادہ جمیع کائنات واصول جملہ ممکنات
کا ہے تمام خلائق سے پہلے نور احدیت سے بنایا تو اوسکے واسطے تین مقام مقرر
فرمائے اول مقام ہیبت دوم مقام لطف سوم مقام قربت ہزار سال مقام ہیبت مین
رکھا تا مودب ہو پھر ہزار برس مقام لطف مین رکھا تا منبسط ہو پھر ہزار
سال مقام قربت مین رکھا تا انس بجانب الی اللہ ہو جب اوس نور مطہر و
مقدس کو قالب انسانی عطا ہوا مشتاق مقام اصلی کا ہوا اور توجہ بے اختیار
اصل کی جانب کرنے لگا اسواسطے معراج ہوئی تا عروج پاکر ملحق باصل اور
مسرور بوصل ہو رمز سوم درمیان سبحان ملاء اعلی وکروبیان عالم بالا کے چار
لاکھ برس سے چند مسائل مین اختلاف تھا اور گفت وشنید آپسمین ہوتی تھی

مگر دو مسائل طے نہین ہوتے تھے جب آپ نے قدوم میمنت لزوم سے فرش زمین کو ممتاز فرمایا تو فرشتون نے بجناب رب العزت بہزار منت التجا کرکے آپکو وہان بلوایا آپنے اونکا فیصلہ کرکے تسلی وتشفی کما ینبغی فرمائی رقم چہارم حق تعالی نے جب زمین وآسمان پیدا کیا تو اون مین باہم مناظرہ ہوا ہر ایک اپنی بڑائی کی دلیل بیان کرکے ایک دوسرے کو الزام دیتا تہا آسمان نے کہا مین رفعت رکھتا ہون وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا زمین نے کہا مین بسط رکھتی ہون وَ جَعَلَ الْاَرْضَ بِسَاطًا؛

مسدس در مناظرہ آسمان وزمین

زمین وآسمان لڑتے تھے باہم کہا سنکر زمین نے یہ او سیدم	مین افضل ہون زمین سے اور زمین کم کیا مجہکو خدا نے تجھسے اکرم
یہ سنکر آسمان بولا زمین سے تجھے کیا فخر ہے مجھپہ بتادے	
کہا پہر آسمان نے شان وشوکت تجھے حاصل ہے تجھسے بڑہکے رفعت	مین رکھتا ہون بڑی ہے میری عزت بہر صورت ہے مجہکو تجہپہ سبقت
بھلا یہ رتبہ کب ہی خاک تیرا مقابل ہوتی ہے کس منہہ سے بتلا	
کہا سنکر زمین نے ساری گفتار سراسر نیک ہین سب میری اطوار	نکر اے آسمان تجہپہ یہ تکبر اا مین رکھتی بسط ہون اور پاک آثار
تو رفعت رکھے مین بھی بسط رکھون	

نہین رتبہ ہے تیرا مجھسے افزون

کہا پھر آسمان نے سنکے تقریر
ہین کرتے جودسے سب تجھکو تعبیر

مین رکھتا جودکی ہون خود مین تاثیر
سخاوت مین ہوئی ہے میری تشہیر

کرم کی مجھمین بس اعلی صفت ہی
زمین تجھمین کہان یہ منقبت ہی

زمین نے پھر کہا یہ آسمان سے
تجھے قدرت یہ حاصل ہے کہانسے

نہ اپنا فخر کر اپنی زبان سے
بڑھاتا ہے جو خود کو سب جہانسے

مجھے تجھسے سوا ہے جود حاصل
جو مجھمین ہے وہ تجھمین کب ہی حاصل

کہا پھر آسمان نے مجھمین انوار
زمین بولی بھرے ہین مجھ مین اسرار

ثوابت ہین کواکب اور سیّار
کواکب تجھمین ہین تو مجھمین اشجار

گل و اثمار سے ہون مین بہی معمور
ہزارون رنگ کے مجھمین بھی ہین نور

کہا پھر آسمان نے اے زمین اب
بھلا رتبے کو میرے پہونچے تو کب

سناتا ہون فضیلت اپنی مین سب
مین راکب ہون تیرا اور تو ہی مرکب

لقب میرا فلک ہی سب مین مشہور
بنا ہے دیکھہ مجھسے بیت معمور

ملائک سب ہین مجھ مین اور جنت
ہے حاصل لوح اور کرسیکی عظمت

ملی ہے عرش کی بھی مجھکو نعمت
بڑھی ہے جسّے میری بہت عزت

مین ہر اشیا اقدس کا مکان ہون
اسی باعث سے مین فخر زمان ہون

بنا ہے مدرسہ ادریس کا بھی
سکونت مجہپہ عیسے نے بھی آکی

ہے عزت دیکھہ حاصل مجہکو کیسی
ہتا تو ہی یہ حسرت تجہکو کب دی

ہین جبرائیل و میکائیل مجہپر
ہین اسرافیل و عزرائیل مجہپر

مقام سدرہ بھی حاصل ہے مجہکو
نہین مخفی یہ ہے معلوم سبکو

ملا ہے رتبۂ عالی یہ کسکو
بھلا نسبت ہی کیا اے خاک تجہکو

حقیقت دیکھہ اپنی تو ذرا خاک
چہ نسبت خاک را با عالم پاک

سنی جب آسما سے رفعت و شان
ہوئی خاموش و غمگین اور پشیمان

رہی اس حال پر اپنے وہ گریان
بصد درد و الم اور آہ و افغان

زمین اندوہ مین رہتی تھی اسکے
دعا کرتی تھی ہر دم اپنی حق سے

خدایا آسمان کو تو نے عزت
عنایت کرکے دی اور مجہکو ذلت

ملے ذلت مجھے اور اوسکو حرمت
رولاتی ہے مجھے ہر دم یہ حسرت

الٰہی تو اگر چاہے بڑہا دے
فلک کا مرتبہ مجہسے گھٹا دے

ہوئی بیچارگی مقبول اوسکی
دعا نے اوسکے یہ تاثیر بخشی

زمین تیرا مراتب ہوگا عالی | رہیگی تو نہین عظمت سی خالی

شہ کونین تجھ مین ہونگے پیدا
بڑہیگا آسمان سے تیرا رتبا

ہوئے پیدا شہ ہر دو سرا جب | زمین بولی فلک سی لے بتا اب
ملا یہ مرتبہ تجھکو ہلا کب | گھٹے رتبے ترے مجھسے فلک سب

فلک تا فخر مجھپر اب تو افلاک
ہوئے ہین مجھمین پیدا شاہ لولاک

یہ سنکر آسمان با آہ و زاری | دعا کرنے لگا حق سے کہ باری
زمین سے ہے مجھے اب شرمساری | مٹے حرمت گھٹے توقیر ساری

مین اس غم سی سدا روتا رہونگا
اسی ماتم مین جان کھوتا رہونگا

ندا آئی نکر تو اشک باری | ہوئی منظور رب کو تیری زاری
شب معراج کی اب ہے تیاری | بلاوینگا نبی تجھپر ایک باری

قدم محبوب کا آویگا تجھپہ
تجھے عزت ملیگی فکر مت کر

گئے جب آسمان پر میری سرور | رسول پاک یعنی شاہ انور
ہوا تھا آسمان جو جدہی مضطر | ہوئی تسکین اوسکے دل کو اکثر

شرف تا بخشین حضرت آسمانکو
گئے تھے اس لئے وہ لامکانکو

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنو باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

نعمت معراج جو بوقت شب عنایت ہوئی اسمین یہ مصلحت تھی کہ صدیق و زندیق مین تمیز ہو جاوے اگر دنکو یہ معاملہ ہوتا تو سب دیکھتے کیکو شک و شبہہ نرہتا جناب صدیق اکبر نے واقع معراج سنکر صدقت کہا خطاب صدیق پایا عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا دوسری وجہ یہ ہے کہ دو آفتاب ایکوقت ایک آسمان پر طلوع نہین ہو سکتے جب آفتاب سپہر غروب ہوا تب مہر سپہر نبوت برج خلوت سے طلوع ہو کر فروغ بخش سپہر وحدت ہوا

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑھو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یہان ذکر پاک حضرت خیر الانام

اسیران رموز معرفت و واقفان اسرار حقیقت نے روایت بصدق عقیدت یون کی ہے کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول شب دوشنبہ کو بخانہ ام ہانی بنت ابوطالب بعد فراغ نماز عشا سید الثقلین نبی الحرمین تہہ خواب مین تھے کہ چشم مبارک راغب باستراحت و دل قدسی منزل مایل برب العزت و توجہ بمغفرت امت تھی کہ بارگاہ خداوند ذوالجلال وایزد متعال سے حضرت جبرئیل کو یہ حکم پہونچا

مسدس

جبرئیل امین کو یہ ندا عرش سے آئی	کہ اے خادم درگاہ خداوند الٰہی
پر نور شب قدر سے جو رات بنائی	رتبہ مین ہے ہر لیل جو نا متناہی

وہ غرہ کرامت کی بھی رات ہی جبرئیل

دی ہمنی سبھی راتون مین اس رات کو تفضیل

دریائے شرفین تو نہاکر لے صفائی — جامہ وہ بدل جسمین ہو ہیرونکی جڑائی
جامہ وہ پہن قدس کے ہو جسکی بنائی — ہو نور کا بخیہ تو تجلی کی سلائی
قدسی ہو لباس اور مرصع ہو تمامی
یاقوت و زمرد ہون لگے اوسمین گرامی

کر جلد بدن اوس سے تو آراستہ اپنا — طاؤس نگارین کی طرح ہوکے مصفا
لے باندہ کمر اپنی سے یاقوت کا پٹکہ — اور سبز زمرد کا بہی لے ہاتھہ مین کوڑا
رکھہ فرق پہ اپنے تو ابھی تاج اطاعت
لینا ہی ہمین تجھسے کسی کام کی خدمت

تسبیح و ریاضت کا اوٹھا آج مصلا — تہلیل و عبادت کی معافی ہی تجھے جا
خدمت کا جو ہوتا ہی تجھے حکم بجا لا — روزینہ جو قسام ہی کر اوسکو بھی آگا
پیمانۂ ارزاق کو وہ ہاتھہ سی دہر دی
اور قابض ارواح بھی بند قبض کو کر دی

پہونکے نہ کہو صور سرافیل بھی اسدم — درہای خوشی کہول دی بند کر دی در غم
فراش فلک نور کے جاروب سے باہم — میدان فلک جہاڑ بچھا نور کی جاجم
آراستہ پیراستہ کر صحن فلک کو
تاکید تو جبرئیل یہ کر جملہ ملک کو

دوزخ کے بھی دروازے کرو جاکر ابھی بند — مالک سی یہ کہدی کہ یہ ہے حکم خداوند
رضوان بھی کرے نور سے ہر نخل کو پیوند — موزون ہون شجر اپنی جگہہ ہون نہ پراگند

ہر گلشن فردوس کو تو خوب سجا دی
جو چیز ہو ناموزون اوسی موزون بنا دی

دریا بھی نہون جاری رہی بند ہوا بھی
تکلیف رہے گور سے موقوف سزا کی

حوران جنان عود کی سلگاوین انگیٹھی
آوے گی سواری ابھی محبوب خدا کی

جا جنت فردوس کے تو ایک مکان مین
جسمین کہ براقون کی ہزارون ہین قطارین

لے ایک براق اونمین سے بہتر ہو جو سب سے
اور کہنا یہ پیغام میرا شاہ عرب سے

جا لیکے اوسے پاس محمد کے ادب سے
ہی شوق تیرے دید کا دل مین میری کب سے

آیا ہون اسیواسطے مین مالک کونین
لایا ہون سواری کو بھی ای سرور دارین

جبریل امین حکم خداوندی فے الفور
کرتا ہی ہر اک عشق محمد مین فغان شور

جنت مین گئے دیکہا وہان ماجرا یہہ اور
چاہتا ہی ہر اک یہ ہی کہ مین جاؤن کسیطور

ہر چند کہ ماتھے پہ لکھا نام نہی ہے
پر لینے جسے آیا ہون مین وہ تو نہین ہے

آگے جو بڑہا دیکہا براق ایک وہان پر
دریافت کیا اوس سے جو جبریل نے جا کر

غمگین و حزین روتا ہی سر اپنا جھکا کر
رو کر کے لگا کہنے میرا حال ہے ابتر

لذت ہی نہ کہانیمین نہ پینے مین مزا ہی
جب سے کہ مینے نام محمد کا سنا ہے

وہ دل پہ میرے عشق محمد کا اثر ہے
رہتا ہون مین جنت مین مگر مجھکو سقر ہی

جبرئیل میرے درد کی کیا تجھکو خبر ہے ——— آنکھونسے لھو جاری ہی اور ٹکڑے جگر ہی

خوننابۂ دل پیتا ہون اور غم کی غذا ہی
یہ زندگی حق مین میرے اک کالی بلا ہی

مدت سے تمنا ہے کہ ہو یار کا دیدار ——— قسمت جو کرے یاری تو ملجای مجھی یار
کشتے حیات اپنی ہو ورطے سے ابھی پار ——— بار غم اندوہ سے ہو جاؤن سبکسار

پر مجھکو تو جبرئیل اسی غم نے کہلایا
جو درد نہ دیکھا تھا مجھے اوسنے دکھایا

وہ کون مصیبت ہی کہ جو مجھپہ نہ آئی ——— ہر سو سے میرے سر پہ گھٹا غم کی ہی چھائی
رو رو لھو آنکھون سے تمام عمر گنوائی ——— آنکھونسے مجھے دیتا نہین ابتو دکھائی

یارب میری قسمت مین نہین ہی جو زیارت
مرنا مجھے بہتر ہے ملے غم سے تو فرصت

اب رنج و محن مجھ سے اوٹھایا نہین جاتا ——— ہر چند گھٹاتا ہون گھٹایا نہین جاتا
تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہین جاتا ——— اس غم کو ہٹاتا ہون ہٹایا نہین جاتا

اے جان تیرے عشق نے کیا حال بنایا
جز یاد تیرے دل سے میری سبکو بھلایا

اس زیست سے جبرئیل مجھے موت بھلی ہے ——— بیکل ہون میرے سینے مین اک آگ لگی ہی
قسمت تو مجھے دیکھیے کیا خوب ملی ہے ——— کیا کاتب تقدیر نے فرقت ہی لکھی ہے

جنت تو مجھے رہنے کو خالق نے عطا کی
اس عشق کے آتش نے مگر نار بنادی

غزل بزبان حال براق

مرتا ہون مین فرقت مین مجھے جلوہ دکہادو — اک جام مئے وصل کا للہ پلادو
ہین کام وزبان خشک تپ ہجر سے میری — تسکین کو میرے شربت دیدار پلادو
مرجاؤنگا اک روز یونہین دیکھنا دلبر — لو جلد خبر میری مجھے آکے جلادو
بس شعلے بھڑکتے ہین میرے سینے کے اندر — آب رخ پر نور سے اے شاہ بجہادو
فرقت مین مرونگا کہ کبھی وصل بھی ہوگا — جو حال کہ ہونا ہی مجھے بھی تو سنادو
یہ بار الم کو وہ ستم سر پہ رکھا ہے — الطاف وعنایت سے ابے آپ ہٹادو

بیمار ہی فرقت مین یہ حافظ بھی تمہاری
ہوجای شفا اسکو بھی کچھہ ایسی دوادو

بیکس کی مصیبت کو تمہین جاکے سنادو — یا رستہ کوئے وصل کا تم مجھکو بتادو
کچھہ بھی تو کرو دیکھو مصیبت سی چھوڑاؤ — اس حال مین للہ میری جلد خبر لو

احسان فراموش مین ہرگز نہ کرونگا
تا زندہ ہون مین آپکا ممنون رہونگا

جبرئیل نے سنکر کے کہا چل تو میرے ساتھ — مطلوب کو پاویگا مقرر تو اسی رات
قسمت مین تیرے مجھکو نظر آتی ہی یہ بات — ہون تجھہ سوار آج شہ ارض وسموات

قسمت نے تجھے آج یہ دولت ہی دکہائی
محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی

ہمراہ اوسے لیکے ہوی حاضر دربار — دیکھا کہ وہان خواب مین ہین سید ابرار

جا پاس کھڑے ہوکے کہا احمد مختار　　مین لینے کو آیا ہون تمہین حق ہی طلبگار

دریاے کرم خالق اکبر کا روان ہی
ہوویگا عیان تم پہ جو اور ونپہ نہان ہے

الغرض حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو داغ عشق محمدی اوس براق کے دل پر دیکھا تو اوسکو ہمراہ لے آستانۂ نبوت کاشانہ پر حاضر ہوئے روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بخانۂ ام ہانی شب دوشنبہ ماہ ربیع الاول مین نماز عشا سے فارغ ہوکر جامہ خواب مین مشغول تہا بظاہر خفتہ و درباطن بیدار کہ آواز جبرئیل میرے کانمین پہونچی خوابگاہ سے جو اوٹہا مین تو جبرئیل کو کھڑا پایا کہا جبرئیل نے تحقیق اللہ تبارک وتعالی نے سلام کہا ہے آپکو اور طلب فرمایا ہی اور مین آپکے لینے کیواسطے آیا ہون تا لیجاؤن آپکو رب العزت کی طرف اور اللہ جلشانہ مکرم فرمائیگا آپکو ایسی کرامات سے کہ نہ مکرم کیا اوسنے کسیکو پہلے آپسے اور نہ بعد آپکے کریگا بلکہ نہ سنا نہ خطرہ گذرا اوس مقام کا ہرگز کسی بشر کے دل مین طیار ہوجئی اور تشریف لیجلیے

مسدس

المختصر اوٹہا مین جو جبرئیل سے سنا　　کرکے وضو نماز دو رکعت ہی کی ادا
باہر جو آیا گھر سے تو جبرئیل نے اوڑہا　　جھکو ردائے نور دی از حکم کبریا

پہنائین میرے پاؤنمین اوسنے زمردین
نعلین اپنے ہاتھون سی لایا تہا جو امین

باندہا کمر سے پٹکہ بھی یاقوت سرخ کا　　اک تازیانہ سبز زمرد کا بھی دیا

تھے جسمین موتی چار سو چون نہرہ خوشنما
اطراف مین لگے ہوئے تابندہ جابجا

آئے وہانسے جانب بیت الحرام کے
ڈالا تہا ہاتہہ ہاتہہ مین خیر الانام کے

تازہ وضو پھر آپنے زمزم سے وان کیا
کرکے طواف کعبہ چلے وانسے پیشوا
پھر طواف کعبہ جو ہے خانہ خدا
تھے پھر حطیم قدس مین بیٹھے جناب جا

صدر منور آپکا شق پھر وہان کیا
تا ہوئے دل سے دور یہ اسباب ماسوا

طشت طلا مین حکمت و عرفان بہرا ہوا
قلب منور آپکا دہوا اوسمین خوب سا
لائے تھے اپنے ساتہہ جو جبریل باصفا
نور تجلیات سے معمور کردیا

دل رکہکے اوسکی جا یہ دیا چاک کو ملا
درد و الم نہ آپ کو اوسمین ذرا ہوا

پھر آپکو وہ عزت و حرمت تمام سے
دیکھے وہان ملایک والا مقام سے
بطحا کی سمت لائے وہ بیت الحرام سے
آئے وہ جملہ پیش دعا و سلام سے

پھر آپنے بھی بندہ نوازی اونہونپہ کی
سبنے نوید آپکو حق کی رضا کی دی

پھر وہان ایک مرکب دیکھا مینے کہ نام اوسکا براق تہا و باوصاف گوناگون
موصوف تہا مسدس

در صفت براق

بنین شاخین طوبے کی یکسر قلم
سیاہی بنین سارے عالم کے یم
ہون قرطاس ارض و فلک اور ارم
لکہین جن و انسان ملایک بہم

صفت اوسکی جائے نہ ہرگز لکھی
کرے جستجو گرچہ عالم سبھی

مرصع جواہر سے درج دہن
وہ اس حسن وخوبی سے آیا تھا بن

مکلل یواقیت سے سب بدن
تھا الماس وگوہر سے پوشیدہ تن

فرشتہ خصایل تھا انسان رو
مبارک لقا اور فرخندہ خو

سم اوسکے صفائی مین رشک قمر
چلے اک قدم اپنی جا سے اگر

سپیدی مین مثل بیاض سحر
کہ جا پہونچے فورًا بحد نظر

نہ رفتار کو اوسکے پہونچے صبا
نہ برق اوسکی سرعت کو پاوے ذرا

بزین بہشتی فریب کمر
معطر ز عطر گل تازہ تر

بتاج جواہر مزین بسر
معنبر ز مشک عدن سر بسر

پھریری اگر لیتا وہ بے نظیر
تو جھڑتا تھا مشک اور عنبر عبیر

تھی آنکھ اوسکی جون گوہر شب چراغ
صبا دیکھ تیزی کو کھاتی تھی داغ

بدن اوسکا گویا تھا جنت کا باغ
اگر برق ڈھونڈے نپاوے سراغ

نہ تھا اوسپہ ہرگز کسیکو فروغ
نہین قول اپنا یہ ہرگز دروغ

تھا یاقوت احمر کا سینہ تمام
زمرد کے پا اوسکے تھے لاکلام

شکم حوض کوثر کا گویا تہا جام | بغل صاف چون چشمۂ فیض عام

دم اوسکی تہی جنت کے مرجانکی
رکابین تہین یاقوت رمان کی

نہ قد اوسکا کوتہ نہ حد سے طویل | توسطہ کے درجہ مین بیحد شکیل
نہ فربہ نہ لاغر نہایت جمیل | خدانے بنایا اوسے بیعدیل

جڑاؤ جواہر سے دو پر لگے
جو کہولے تو مشرق سی مغرب ڈہکے

اوسے خوبی خالق نے وہ کی عطا | نہ اورون کو یہ وصف ہرگز ملا
وہ افراد مین اپنے بے مثل تہا | جبین منور پہ تہا یہ لکہا

نہین کوئی معبود حق کے سوا
محمدؐ ہین برحق رسول خدا

نکیون وصف اوسکو یہ ہووی عطا | کہ مرکب تہا وہ حق کے محبوب کا
دو عالم مین راکب بہی یکتا ہوا | تو بے مثل مرکب نہو کیون بہلا

زہے فخر حافظ عجب خوش نصیب
کہ اسوار ہوا اوس پہ حق کا حبیب

محدثین صداقت آئین نے لکہا ہے کہ جسوقت حضور اقدس اوسپر سوار ہوئے جبرئیل نے رکاب تہامی میکائیل نے باگ پکڑی اور عرض کیا یارسول اللہ مشتاقان ملاء اعلی اور مقربان عالم بالا انتظار قدوم سعادت لزوم مین صف بصف استادہ ہین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جب نظر رحمت اثر آپکی براق پر پڑی

تو غمگین ہو کر سر نگون ہوئے خطاب بارگاہ وہاب سی صادر ہوا کہ جبرئیل سبب تامل و باعث تعلل کیا ہے

نظم

جو دیکھا براق آپنے وان کھڑا
خطاب آیا او سدم یہ جبرئیل کو
یہہ رنج والم آپکو کیون ہوا
یہ سنکر کے فرمایا پھر آپنے
وہ نکلینگے قبرون سے روز قیام
رکھا سر پہ ہوا ونکے بار گناہ
قیامت کے میدان مین ہوپھر گذر
مصیبت کے مارے چلین وانسے پھر
وہ ہے موسے باریک اور تیز تر
یہ امت ہی میری بہت ناتوان
خیال اونکی بیچارگی پہ مجھے
مجھے آج عزت خدانے یہ دی
فرشتے مقرب جلو مین تمام
ملایک الوالعزم افلاک پر
مقام تقرب بھی مجھکو عطا
مجھے عز و توقیر یہ کی عطا
سب مجھے رنج اسکا بھلا کیون نہو

تو امت کا غم دل مین پیدا ہوا
کہ محبوب سے میرے یہ پوچھہ تو
سبب اسکا کیا ہے حبیب خدا
کہ امت ضعیفہ کا غم مجھکو ہے
برہنہ تن و گرسنہ تشنہ کام
مصیبت زدہ اور حالت تباہ
کہ دہشت سے ہے جسکے پانی جگر
سوے پل صراط اور نار سقر
گذرنا ہوا وس سے بحکم قدر
اوٹھے اونسے کیونکر یہ بار گران
جو آیا تو دل پہ میرے رنج ہے
براق جنان کی سواری ملی
چلین میرے آگے وہ کرتے سلام
وہ ہین میرے آنیکے سب منتظر
براہ خداوندی اوس نے کیا
اور امت کی حالت ہوا ایسی تبا
یہ انصاف جبرئیل تم ہی کرو

ہوا حکم نازل یہ رب جلیل — مگر رنج اس کا تو میرے خلیل
جنھون نے صداقت سی کلمہ پڑھا — نبوت کا تیری جو قایل ہوا
ترے حکم جسنے کیے سب قبول — تجھے دل سے سمجھا خدا کا رسول
محبت مین تیری رہا جو سدا — بموجب تیرے حکم کے جو چلا
مین بھیجونگا قبر و نیہ اونکے براق — نہ دونگا مین اونکو یہ تکلیف شاق
نہو روز محشر بھی اونکو عذاب — بدولت تمھارے رسالت مآب
گذارون مین آسانی سے اونکو پھر — نہو خطرہ پل کا نہ خوف سقر
بشارت یہ سنکر شفیع الوریٰ — ہوئے مطمئن شکر مالک کیا

غزل

الٰہی تیرا شکر کب ہو ادا — نبی کیسا غمخوار ہمکو دیا
نہ بھولے کسی حال مین ہمکو آپ — ہوا اون پہ دل و جان ہمارا فدا
بوقت تولد کیا ہمکو یاد — اور اوسدم کہ چھوڑا یہ دار فنا
سدا امتی امتی آپکی — زبان مبارک پہ جاری رہا
ادہر ہمکو بتلاتے راہ نجات — سفارش اودہر کرتے حقسے سدا
کیا ساتھہ امت کے جو آپنے — نہ ہرگز وہ ماباپ نے بھی کیا
کیا ترک آرام و راحت تمام — نجات امم تا ہو پیش خدا
نبی نے کیا ہمسے سب کچھہ سلوک — مگر ہمنے اوسکو دیا سب بھلا
رکھا حکم پر آپکے کچھہ نہ دھیان — کیا ہاے افسوس ہمنے یہ کیا
رہ راستی کو دیا ہمنے چھوڑ — جو رستہ برا تھا وہ ہمنے لیا

خداوند عالم تمکو توفیق دے
سبھونکو یہ کرتا ہے حافظ دعا

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولا تحصے
برو ح سید کونین سرور دو سرا

مومنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام
کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

روایت ہے کہ اسّی ہزار فرشتے براق کی داہنی طرف اور اسّی ہزار بائین جانب مشعلین نور عرش کی روشن کئے ہوئے حضور جناب رسالت مآب مین مودب کہڑے تھے اونکے نور ولمعات سے عرصۂ بطحا ایسا منور روشن تہا کہ چراغ مہر وماہ وشمع نجوم سما بیفروغ تہا اوسی حالت مین فرمان خالق دوجہان جاری ہوا کہ اے جبرئیل ہزار پردون مین نور ہمارے حبیب کا مخفی ہی اون پردونسے ایک پردہ اوٹھادے جبرئیل نے بموجب حکم کے ایک پردہ اوٹہادیا تمام مشعلہاے نور عرشی پر نور حضور غالب آیا القصہ جب آپ سوار ہوئے تو آپنے باگ براق کی کہینچی جبرئیل امین نے عرض کیا کہ باگ چہوڑ دیجیے یہ حکم کیا گیا ہے پہونچانے پر مقام مقصود کے آپنے باگ چہوڑ دی وہ روان ہوا حضرت جبرئیل نے آپکو وصیت کی کہ یا رسول اللہ اگر راہ مین کچہہ آواز آوی تو التفات نفرمائیگا اور اگر کوئی پکارے جواب نہ دیجیگا اور مین آپکو بیت المقدس مین ملونگا حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم فرماتے ہین کہ جب کسیقدر راہ طے کی مینے تو داہنے جانب سے آواز ایک آدمی کی سنی مینے کہ کہتا ہے یَا مُحَمَّدُ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّکَ اَخْطَأْتَ الطَّرِیْقَ یعنے اے محمد جلدی مت کر کیونکہ راہ ثواب چہوڑکر خطا کے راستے پر جاتا ہی تو چونکہ وصیت جبرئیل کی مجہکو یاد تہی

اوسکی طرف مینے التفات بالکل نہین کیا پہر بائین جانب سے ندا آئی اوسکا بھی جواب
مینے نہین دیا پہر سامنے اور پیچھے سے کسینے پکارا مینے کچھہ خیال نہین کیا اور کسیکی
باتکا جواب دیا پہر ایک عورت خوب زیور سے آراستہ اگر براق کے آگے کہڑی ہوئی
اور کہنے لگی کہ ایک ساعت توقف کیجیے کہ آپ سے مجہے کچھہ عرض کرنا ہے مینے اوسکی
طرف بھی نہین دیکہا اور براق کو جہکا کر آگے نکل گیا جبرئیل سے پوچہا مینے یہ کون تھی
جبرئیل نے کہا کہ اول پکارنے والا یہود تہا اگر اوسکی بات کا جواب دیتے تو امت آپکی
بعد آپکے یہودی ہو جاتی اور دوسرا بلانے والا انصاری تہا اور اوسکا کہا آپ سنتے
تو امت آپکی نصاری ہو جاتی اگر تیسرے پکارنے والے کی طرف التفات فرماتے تو
امت آپکی مشرک ہو جاتی چوتھے پکارنے والیکی باتکا اگر آپ جواب دیتے تو امت
آپکی گبر و آتش پرست ہو جاتی اور عورت دنیا تھی اگر اوسپر نگاہ کرتے تو امت آپکی
حرص و ہوا مین مبتلا ہو کر آخرت کو بھول جاتی سمجہنا چاہیے کہ مصلحت اسمین
یہ ہے کہ جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات کو خیال و اندیشہ اسبات کا تہا
کہ مبادا امت میری بعد میرے دین اسلام کو ترک کرے یا اسلام پر قائم رہی یا نہ
رہے سو اللہ تبارک و تعالی نے آپکی تسلی و تشفی کردی کہ امت تمہاری دین اسلام
پر قائم و ثابت قدم رہینگے چنانچہ کلام اللہ مین فرمایا ہے یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پہر فرمایا آپنے کہ ایک پتہر بہت بڑا دیکہا مینے اور اوس مین ایک سوراخ
تہا اوس سے پانی نکلتا تہا اور پہر اوسمین جا نہین سکتا تہا جبرئیل سے دریافت کیا
مینے تو اوسنے کہا کہ یہ پتہر مثل دہن کے ہے اور سوراخ مانند زبان کے اور پانی بمنزل
بات کے یہ بہید آپکی تعلیم کے واسطے دکہایا گیا اور حکمت اسمین یہ ہے کہ جو بات منہہ

سے نکلتی ہی وہ پہر لوٹ کر منہہ مین نہین آسکتی جیسی پانی سوراخ پتہر سے نکل کے پہر سوراخ مین نہین جا سکتا
اور دور دور بہتا چلاجاتا ہی اسیطرح جو بات منہہ سے نکلتی ہی دور دور مشہور ہو جاتی ہی اسواسطے بہت
ہوشیاری اور دانائی سے بات کرنا چاہیی تا پشیمانی اور ندامت نہو۔ پہر فرمایا آپنے کہ دو پیالی مروارید کے
سرپوش سے ڈہکی ہوی مجہکو دی گئے ایک مین دودہ دوسرے مین شراب تہی مینے دودہ اختیار کیا اور
شراب کو چہوڑ دیا جبریل نے کہا بہت خوب کیا آپنے کہ شراب ترک کی اور شیر اختیار کیا اور اسمین حکمت یہہ ہی
کہ شراب آپکی امت پر حرام کی گئی اور راہ مستقیم دیگئی اور ایسی چیز قبول کی آپنے کہ جسمین غذا اور پانی دونون
ہین یعنی ہو کہائے تو پیٹ بہر جاوی اور پیاسا پئے تو پیاس بجہہ جاوی بعد پہر دو جام ایک پانیکا دوسرا شہد
کا مجہکو مرحمت کیے گئے مینے دونون پی لئے جبریل نے کہا کہ نہایت بہتر کیا شہد سبب بقائی امت ہی تا قیامت
اور پانی سبب شست و شوی عملہای بد امت یعنی امت آپکی قیامت تک قایم رہیگی اور جو اونسے گناہ
ہوگا اگر توبہ کرینگے معاف کرکے عوض اوسکی نیکی پاوینگی پہر فرمایا آپنے کہ آگی چلا مین تو ایک شخص نظر آیا کہ انبار
لکڑیون کا اوسنے اسقدر جمع کیا تہا کہ اوٹہا نہین سکتا تہا اور لالا کر اوسپر دہرتا جاتا تہا حضرت جبریل نی
کہا کہ یہ آدمی حریص ہی جسقدر مال بڑہتا جاتا ہی اوسیقدر حرص بڑہتی جاتی ہی اور رکہا نہین سکتا جب
مرگیا یہ چہوڑ جاویگا اور حسرت مال کی ہمراہ لیجاویگا اور قیامت تک عذاب مین مبتلا رہیگا۔

مسدس در مذمت حرص

نہو حرص مین آدمی مبتلا خداوند عالم ہو اوس سے خفا	کہ ہین فعل مذموم حرص و ہوا ہو امت سے حضرت کے بہی وہ جدا
معاد دو عالم سے محروم ہے	نہایت وہ بدبخت او رشوم ہے
رہی خوار دایم حریص پلید رکہی مال و دولت اگرچہ مزید	اوٹہاتا رہے سر پہ محنت شدید مگر فیض سے اوسکے رہوی بعید

خیال اوسکے دل مین گیا ہی یہ جسم — کہ گر خرچ مین لاؤن ہو جاوے کم

نہ آرام دنیا مین اوس کو ملے — مزہ بخل کا قبر مین جا چکھے

خدا اوسکو محشر مین رسوا کرے — یہ تینون جگہہ وہ مصیبت سہی

سنا کیا نہین ہے یہ تمنے کبھی ❁ — طمع راسہ حرفست وہر سہ تہی

پہر اور ایک شخص کو دیکھا کہ کوئین مین ڈول ڈالتا ہی اور خالی نکالتا ہی حضرت جبریل نے کہا یہ وہ شخص ہے کہ عبادت اور خیر وخیرات دکہانی اور نام کے واسطے کرتا ہی اگر خدا کیواسطے کرتا تو آج اجر و نیکی پاتا داخل بہشت ہوتا دکہانیکی واسطے کیا تہا یہان کیا پاتا

مثنوی

بندگی کر تو خدا کے واسطے — تا تجہے وان اجر اور نیکی سلے

کار حق بندون کے دکہلانیکو کر — جو کرے گیا ہاتہ آوے وان ثمر

جسکے دکہلانے کو کی ہے بندگی — جا اوسی سے مانگ اجرت کام کی

گر خدا کے واسطے کرتا تو کام — دیتا مالک تجہکو اوسکا انتقام

تو نے محنت اپنی سب برباد کی — فہم ناقص سے یہ سب آفات لی

جو کیا برباد سارا ہو گیا — جو سہلے تجہے ساتہہ لے وہ کہو گیا

جو کہ طاعت رب کی ہی رب کو دکہا — تا کرے مالک صلہ تجہکو عطا

پہر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین مسجد اقصی مین پہونچا تو دیکہا مینے فرشتون کو کہ میرے استقبال کیواسطے آسمان سے اوترتے ہین اور مجہکو اللہ تبارک وتعالی کیطرف سے بشارت کرامت کی دیتے ہین اور اس عبارت سے مجہکو فرشتون نے سلام کیا اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یا اَوَّلُ یا آخِرُ مینے کہا یہ کسطرحکا سلام ہے اور کیا اشارہ ہی اونہون نے کہا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَاَنَّکَ آخِرُ الاَنبِیَاءِ وَاِنَّ الحَشرَ بِکَ وَبِاُمَّتِکَ یعنی تم اول شفاعت کرنے والے ہو اور شفاعت قبول کیگئی ہو اور آپ آخر الانبیا ہین ظہور مین اور حشر خلایق بروز قیامت تیرے قدم مبارک آپکی اور آپکی امت کی ہوگا پہر مجہے جبریل نے براق سے اوتارا اور قنادی مسجد مین جہان

مرکب اورانبیا کا مقام تہا میرے براق کو وہان بہشت کی ریشمی ڈوریسی باندہا پہر
مسجد اقصی مین داخل ہوئے وہان جماعت انبیا و رسل نے کہ میرے استقبال کے
واسطے تشریف لائے تھے مراسم تحیات وسلام ادا کین یہان دو روایت ہین ایک
یہ کہ فرمایا آپنے کہ اللہ جل جلالہ نے میری ملاقات کے واسطے اونکو زندہ کیا تہا دوسرے
یہ کہ ارواح کو اونکی وہان جمع کیا تہا مینے جبرئیل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہین جبرئیل
نے کہا کہ یہ انبیا ہین تمہارے بہائی تَقَدَّمْ وَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ بِاِخْوَانِکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ
یعنے امام ہوجیے آپ اور دو رکعت نماز ادا کیجیے تاکہ سب بہائی پیغمبر تمہاری اقتدا
کرین مینے نماز پڑہائی اور سب ملایک اور انبیا نے میری اقتدا کی جب نماز سی فارغ
ہوا مین سب انبیا نے حمد الٰہی بیان کی اور جو جو نعمتین خدا وند کریم نے اونکو
عطا کی تہین اونہون نے ظاہر کین اور پہر مینے بھی حمد الٰہی معہ عطیات تتناہی کہ
مخصوص تھین میرے ساتہہ بیان کین سب انبیا علیہم السلام نے فرمایا کہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ وتعالے نے جو بزرگی اور عظمت آجکی رات آپ کو
مرحمت کی ہے اولین وآخرین سے کسیکو نہین دی ہے اور نہ دیگا ضرور
حتی الامکان تخفیف وآسانی امت کیواسطے سوال کرنا۔

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصی	بروح سید کونین سرور دوسرا
سو مؤمنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

راویان راست گفتار و ناقلان صداقت شعار نے لکھا ہی کہ فرمایا آپنے کہ بعد فراغ
محامد الٰہی کے جبرئیل میرا ہاتہہ پکڑکے حجر بیت المقدس پہ لیگئے وہان دیکھا مینے حجر سے
آسمان تک ایک سیڑہی ہی کہ ایک سرا اوسکا یاقوت سرخ کا اور دوسرا زمرد سبز کا ایک پایہ

چاندی کا اور دوسرا سونیکا تمام جواہر بے بہا سے جڑا ؤ اور دو پر سبز زمرد کے
اوسمین لگے ہوئے نہایت بڑے اور وسیع اگر ایک پر بچھاوے تمام زمین ڈھکجاوے
اسیکو معراج کہتے ہین اور اوس معراج یعنے سیڑی کے پچاس مقام تھی ہر مقام ستر
ستر ہزار برس کی راہ تہا اور ہر مقام پر ایک فرشتہ مقرب معین تہا اور ہر فرشتے
مقرب معین کے تابع پچاس پچاس ہزار فرشتے تھے وہ سب آپس مین ایک
دوسرے کو بشارت میرے آنے کی دیتے تہے اور میری طرف اشارہ کرتے تہے
اور اوس معراج پر مین براق پر سوار ہوکر چلا ایک پلک مارتے مین آسمان اول
پر پہونچا مین

احوال آسمان اول

نام اوسکا باب الحفظہ دروازہ اوسکا یاقوت سرخ کا تہا مروارید کا قفل
لگا تہا اسمعیل نام فرشتہ اوسکا دربان اوسنے آواز جبریل سنکر دریافت کیا
کہ کون ہے آمین خدا نے کہا مین ہون جبریل اور ہمراہ میرے رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم ہین اوسنے دروازہ کہولدیا اور کہا مرحبا مرحبا خوش آمدید اور
ایک روایت مین ہے کہ آسمان کا نام رفیعہ ہے سبز مرد کا بنا ہے وہان فرشتے
برابر صف باندہے کہڑے ہین اور یہ تسبیح پڑہتے ہین سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ آپ فرماتے ہین کہ جبریل سے دریافت
کیا مینے کہ عبادت انکی یہی ہے جبریل نے عرض کیا کہ جب سے یہ پیدا ہوئے
ہین اسیطرح کھڑے ہین اور تا قیامت ایسیہی قیام مین رہینگے آپ رب العزت
سے دعا کرین کہ آپکی امت کو یہ عبادت نصیب ہو آپ نے دعا کی خداوند کریم

نے دعا ر آپکی قبول کی اور نماز پنجگانہ مین قیام فرض کیا۔ ہمین مناسب ہے
کہ قیام نماز بہت درستی اور راستی کے ساتھہ ادا کرین تا درجۂ قبولیت حاصل ہو پھر
آپ فرماتے ہین کہ آسمان اول پر چند جماعت مجھکو دکھائی گئین اونکی کیفیت یہ
تھی

نظم

گئے آسمان پر جو خیر الانام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
مشرف کیا جبکہ افلاک کو — تو دیکھا وہان شاد وغمناک کو
جماعت وہان دیکھی ایک خوشخصال — نہایت فرخناک وخندہ حال
بدولت عمل نیک کے وہ تمام — معزز وممتاز ذو الاحترام
وہ کرتے تھے وان کشتکاریکا کام — وہ مصروف تھے اوسمین ہر صبح وشام
خدانے وہ برکات اوسمین رکھین — کہ اک دانہ مین ساتھہ بالین لگین
تھے ہر بال مین سو سو دانے لگے — اور بوتے ہی فورًا وہ پیدا ہوئے
لگی دیر اوسمین نہ اک آن کی — یہ قدرت ہے اوسکی عجب شان کی
کہا پھر یہ حضرت نے جبرئیل سے — جماعت یہ کسکی ہے اور کون ہے
کہا اوسنے اسے سرور کائنات — یہ دنیا مین جبتک رہے نیک ذات
سدا مال اپنا براہ خدا — محبت سے کرتے رہے یہ فدا
جو تھے فعل بہتر و کار ثواب — اوتہین مین یہ دیتے تھے اے مستطاب
کیا خرچ راہ خدا مین جو مال — تو حق نے دیا آج اون کو کمال
جو راہ خدا مین کرے خرچ مال — خدا اوسکو وان دیوے عز وجلال
کلام خدا مین بھی آیا ہے یہ — سنا گر نہین ہے تو سن مجھسے لے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

تو سمجھا خدا نے جو دی یہ مثال — غرض اس سے کیا اور کیونکر یہ چال
براہِ خدا یعنے دے جو کہ ایک — ملین ساتھ سو مرتبے اوسکو نیک
جو چاہے تو اوسکو بھی دوگنا کرے — رہِ فضل اوسکے کہان بند ہے

بیان خرابی کاہلان نماز

جماعت وہان دیکھی پھر ایک اور — عذاب والم سے وہ کرتے تھے شور
فرشتے کچلتے تھے پتھر سے سر — وہ حالت یہ اصلی کے آتا تھا پھر
کچلتے چلے جاتے تھے ہر گھڑی — سرون پر تھی اونکے مصیبت پڑی
کیا جبکہ سرور نے اونسے سوال — کہا پھر امین خدا نے یہ حال
نماز و نکے وقتون کو جو ہین جواز — اونہین تنگ کرکے یہ پڑھتے نماز
علاوہ ازین یہ رکوع و سجود — تشہد و جلسہ قیام و قعود
کیا تھا اونھون نے بطرز خراب — سو بدلے مین اوسکے یہ پایا عذاب
نماز جمعہ اور جماعت مین سب — یہ کرتے تھے سستی سو اوسکا سبب
عذاب الٰہی مین ہین مبتلا — کبھی اس سے ہونگے نہ ہرگز رہا
بھلا جو کہ پڑھتے تھے وقت تنگ کر — سنین تمنے شامت کی اونکی خبر
جو پڑھتے نہین اونکا کیا ہوگا حال — پڑی سب سے زیادہ اونھون پر وبال

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ

بیان شامت نادہندگان زکوۃ

پہر ایک قوم دیکھی نہایت ذلیل
ملے خون اور پیپ کہانیکو وان
ہکاتا ہے جیسے کوئی جانور
امین خدا نے کہا اونکا حال
مگر ایک حبہ انہون نے ادا
ہوا حکم پہ کچھہ نہ اونکو خیال

مرین پیاس سے پر ملے کب سبیل
ہکادین فرشتے تو جاوین دوان
ہکالین اونہین سوی نار سقر
زکوۃ اپنے واجب تہی رکھتے تھے مال
سمجھکر کے واجب نہ گاہے گیا
ہوا مال آخر وہ جی کا وبال

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

بیان خرابی شرابخوران

جو دیکھا وہان ایک جماعت کہڑی
ہے آنکھہ اونکی نیلی و منہہ ہے سیاہ
گیا ہونٹ اونکا سر سی گذر
ملے اونکے کہانیکو پیپ اور لہو
تھی آواز اون کی مثال حمار

ہے اونپر نہایت مصیبت پڑی
تہایت خرابی سی حالت تباہ
پڑا ہونٹ نیچے کا زیر کمر
لگی بھوک اونکو جو مانگین کبھو
نہایت بُری اور بہت ناگوار

جو پوچھا تو بولے امین خدا
خرابی ہے انکی کہ حکم خدا
نہ کرتے تھے یہ امت تمہاری جناب
شرابی ہین یہ لوگ اے رہنما
تماشا انہون نے تو پائی سزا
معذب ہوئے ہین بوجہ شراب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

بیان خبر گواہان کاذب

گروہ اور دیکھا بحال خراب
زبان کھینچکر سر سے دی تھی نکال
ہوا منہہ بھی سوّر کا اونکا تمام
تلے اور اوپر سے اونپر عذاب
یہ فرمایا جبریل نے اوس گھڑی
گواہی یہ دیتے تھے جھوٹی بنا
خدا رکھے محفوظ اسبات سے
مصیبت کی اون کی نہ پوچھو حساب
عذاب و الم سے نہ بس تنگ حال
عجب قہر مین مبتلا تھے وہ خام
غرض ہر طرف سے تھا اونپر عتاب
مصیبت جو اسدم ہے انپر پڑی
بدل اوسکا اسدم یہ انکو ملا
کہ جھوٹی گواہی دی آفات لی

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

بیان بہت سے سود خواران

ہوا حال ظاہر پھر اک قوم کا
گیا پیٹ بھی پھول رنگت تھی زرد
پڑی ہاتھ پاؤن مین تھی ہتکڑی
گلے مین پڑا طوق لعنت کا تھا
بڑا مار گرزون سے اعضا مین درد
مصیبت تھی اونپر نہایت کڑی

جو اوٹھتے تو گرتے وہ سب منھہ کے بل ۔ زد و کوب سے تھا بدن اونکا شل

تلے اور اوپر بحال خراب ۔ ہزارون طرح سے تھا اونپر عذاب

کہا بیاج کھانیکی یہ ہے سزا ۔ سبب جسے منع حق نے کیا برملا

یہ کھایا کئے سود ہو کر نڈر ۔ رکھا خوف دل مین نہ جانین خطر

الٰہی بچانا نہ کھاوین حرام ۔ کرین کام وہ جس سے ہون نیکنام

الَّذِینَ یَاْکُلُونَ الرِّبٰوا لَا یَقُومُونَ اِلَّا کَمَا یَقُومُ الَّذِی یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ

بیان زنان نافرمان شوہران

گروہ عورتون کا وہان دیکھا پھر ۔ پھرا نیل آنکھون مین اور گنجہ سر

ہوا منھہ بھی کالا سیہ جون توا ۔ لباس بدن آتشین سبکا تھا

فرشتے جو گرزونسے کرتے تھے مار ۔ تو کتیون کے مانند کرتی پکار

کبھی مثل سور کے چلاتی تھین ۔ برے قہر و آفت غضب مین پھنسین

سوا سب سے تھا اونکے اوپر عذاب ۔ نہایت ذلیل اور حالت خراب

جو پوچھا شہ دوسرا نے کہا ۔ امین خدا نے کہ یہ روسیاہ

سدا رکھتین ناراض خاوند کو ۔ لڑا کرتین اون سے سدا جنگجو

یہ احسان خاوند فراموش کر ۔ پھلا منھہ کو لڑتی تھین یہ بدگہر

خدا کا ہوا آج انپر عتاب ۔ کہ حق میٹ اونکا کیا گھر خراب

چرا مال اورون کو دیتین کھلا ۔ نکرتی خرابی یہ اون کی نگا

پڑا حق شوہر کا اونپر وبال ۔ شرارت سے اپنے ہوئین پائمال

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ

پہر فرمایا آپنے کہ ایک فرشتہ دیکہا مینے کہ آدہا جسم اوسکا برف کا تہا اور آدہا آگ کا برف آگ کو بجہاتی نہین تہی اور آگ برف کو گلاتی نہ تہی حضرت جبرئیل نے کہا حق سبحانہ وتعالے نے عجب قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے اسکو بنایا ہی اور بادل پر اسکو موکل کیا ہے جس جگہہ حکم الٰہی ہوتا ہے وہین ابر کو لیجاتا ہے یہ رعد وبرق یعنے کڑک وبجلی اسکی صحبت سے ہے جب ابر کو چلاتا ہے آواز رعد ظاہر ہوتی ہے اور جب اظہار سختی کرتا ہے برق چمکتی ہے پہر وہان سے مین ایک بڑی عظیم الشان دریا پر پہونچا اور جو عجائبات مینے اوس دریا مین دیکہے بیان نہین ہو سکتے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید اور موجین مانند پہاڑ کی مارتا تہا حضرت جبرئیل نے کہا نام اس دریا کا بحر الحیوت ہی بروز قیامت جب مردونکو زندہ کرینگے تو اسی دریا کا پانی برساوینگے اسکی تاثیر سے کل اعضا ہی پوسیدہ وخاک شدہ زندہ ہوکر میدان حشر مین جمع ہوجاوینگی پہر اوس دریا سے گذر کر آسمان دوم پر گیا مین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد ولا تحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

ذکر آسمان دوم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دوم نہایت نورانی اور صاف تہا بسبب زیادتی نور کی اوسپر نظر نہین ٹہرتی تہی اور ایک روایت مین لکہا ہی

کر سونیکا تہا حضرت جبریل نے بدستور سابق دروازہ کہلوایا دار وغہ سے ملاقات کرکے آگے گیا ہین تو ایک جماعت فرشتون کی بیٹھے دیکھی کہ حالت رکوع مین ہین جبریل سے مینے دریافت کیا جبریل نے کہا جب سے کہ یہ پیدا ہوئے ہین اسی حالت مین ہین کبھی سر اوٹہا کے اوپر کا آسمان نہین دیکھا انکی یہی عبادت ہے آپ ہی دعا کرین تا خداوند کریم یہ عبادت مقبول ایکو اور آپکی امت کو رحمت کرے آپنے دعا کی خداوند کریم نے دعا آپکی قبول فرماکر نماز مین رکوع فرض کیا پہر ایک فرشتہ اور دیکھا کہ اوسکے ستر ہزار سر تھے ہر سر مین ستر ہزار منہہ تھے ہر منہہ مین ستر ہزار دہن تھے ہر دہن مین ستر ہزار زبانین ہر زبان سے نئی بولی بولتا تہا ایک بولی سے دوسری بولی مخالف ہوتی تھی اور یہ تسبیح پڑہتا تہا سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسکی روزی تنگ ہو یہ تسبیح درمیان سنت و فرض فجر کے پڑہا کرے اسکی برکت سے خداوند کریم اوسکی روزی کشادہ کرے اور تکلیف دور ہو پہر آپنے حضرت جبریل سے دریافت کیا کہ اس فرشتے کو کیا خدمت سپرد ہے حضرت جبریل نے کہا کہ یہ بندون کے رزق پر موکل ہے قاسم اسکا نام ہے ہر ایک کی روزی بموجب حکم الہی بدون کم و بیشی کے پہونچاتا ہے

ذکر احوال آسمان سوم

آپ فرماتے ہین کہ پہر آسمان سوم پر گیا ہین وہان جماعت فرشتون کی دیکھی بیٹھے کہ صف بستہ سجدے مین مشغول ہین حضرت جبریل نے کہا کہ انکی یہی

عبادت ہی اور ہمیشہ سجدے مین رہا کرتے ہین آپ بہی دعا کیجئے تا آپکو اور آپکی امت کو
یہ عبادت مقبولہ عنایت ہووےمینے دعا کی خداوند کریم نے میری دعا قبول فرماکر
سجدہ نماز مین فرض کیا اور دو سجدے فرض ہونیکا یہ سبب ہی کہ جب مینے فرشتونکو
سلام کیا تو اونہون نے سر اوٹہا کر مجہکو سلام کا جواب دیا اور پہر سجدے مین مشغول
ہوگئے اس سبب سی دو سجدے نماز مین فرض ہوئے پہر وہانسے گذر کر ایک فرشتے
کو دیکہا مینے کہ کرسی پر بیٹہا ہے اوسکے ستر ہزار سر ہین اور ستر ہزار پر ہین پر مشرق
سے مغرب تک دراز ہے اور گرد اوسکے اور فرشتے بڑے بڑے قد آور بیٹہے تہے۔
طول ہر ایک کا دو لاکہہ نود ہزار سالہ راہ کا تہا عمود ہاے آتشین ہاتون مین
لئے ہوئے ایک جماعت کو مارتے تہے اور ریزہ ریزہ کرتے تہے پہر وہ درست
ہو جاتے تہے پہر مار کر ٹکڑے ٹکڑے کرتے تہے اور وہ چلاتے تہے حضرت
جبرئیل نے کہا کہ اس فرشتے کا نام صوخائیل ہے اور یہ قوم کہ جس پر عذاب
شدید ہوتا ہے منکر اور ظالم اور جابر آپکی امت کے ہین قیامت تک یہ قوم
بد اسی عذاب مین مبتلا رہے گی نجات نپاویگی

دربیان حالات چرخ چہارم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چرخ چہارم نقرۂ خام کا ہی نور کا قفل
لگا ہے اوس پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکہا ہے جبرئیل نے دروازہ
کہلوایا مین اوپر گیا موضائیل فرشتہ اوسکا موکل ہے جبرئیل نے کہا اسے سلام
کرو مینے سلام کیا اوسنے جواب سلام دیکر مجھے کنار مین لیا اور ماتہا چوم کر کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَرَانِیْ وَجْهَكَ یعنی حمد ہے اوس خدا سے عز وجل کو جس نے آپکے دیدار سے مجھے شرف بخشا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رات نہ ہوگی ہے اس رات اپنی امت ضعیفہ کو مت بھولنا اور جو عنایت ہو تہہ اسکے کا ہی ضرور لینا اور جو فرض کیا جاوے اوس مین تخفیف اعمال امت کا سوال کرنا پھر فرمایا آپنے کہ اور فرشتونکو دیکہا مینے کہ دو زانو بیٹھے تسبیح مین مشغول ہین پھر جبریل نے کہا انکی بھی عبادت ہی حضور نے پسند فرماکر اپنے لیئے اور امت کے واسطے دعا مانگی حق تبارک وتعالی نے درخواست آپکی منظور فرماکر قعدہ اخیرہ فرض کیا پھر عزرائیل کو مینے دیکہا کہ کرسی پر بیٹھے ہین اور روبرو اونکے ایک طشت اور ایک دفتر رکہا ہے اور لوح ہاتھین ہے اور ہر دم اوس پر نگاہ ہے اور ایک درخت عظیم الشان سامنے اونکے ہے اور طشت مین سے دمبدم کچھہ اوٹھا اوٹھا کبھی سیدہی طرف کی فرشتونکو اور کبھی بائین جانب کے ملایک کو دیتے تھے اونکے دیکہنے سے مجھے خوف معلوم ہوا اور لرزہ بدن مین آیا جبریل سے مینے دریافت کیا جبریل نے کہا نام انکا عزرائیل ہے مٹانیوالا راحتونکا پریشان کرنیوالا جماعتونکا یتیم کرنیوالا بچونکا بیوہ کرنے والا عورتونکا پھر جبریل نے میرے حال سے عزرائیل کو اطلاع دی مجھے دیکھکر تبسم کیا اور تعظیم دی اور بشارت عظمت و کرامت کی دی مین خوش ہوا اور کہا اے عزرائیل اس حال کی خبر دو مجھکو کہ یہ کیا ہے کہا یہ طشت مثال دنیا ہے اور لوح اجلنامہ اور دفتر روزنامچہ اور درخت نشان زندگی ہے درخت کے پتونپر ایک طرف نام بندونکا اور دوسری جانب سعادت وشقاوت لکھی ہے داہنے جانب کی فرشتے رحمت کے اور بائین جانب

کے ملایک غضب کے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے پتّا اوسکے نام کا زرد ہوجاتا ہے جب پتّا لوح پہ گر پڑتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اجل اسکی آگئی اور نام اوسکا اسکے جاتا ہے ہین اوس سے دریافت کرکے قبض روح کرتا ہون اگر مرنیوالا مرد نیک سخی نمازی متقی پرہیزگار ہوتا ہے تو روح اوسکی قبض کرکے داہنے جانب کے فرشتے جو رحمت کے ہین اونکو دیتا ہون اور اگر مرنیوالا کافر یا مشرک یا زانی یا شرابی یا سودخوار یا بےنماز یا دغاباز یا منافق ہوتا ہے تو روح اوسکی نکال کر بائین جانب کے فرشتے جو قہر و غضب اور عذاب کی ہین اونکے سپرد کرتا ہون

مسدس

تھے داہنے جانب جو کھڑے اونکی فرشتے
رحمت کے نشان چہرہ انورسے ٹپکتے
انوار ضیا چہرے سے تھے اونکے چمکتے
انوار نکلتے تھے کبھی بات جو کرتے
دیکھے جو کوئی اونکو دم سختئ سکرات
فورا ہو عیان چہرے سے شادیکی علامات

تھے بائین طرف اور ملایک بھی وہان پر
صورت تھی مہیب ایسی جو دیکھے تو لگے ڈر
دیکھا جو اونہین لرزہ ہوا میرے بدن پر
ملبوس سیہ اونکا تھا اور چہرہ سیہ تر
شعلے بھی نکلتے تھے سیہ اونکے دہن سے
جان کرتی تھی پرواز اونہین دیکھ بدن سے

پوچھا تو کہا قابض ارواح نے حضرت
رحمت کے فرشتے ہین یہ اے حامی امت
ہین داہنے جانب جو فرشتے میری اسوقت
حقسے ہے مقرر انہین اسبات کی خدمت

خاصانِ خدا کے یہ دم واپسین جا کر
ارواح کرین قبض مگر مژدہ سنا کر

ہین جانب بائین جو فرشتے میر ہراسدم
یہ قبض کرین کافر و بدکار کا جا دم

سکرات کی سختی کا کہیکے نکرین عنسم
پہونچائین وہ ایذا کہ جو دیکھی ہو بہت کم

جان کہینچے وہ اسطرحسے ہر عضو بدن کی
کہینچے کوئی کانٹو نپہ پچہا بر دیمن کی

آپ فرماتے ہین کہ مینے عزرائیل سے پوچہا کہ سب فرشتے کسقدر ہین عزرائیل نے کہا کہ گنتی انکی مجکو معلوم نہین مگر ہر بندیکی قبض روح کو چہہ لاکہہ فرشتے رحمت کے نیک لوگونکے واسطے اور چہہ لاکہہ فرشتے عذاب کے بدکارونکے واسطے ہر روز نئے آتے ہین پہر ہین جیسا مردہ ہوتا ہے روح قبض کرکے ویسی فرشتونکو دیتا ہون اور جو ایکبار فرشتے آتے ہین پہر وہ دوبارہ قیامت تک نہین آتے پہر مینے دریافت کیا کہ ہر شخص کی روح تمہین قبض کرتے ہو یا اور فرشتون کو بہی اوسمین دخل ہے کہا جبسے مجہے یہان بٹہایا ہے اوٹہنے یا ہلنے کی فرصت نہین ملی یہین بیٹہا ہون لیکن ستر ہزار فرشتے میرے تابع ہین اور ہر ایک فرشتہ ستر ستر ہزار لشکر فرشتونکا مالک ہے اونہین بہیجتا ہون وہ تمام بدن سے روح کہینچکر حلق تک لے آتے ہین پہر مین یہین سے ہاتہہ دراز کرکے قبض کرلیتا ہون ـــ

مسدس

پہر خود ملک الموت کا شفقت سے پکڑ ہاتہہ
فرمایا جو ما تون تو کہون تمسے مین ایکبات

کی عرض کہ اے باعثِ تخلیق سمٰوات
ارشاد ہو فدویسے وہ ہین کون مہمات

فرمایا کہ امت کا مجھے اپنے الم ہے
یہ قہر و غضب یکا نہایت ہوا غم ہے

اس سختی و تنگی کی کہاں اونمین ہے طاقت
ہرگز متحمل نہو اسکے میری امت
حالت ہی ضعیف ایسی نہین جسکی نہایت
اونسے تو یہ دیکھی بھی نجاو یگی مصیبت

آسانی اگر حال یہ امت کے کروگے
احسان کا یہ بار گویا مجھپہ دہروگے

سنکر ملک الموت نے کی عرض کہ حضرت
شفقت ہے میری آپکی امت پہ نہایت
اسکی نہ کرین فکر کبھی شافع امت
ہو جیسے کہ ماباپ کی اولاد پہ شفقت

اس امر کی تعمیل تو مین دل سے کرونگا
فرمایا جو حضرت نے خیال اسکا رکھونگا

یہ عرض ہے خدمت مین سوا اسکے مرا اور
منظور رضا جسکو کہ ہے آپکی ہر طور
کرتا ہون بیان قسمیہ فرماوین ذرا غور
کرتا ہے دعا آپکی مقبول ہو فی الفور

سردار کیا جسنے تمہین جملہ نبی پر
کہتا ہون قسم آپسے اوس ذات کی کھاکر

ہر بار ندا حق سے مجھے ہوتی ہے دن رات
وہ فضل کا رکھتے ہین مرے دل مین خیالات
امت پہ محمد کے نکرنا تو صعوبات
میرے بھی بہت حال پہ ہے اونکی عنایات

آسانی و نرمی تو سدا اونسے کیا کر
محبوب کی امت ہے خیال اونکا رکھا کر

حضرت عزرائیل فرماتے ہین کہ حضور کبریا ئے جلیل سے ہر رات دنمین ستر ہزار مرتبہ

مجھکو تاکید اور خطاب ہوتا ہے کہ امت محمدی اور غلامان احمدی کے ساتھہ
اے عزرائیل وقت سکرات جانکنی کے سہولت و آسانی او شفقت و مہربانی کر

قطعہ

گو عذاب حشر جانفزا اور تنگی گور کی | سخت ہین یہ سب مقامات مصیبت کی گمان
پہ ہمین کیا خوف ہی جب ہو ہماری حال پر | ظل مولے ظل احمد اور فرشتہ مہربان

فرمایا جناب سرور کائنات نے کہ بیت المعمور مین کہ کعبہ ہے آسمانپر فرشتونکا
گیا مین اور دیکہا مینے کہ ایکدانہ یاقوت سرخ کا بنا ہے اور زمرد کے دو دروازے
لگے ہین ہزار قندیل لعل و یاقوت و گوہر کے آویزان ہین منبر سونیکا ہے مینارے
سفید نقرۂ خام کی بلندی مین پانسو برسکی راہ کی اور جب سے وہ بنا ہے قیامت
تک ستر ہزار فرشتے ہر روز عرش بریں سے دریاے نور مین غسل کر ردائے
نور دوش پر ڈالکر لبیک کہتے ہوئے طواف اوسکا کرتے ہین اور جو ایکبار
طواف کرکے چلے جاتے ہین پہر وہ دوبارہ نہین آتے دوسرے آتے ہین
قیامت تک یہی سلسلہ جاری رہیگا جبرئیل میرا ہاتھہ پکڑکر اندر لیگئے اور کہا
یا حبیب اللہ یہان ساتون آسمان کے فرشتے جمع ہوتے ہین انکے امام آپ
ہوجئے اور دو رکعت نماز پڑہائی جیسے دنیا مین انبیا کے امام ہوکر نماز
پڑہائی تہی مینے دو رکعت نماز پڑہائی سب فرشتون نے میری اقتدا کی وہ جماعت
فرشتون کی دیکہکر مجہکو تمنا ہوئی کہ میری امت مین بہی ایسے ہی جماعت ہوا کرے
اللہ تبارک و تعالی نے میری تمنائے دلی معلوم کرکے فرمان جاری کیا کہ اے
محمد تیری امت کو بروز جمعہ ایسے ہی جماعت اور حاضری دربار کا حکم صادر

کرونگا چنانچہ فرمایا یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اور فرمایا حق تبارک وتعالیٰ نے کہ ثواب عبادت عابدان
اس مکان مقدس کا تیری امت ضعیفہ کو جو عبادت کرتے ہین اور نماز جمعہ
با جماعت ادا کرتے ہین دونگا اور جو نماز نہین پڑھتے وہ اس نعمت عظمیٰ سے
بے نصیب و محروم ہین لکھا ہے کہ بروز جمعہ سب فرشتے بیت المعمور مین جمع ہوتی
ہین حضرت جبرئیل مناری پر اذان دیتے ہین اور اسرافیل منبر پر خطبہ پڑھتے
ہین میکائیل امام ہوکر نماز پڑھاتے ہین ساتون آسمانکے فرشتے اونکے پیچھے نماز
پڑھتے ہین جب نماز سے فارغ ہوتے ہین تو جبرئیل کہتے ہین اے فرشتو گواہ
رہو تم کہ مینے اپنی اذان واقامت کا ثواب موذنان امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو بخشا پھر اسرافیل کہتے ہین کہ مینے ثواب خطبے کا خطیبہاے امت احمدیہ کو بخشا پھر
میکائیل کہتے ہین کہ مینے ثواب امامت کا امامون امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو بخشا پھر سب فرشتے ساتون آسمان کے جو مقتدی تھے کہتے ہین ہمنے ثواب
اپنی نماز کا مقتدیان امت محمدی کو بخشا پھر فرمان حق جل وعلیٰ نازل ہوتا ہی
کہ اے ملایک تم کیا سخاوت و فیاضی اپنی ہمارے روبرو نسبت امت محمدی
ظاہر کرتے ہو مین پیدا کرنیوالا سخاوت و فیاضی کا ہون مجھسے بڑا سخی کون
ہے گواہ رہو تم کہ مینے امت محمدیہ کو بخشا اور عذاب آخرت سی نجات دی شعر

کرے فضل وکرم جسپہ تو اوسکا بول بالا ہی	بڑی ہی شان مالک کی وہ ایسا شانوالا ہی

افسوس ہی اوپر حال پر ملال اون اشقیان غافل وبے پرواکے کہ بسبب کاہلی اور
سستی کے نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ ترک کرکے اس ثواب عظیم اور بخشش خداوند کریم

سے محروم ومایوس ہوکر اپنی جانکو بسبب ارتکاب معاصی وترک نماز وروزہ کے
عذاب الیم مین پہساتے ہین خداوند کریم توفیق دے۔

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولا تحصے	موسنون باہم پڑہو تم الصلوۃ والسلام
بر روح سید کونین وسرور دوسرا	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیر الانام

احوال آسمان پنجم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہے اور بقدر
بڑا ہے کہ یہ چارون آسمان اور ساتون زمین اوسکے نیچے ڈہکجاوین وہان
ایک جماعت فرشتون کی مینے دیکہی کہ کہڑے تسبیح مین مصروف ہین جبرئیل سے مینے
دریافت کیا کہ انکی عبادت یہی ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان آپ بہی دعا کیجیے آپنے دعا کی
خداوند کریم نے مستجاب فرماکر بہیجا اور میری امت کو عنایت فرمائی پہر مینے
ایک ایسے بڑے فرشتے کو دیکہا کہ بیان نہین ہوسکتا اور گرد اوسکا اور فرشتے
دیکہے نہایت طویل سر اونکے زیر عرش اور پاؤن ساتون زمین کے نیچے ہاتون
مین عمود آتشین لئے ہوئے اور ایک جماعت آدمیون کی اولٹے لٹکے ہوئے
اور لباس آتشین اونکو پہنایا گیا اور وہ فرشتے اونکو مارتے تہے ہر ضرب کے
ساتہہ آگ نکلتی تہی اور گوشت اونکا ریزہ ریزہ ہوکر گرتا تہا پہر درست کرکے
مارتے تہے پہر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا تہا جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہ کون ہین
جبرئیل نے کہا کہ یہ مشرک ہین جو ثالث ثلثہ کے قایل ہین یعنے جو کہتے ہین
کہ خدائی بٹی ہوئی ہے تین شخصون مین اللہ اور عیسے اور مریم مین قیامت تک اسی عذاب مین مبتلا رہینگے

آسمان ششم

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ششم موتی کا بنا ہی وہانکے
عابد ونکو مینے دیکھا کہ سب قیام مین ہین نہایت عاجزی اور انکساری
کے ساتھہ پھر وہانسے گذر کر ایک دروازہ کا نور کا مینے دیکھا آستانہ اوسکا
سفید درازی مین تحت الثرے سے عرش تک قفل اوسمین ساتون آسمان
وزمین کے برابر لگا ہوا اوس دروازیکے درازی اور قفل کی بڑائی دیکھکر
جھکو تعجب ہوا مینے جبرئیل سے دریافت کیا جبرئیل نے کہا کہ اس دروازیکا
نام باب الامان ہے جب حق تعالی نے دوزخکو پیدا کیا اور عذاب طرح
طرح کا اوسمین رکھا دوزخ نے شرر ریزی اور شعلے افشانی شروع کی ساتون
آسمانکے فرشتون اور ساتون زمین کے آدمیون نے خداوند کریم سے امن
وحفاظت چاہی اللہ تبارک وتعالے نے کمال فضل وکرم سے یہ دروازہ
درمیان دوزخ اور آسمان وزمین کے حائل کردیا تا سب امن وامان مین رہین

آسمان ہفتم

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اور فرشتے
اوس پر بے انتہا ہین اون مین ایک فرشتہ دیکھا مینے کہ اوسکے چار منہہ تھے
اور کرسی پر بیٹھا تھا ایک منہہ آدمیکا اور ایک گائیکا اور ایک سبع کا اور ایک
مرغ کا ہر منہہ مین زبان تھی ہر زبانسے تسبیح کہتا تھا اور اللہ تبارک وتعالی سے

رزق مانگتا تہا اوسکی دعا کی برکت سی دنیا مین ان چار قسم کے مخلوق کو
رزق ملتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ
والتسلیم نے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو وہان دیکہا مینے اور اونہون
نے یہ وصیت کی مجہکو کہ اپنی امت سے کہو کہ زمین بہشت کی پاک قابل
زراعت ہی اوس مین کہیتی کرین اور درخت لگاوین مینے پوچہا کیونکر
اونہون نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سی پڑہا کرین
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بکثرت پڑہا کرین اسکی برکت سی نعماے
بہشت نصیب ہون گی پہر وہانسے مجہکو سدرۃ المنتہے پر لے گئے۔

سدرۃ المنتہیٰ

وہ ایک درخت ہی تنہ اوسکا سونیکا ڈالیان بعض موتی کی بعض زمرد کی بعض
یاقوت کی اور بلندی اوسکی جڑہ سے ڈالیون تک پچاس ہزار برس کی راہ
ہے اور فرشتے اوس پر اسقدر ہین کہ سوائے خداوند تعالی کے اور کوئی نہین
جانتا وہ سب فرشتے میری زیارت کو آئے اور تسلیم بجا لائے اور رحمت رب
العزت کی مجہکو بشارت دی اور تمام عبادت اپنی مجہپر تصدق کی اور ثواب
کل زہد وریاضت اور تسبیح وعبادت قیامت تک کا اپنا میری امت کو بخشا
ایک شاخ اوسکی ایکدانہ زمرد سبز کے بلندی مین ایک لاکہہ برس کی راہ ہر شاخ پر
ایک پتہ کہ وسعت اوسکی برابر ساتہہ آسمانون کے اوس پتے پر ایک فرش نور کا

بچھا ہوا محراب اوسکی یاقوت سرخ کی بلندی اوسکی اٹھارہ ہزار برسکی
راہ کی وہ مقام جبرئیل ہے وہان ایک کرسی میرے نام کی بچھی تھی جبرئیل
نے مجھے اوس کرسی پر بٹھایا اوسکے پاس چودہ ہزار کرسیان یاقوت سرخ
کی بچھی تھین اونپر کلام مجید لکھا تھا گرد ہر کرسیکے چالیس ہزار فرشتے کھڑے
تلاوت مین مصروف تھے جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ
یہان دو رکعت نماز پڑہتے جائیے تا میرے مکان مین برکت ہو مینے دو رکعت
نماز وہان پڑہی سب ملائکہ سدرہ نے میری اقتدا کی پھر ایک نہر دیکھی مینے
کہ یاقوت اور زمرد کے ریزو نپر بہتی تھی اور آبخورے اور گلاس موتی اور
یاقوت اور زبرجد کے اوسکے کنارے پر دہرے تھے جبرئیل نے کہا کہ یہ حوض
کوثر ہے حق تعالی نے آپکو عنایت کیا ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ مینے ایک گلاس
پانی اوسکا پیا شہد سے زیادہ شیرین دودھ سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبودار
برف سے زیادہ سرد پایا پھر ایک فرشتہ دیکھا مینے بہت بڑا اوسکے ستر ہزار سر تھے
ہر سر مین ستر ہزار رو ہر رو مین ستر ہزار دہن اور ہر سر مین ستر ہزار گیسو ہر
گیسو مین ہزار ہزار موتی ہر موتی مین دریاے نورانی بہتے تھے اور اوسمین
مچھلیان تھین ہر مچھلی کے پشت پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہے
جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ اسے سلام کرو مینے سلام کیا اوسنے بازو کھولکر مجھے
بغل مین لیا اور پیشانی مری چوم کر کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو آپکو
اور آپکی امت کو کہ برکت سے رمضان المبارک کے بخشی گئی مین نہایت خوش ہوا
پھر مینے دیکھا کہ دو صندوق مقفل سو ہزار قفل سے نور کے رکھے ہین مینے پوچھا

بحکو حوض ... پینکا پانی
... ۱۲ ...

اسمین کیا ہے اوسنے کہا انہین برات اور سند آزادی آتش دوزخسے روزہ
داران امت جناب ہین یعنے جو لوگ روزہ رکہتے ہین وہ بسبب روزیکے
آتش دوزخسے نجات پاوینگے بعد ازان ایک فرشتہ دیکہا مینے بصورت مرغ
سفید کے زیر عرش عظیم ایک ستون ہے نور کا وہ اوسکا مکان ہے دونوطرف
ساتھہ ساتھہ لاکہہ بازو ہین ہر بازو مین ساتھہ ساتھہ لاکہہ پر ہین مروارید اور یاقوت اور
زرسرخ اور چاندی سفید اور مشک اور عنبر اور کافور اور زعفران کے اور
ہر بازو پر اوسکے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ لکہا ہے پانچون وقت نمازکے
وہ بازو ہلاتا ہے اوس سے آواز پاکیزہ نکلتی ہے اوسکی ہواسے درخت بہشت کے
جنبش کرتے ہین حورین اوسکے پرون کی آواز سنکر لعل و یاقوت کی کنگرونپر
جاکر آپس مین خوشخبری دیتی ہین اور کہتی ہین کہ وقت عبادت اور نماز امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور جب یہ فرشتہ ہلتا ہے تو وہ ستون اور قبہ بہی
حرکت کرتا ہے عرش مجید جنبش مین آتا ہے خطاب حق تبارک اور تعالی کا
ہوتا ہے کہ اے فرشتے کیون ہلتا ہے وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ الٰہی تو علیم
و دانا ہے اسوقت تیرے حبیب کی امت نماز ادا کرنیکے واسطے اوٹھی ہے فرمان
الٰہی ہوتا ہے کہ میرے حبیب کی امت نے میرا حکم قبول کیا اور فرمانکی تعمیل کی
مین راضی ہوا اونسے تو گواہ رہ اے فرشتے اسبا تکا کہ مینے نماز پڑہنے والونکو
منظور کیا بنظر رحمت اور جو کوئی منظور میری رحمت کا ہے وہ دوزخسے آزاد
ہے اور مستحق نعمای بہشت کا ہے

نزول رحمت خالق ہو لاتعد ولاتحصے	بروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے یان ذکر پاک حضرت خیرالانام

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے میرا ہاتہہ پکڑ کر اپنے مقام سے اعلاے سدرہ تک پہونچایا اور رخصت طلب کی مینے کہا اے جبریل مجہے تنہا چہوڑتا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہانسے آگے جاؤنگی مجہے طاقت نہین مینے اوسکا ہاتہہ پکڑکر ایک قدم آگے بڑہایا جبریل ہیبت جلال رب جلیل سے لرزان اور گریان ہوکر منت وزاری کرنے لگا کہ مجہکو میرے مقام پر پہونچا دیجیے ورنہ ہیبت جلال خالق ذوالجلال سے جل جاؤنگا مینے کہا کہ اگر ایک قدم پیچہے ہٹونگا شوق وصال سے سوختہ ہونگا جب مینے دیکہا کہ جبریل دہشت سے گلا جاتا ہے مینے ہاتسے ایک اشارہ کیا پانسو برسکی راہ جبریل پیچہے چلا گیا اور اپنے مقام پر پہونچ گیا فرمان رب العزت مجہکو پوشیدہ ہوا کہ اے حبیب میرے کیا فکر کرتا ہے درازی میدان حشر کی یہان ایک اشارہ سے تمہاری ہاتہہ کے پانسو برسکی راہ جبریل کو کہ تو ایک قدم مین لایا تہا پہونچا دیا فرداے قیامت کو تمہارے لب شفاعت ہلانیمین امت اگر پچاس ہزار سالہ راہ قیامت آن واحد مین قطع کرے تو کیا بعید ہے پہر مین وہانسے تنہا چلا بہت حجاب ظلمات وانوار کے طے کیے جب ستر حجابونسے گذر گیا مین تو براق رہ گیا پہر رفرف سواری کے واسطے حاضر ہوا مین اوس پر سوار ہوکر پایہ عرش تک پہونچا یہانتک کہ درمیان میرے اور عرش کے ایک پردہ رہگیا تب رفرف غائب ہوگیا پہر ایک صورت گہوڑے کی مروارید آبدار سے بنا ہوا تسبیح کہتا ہوا منہ سے نور جہڑتا ہوا میری

پاس آکر مجہے خود پر سوار کرا کرا وس پردیسی گذار کر ساق عرش پر پہونچا دیا جب
مین حجاب کبریا کو پہونچا وہ بھی غایب ہو گیا مین بے سواری رہگیا اور
بسبب تنہائیکے خوف غالب ہوا ناگاہ ابو بکر صدیق کی آواز کان مین آئی
کہ کہتا ہے قِف یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی یعنے ٹہر یا محمد کہ رب تیرا نماز پڑہتا ہی
حیران تہا کہ ابو بکر یہان کیونکر آیا ناگاہ حضرت رب العزت سے خطاب ہوا اُدْنُ یَا
خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ اُدْنُ یَا اَحْمَدُ اُدْنُ یَا مُحَمَّدُ نزدیک ہو اے بہتر خلق کی نزدیک
ہو اے احمد نزدیک ہو اے محمد ہر بار اس خطاب سے مشرف ہوتا تہا اور قدم
آگے بڑہاتا تہا ہر قدم مین اسقدر مسافت طی کرتا تہا جسقدر زمین سے دنیا تک
غرض ہزار بار خطاب اُدْنُ مِنِّیْ کا سنا پہر مرتبہ دَنیٰ کو پہونچکر درجہ فَتَدَلّٰی پا کر
خلوتخانہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ سے فایز ہو کر مورد اختصاص فَاَوْحیٰ
اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ کا ہوا مسدس

اک آنمین پہونچے وہ مقامات کو سرور کہتے نبی آپ کی عظمت پہ نظر کر		جبرئیل کے جلتے تھے جلالت سی جہان پر اس شانکا دیکہا نہ سنا ہمنے پیمبر
	سردار کیا حق نے اونہین فضل و کرم سی ممتاز کیا اونکو سبہی باتو نمین ہمسے	
کیا ہمت عالی ہے شہ ہر دو سرا کی ہر چیز پہ مختار ہوئے ارض و سما کی		آنکہونسے وہان دیکہا سنین باتین خدا کی منظور ہوئے آپکے ہر بات رضا کی
	بے پردہ وہان کرتے رہی عرض ادب سے خالق نے کہا آپسے اور آپ نے رب سے	

کیا عزت و توقیر ملی آپ کو اوسجا — جن باتونکا ارمان تہا وہ آپ کا نکلا
مالک نے کہا بخشا تجھے ہمنے سبھی جا — اور مانگ لے جو مانگنا ہے تجھکو تمنا

محبوب میرے دل مین نرکھہ اپنی تو وسواس
بیخوف و خطر کہلے جو ہو جیمین تیری آس

کی عرض یہ حضرت نے کہ اے میرے خداوند — عصیان کے لگی جائیہ امت مین ہین پیوند
رہتا ہون اسیواسطے ہردم مین خطرمند — کردے تو اگر عفو تو ہوجاؤن مین خورسند

دربار مین مالک کی یہی عرض ہے میری
فرمایا کہ بخشا جو خوشی اسمین ہی تیری

اے امتیان احمد و اے خادمان درگاہ محمد نثار ہو جانیکا مقام ہی کہ اللہ تبارک و تعالی فریفتہ و رضا جوی اپنے محبوب و مرغوب کا ہر وقت و ہر آن ہی اور محبوب کبریا و معشوق حق جل و علی شیدا و مفتون ہر لحظہ و ہر لمحہ امت اپنی کا ہی ہمین شکر اس احسان کا ہر وقت کرنا چاہیئے

اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین — ای مہبط روح الامین ای تاج فرق مرسلین
پاتے نہ ہم راہ ہدے ہوتے نہ تم گر پیشوا — کیسا کرم ہمپر کیا تمنے کریم الاکرمین
عصیان ہمارے پیش رب بخشای تمنے سب کے سب — ہو شکر اسکا ہمسے کب اے رحمۃ اللعالمین
محبوب ذات کبریا جو حق سے مانگا وہ ملا — بخشائی امت کی خطا برہمت صد آفرین
احسان کیا ہمپر کیا راہ ضلالت سے بچا — رستہ دیا سیدہا بتا اے رہنمای مومنین
منظور حق فورا ہوا جب ہاتہ اوٹہا مانگی دعا — حق مین کیا سبکے بہلا تمنے ولے المسلمین
معراج کو اک آنمین اونکی کہون کیا شان مین — دیکہو لکہا قرآنمین پہونچے سر عرش برین

دیدار حق آنکھونسے جا دیکھا سنا سب ماجرا
عاشق تمہارا ہی خدا ای صاحب عین الیقین

حق نے وہ رتبہ دیا سب خلق سی تمکو سوا
ای مرحبا صل علی تمسا سنا ہمنے نہین

جائین کدہر ہم چہوڑ کر ڈہونڈین ملی کب السیاد
ای سید والا گہر ہمکو سوا تیرے کہین

چارون طرفسے یہ گدا ہی فوج مین غم کے گھرا
اب بھیجئے اسکو بچا ہی درد سے اندوہگین

اس نفس نے رسوا کیا در در پہرا کر بیحیا
اب در پہ لوا اپنے بلا محبوب رب العالمین

مقبول ہو یہ التجا حافظ جو کرتا ہی دعا
آمین کہو کر کے بکا تم بھی گروہ مسلمین

نزول رحمت خالق ہو لا تعد و لا تحصٰے
بروح سید کونین و سرور دوسرا

مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام
کیونکہ ہی یان ذکر پاک حضرت خیر الانام

داستان صفت شان تشہد یعنی التحیات

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مین پردے طے کر کے سوائے ایک پردے کے کہ نور کا تہا عرش پر پہونچا وہان ایک کرسی موتی روشن اور یاقوت سرخ کی تھی اوسپر بیٹھا مین پس پردے سے آواز آئی کہ یا محمدؐ اس آواز سے ایسی دہشت مجھپر غالب ہوئی کہ قریب تہا کہ مین گر پڑون ناگاہ ایک قطرہ منہہ مین میری عرش سے یا پردہ رحمت سی گرا مین اوسکو پی گیا بخدا اسقدر شیرین تہا کہ اوس سے زیادہ شیرین مینے تمام عمر نہین چکھا اوس قطرہ سے تمام علم اولین و آخرین مجھپر کھل گیا اور وہ وحشت و دہشت سب دفع ہوئی پہر مین کلام کیا گیا سات حمد و ثنا کے پس بالہام ربانی کہا مینے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ حق تبارک و

تعالی نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر مینے
کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ جب ملائکہ ملکوت نے یہ مرتبہ
میرا دیکھا تو یکبارگی سبنے باواز بلند یہ کہا اور اس آوازکا تمام ملکوت اور جبروت مین
شور و غلغلہ پڑگیا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ منقول ہے کہ حقتعالی نے فرمایا کہ جب کوئی سفرسے مراجعت کرتا ہے
تو دوستونکے واسطے کچھ تحفہ لیجاتا ہے تم کیا لیجاوگے آپنے عرض کیا جو عنایت
ہو فرمایا جو مینے کہا اور تمنے اور ملائکہ نے کہا یہ سب تحفہ امت کیواسطے یعنے
التحیات لیجاؤ تا ہر نماز مین پڑہین اور سعادت ابدی حاصل کرین

روایت انفصال بحث ملائکہ مقرب کے جالا کہہ برین سی کہتے تھے

اور حدیث معتبر مین ہے لکھا مینے دیکھی خاص ذات کبریا	اسطرح فرماتے ہین خیرالوری شکر کا سجدہ ادا او سدم کیا

مجھسے پوچھا میرے خالق نے یہ حال
ہین فرشتے کس مین کرتے قیل و قال

عرض کی مینے کہ تو ہے اے کریم تجھپہ ظاہر ہے یہ سب میرے رحیم	رازسے مخفی و جلی سبکا علیم ذاتِ عالی ہے تیری ازبس عظیم

سینہ پے یہ رکھی ھتیلی درمیان
دونون شانونکے میرے ہو مہربان

پایا اوس سے مینے رحمت کا نشان	اور راحت پہونچی دل کے درمیان

تہا جو حال غیب اور رازِ نہان		ایکدم مین ہوگیا مجھپر عیان

پھر کیا مجھسے یہی اُسدم سوال
اب فرشتون کا بیان کر سارا حال

حق تبارک و تعالے نے پھر مجھسے دریافت کیا کہ اے محمدؐ کچھہ خبر ہے تجھکو کہ فرشتے کیا کہتے ہین اور کس بات مین جھگڑا کرتے ہین مینے عرض کیا کہ ہان جانتا ہون وہ کفّارات مین بحث کرتے ہین یعنے عبادات مین کہ موجب کفّارات گناہ ہین ارشاد ہوا کہ کیا ہین کفارات مینے عرض کیا اَلْکَفَّارَاتُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَتِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ یعنے چھپانیوالی گناہون کی تین چیزین ہین پہونچانا پانیکا وضو مین اوسکے مقامون پر وقت سردی اور سرکشی نفس کے اور جانا پیادہ پا واسطے اداے نماز جماعت کے اور انتظار نماز آئندہ کا کرنا بعد نماز کے جو کوئی ان تین چیزون پر قیام کرے زندگی اچھی طرح گذارے اور دنیا سے باایمان جاوے اور گناہون سے پاک ہووے جیسے ماکے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالے نے فرمایا فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی کس چیز مین جھگڑا کرتے ہین فرشتے مقرب حضرت نے کہا فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْمُنْجِیَاتِ وَالدَّرَجَاتِ وَالْمُھْلِکَاتِ یعنے بیچ چیزین کفارات اور نجات دینے والین اور درجہ بلند کرنے والین اور ہلاک کرنیوالے کی گفتگو کرتے ہین حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ سچ کہا تو نے اے محمد پھر خطاب ملائکہ کو فرمایا کہ ای ملائکہ بابا تمنے اپنے مشکل حل کرنے والے کو دریافت کر وانسے جو مشکل دپیش

ہے تمکو مسدس

آگے اسرافیل نے یہ عرض کی | | کیا ہین کفارات ای برحق نبی
بحث اس مین ہے ہماری ہورہی | | آپ کردین فیصلہ اب واجبی

تا قضیہ ختم ہو سب مان لین
آپ جو فرماوین اوس پر بس چلین

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ وَالْمَشْیُ بِالْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَتِ وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ حق تبارک و تعالی نے فرمایا سچ کہا تونے اے محمد مسدس

آگے میکائیل نے پہر یہ کہا | | جس سے ہو درجہ بلند اے پیشوا
وہ عمل دیجے ستہا ہمکو بتا | | تا کرین کوشش کہ درجہ ہو بڑا

ہو مخاطب اوس طرف بولی خطاب
پہر کیا ارشاد اوسکا یہ جواب

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ یعنے کہانا دینا مساکین کو اور سلام کرنا اور نماز رات مین پڑہنا کہ لوگ سوتے ہون حقتعالے نے فرمایا صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ مسدس

پہر کہا جبریل نے ای نیک ذات | | یہ بتا دیجے کہ کیا ہین منجیات
کیا عمل ہے جس سی ہوتی ہی نجات | | بس خبر دیجے ہمین والا صفات

یہ کیا ارشاد اوسدم ای امین
مین بتادون تجھکو کار بہترین

خَشْيَةُ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَصْدُ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَالْعَدْلُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ یعنے ڈرنا اللہ تبارک وتعالی سے پوشیدہ اور ظاہر اور حالت محتاجی اور تونگری مین میانہ روے اور حالت غضب اور خوشیمین راستی اور درستی پر رہنا اللہ جل جلالہ نے فرمایا سچ کہا تونے اے محمد

مسدس

آئے عزرائیل اور پوچھی یہ بات	مین نہین واقف کہ کیا ہین مہلکات
یاحبیب اللہ بتا دیجے یہ بات	تا ہلاکت سے بچین اے نیکذات

سنکے فرمایا ہلاکت کا سبب
چند باتین ہین بچاوے اونسے رب

شُحٌّ یُطَاعُ وَهَوًی مُتَّبَعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ یعنے بخیلی اطاعت کیگئی جو کہے اوس پر عمل کرے اور پیروی کرنا خواہش نفس کی یعنے دل کی ایسی باتون مین فرمان برداری کرنا کہ جن باتون کو اللہ تعالے نے منع فرمایا ہی اور اپنے آپ کو اور ونسے اچھا سمجھنا یہ باتین ہلاک کرتی ہین آدمی کو حق تعالے نے فرمایا سچ کہا یا محمد منقول ہے کہ ان چار مسئلہ مین چار لاکھ برس سے یہ فرشتے مقرب بحث کرتے تھے اور جواب نہین جانتے تھے شب معراج مین جواب شافی اور کافی اونکو حاصل ہوا اور بحث ختم ہوئی بعض نے لکھا ہے کہ سبب معراج یہی ہے چنانچہ پہلے مذکور ہو چکا ہے منقول ہے کہ جناب سیدہ معصومہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہانے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے شب معراج مین کیا فرمایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے گناہون پر جو نظر کی مینے تو بپاس خاطر

تیرے سواے بخشنے اور معاف کرنیکے اور کچھ چارہ ندیکھا ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا خداوندکریم نے کہ اے محمد کیا تحفہ لایا میرے واسطے حضرت نے عرض کی کہ دو قبضے ایک مین قصور بندگی امت اور دوسرے مین جفا و معصیت امت فرمایا حق جل و علا نے کہ تقصیرات طاعات امت بخشی مینے اپنی رحمت سے اور جفاو معصیت امت معاف کی تیری شفاعت سے

روایت از ابن عباس در نظم

روایت کرتے ہین یہ ابن عباس
کہ بیٹھا تھا شہ اقدس کے مین پاس
بیان کر حمد حق بیرون ز مقیاس
کہا یہ آپنے یا ایھا الناس

نہین انعام منعم کی نہایت
اداے شکر سے قاصر ہے ہمت

یہ فرمایا مجھے خالق نے اوسدم
کہ جو مانگے محمد تجھکو دین ہم
کہا مینے الٰھی بخشش اور کرم
بخوبی تجھپہ ظاہر ہے میرا غم

کہا خالق نے تقصیرات امت
رولاتی ہے تجھے ہر دم نہایت

کہا مالک یہ ایسا رنج و غم ہے
نہین ہوتا کسیدم دل سے کم ہے
مجھے ہر دم یہی مالک الم ہے
الٰھی بخشئے گر تیرا کرم ہے

ہوا ارشاد مجھکو اے محمدؐ
نکر دلمین تو اسکا رنج بیحد

شفاعت اونکی تو مجھسے طلب کر — قصور انسے فرایض مین ہوا گر
شفاعت تیری اے ساقی کوثر — مجھے منظور ہے ہر دم سراسر

خطائین کین فرایض مین جو میری
شفاعت سے مین بخشون انکی تیری

قصور انسے جو سنت مین ہوا ہے — سراسر جرم یہ تیرا کیا ہے
تو کردے عفو انکی جو خطا ہے — محمدؐ عفو کا رتبہ بڑا ہے

سفارش سے ہماری انکے عصیان
تو کردے عفو اے محبوب ذیشان

جو نافرمانی ہمنے رب کی کی تھی — شفاعت سے وہ رب نے سبکی بخشی
خطائین ترک سنت کی ہماری — سفارش سے نبی کے عفو کر دی

عجب قسمت کہ حضرت داور
کرین کیسا کرم اللہ اکبر

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ شب معراج مین حق جل وعلا نے ارشاد کیا کہ اے محمد تیری امت کی آج تجھسے شکایت کرتا ہون کہ مخلوق سے چھپکر گناہ کرتے ہین اور مجھسے نہین شرماتے ظاہر مین دکھانیکو عبادت کرتے ہین جسمین ہمکو کوئی برا کہی میرا خیال بالکل نہین کرتے لیکن مین اونکا خیال کرتا ہون کہ معاف کرتا ہون اور عیب انکا چھپاتا ہون روایت ہے جناب سیدہ معصومہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ خداوند کریم نے میری

امت کی مجھسے چند شکایتین کین شکایت اول مین ضامن رزق کا ہون اور امت تیری ضمانت پر اعتماد نکر کے طلب رزق مین پریشان ہوتے ہین شکایت دوم بہشت تمہاری اور تمہاری امت کے واسطے بنائی ہے لیکن امت تمہاری بہشت کی خواہش ورغبت نہین کرتی یعنے ایسے عمل بد اور نا فرمانی کرتی ہی کہ بہشت اونکو نصیب نہو تیسری شکایت دوزخ تمہارے دشمنون کے واسطے بنائی ہے امت تیری دوزخ مین جانیکی کوشش کرتی ہے یعنے ایسے فعل بد اور سرکشی ہمارے حکم سے کرتی ہے کہ اون کو دوزخ مین لیجاوے چوتھی شکایت امت تیری جبکہ گناہ کرتی ہے اور مجھسے شرم نہین کرتی اور مخلوق سی شرماتی ہے کہ ہمکو برا نہ کہے اور میرے عتاب سے نہین ڈرتی شکایت پنجم حق تبارک نے فرمایا مین تیری امت سے کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہ بیکل ہوکر کل بلکہ ہفتہ بلکہ برسونکا باوجودیکہ مین اونسے پہلے رزق اونکا پیدا کرچکا ہون کچھہ اعتماد نکر کے طلب کرتے ہین اسی سبب سی برکت اونکے رزق سی اوٹھ جاتی ہے شکایت ششم مین روزی انکی سوائے انکے دوسرونکو نہین دیتا یہ عبادت وطاعت میری غیرون کو دیتے ہین یعنے ریا کی عبادت کرتے ہین اور میری عبادت مین غیرون کو شریک کرتے ہین ساتوین شکایت عزت دینے والا مین ہون اور یہ اورونسے عزت مانگتے ہین آٹھوین شکایت نعمت انکو مینے دی ہی اور دیتا ہون یہ شکر اورونکا کرتے ہین اور مجھکو بھول جاتے ہین نوین شکایت یہ نا فرمانی میری کرتے ہین اور جو بیماری یا دکھہ انکو مین دیتا ہون اوسکی شکایت اور گلہہ مخلوق سے کرتے ہین اور مین انکی نا فرمانیکی شکایت

فرشتون سی نہین کرتا - اور ہماری یاد کہہ انکو یہین اسواسطے دیتا ہون کہ جو گناہ
انہون نے کئے ہین اون سب سے یہ پاک ہوجاوین یہ شکایت کرکے اور دوجہیہ
بوجھہ گناہونکا سر پر رکھہ لیتے ہین - فرمایا اللہ تبارک و تعالے نے اے محمد
اپنی امت کو میری طرفسے یہ پانچ پیغام لیجا - پیغام اول اگر تم کسیکو بسبب احسانکی
دوست رکھو تو میرے برابر تمپر کسینے احسان نہین کیا مناسب ہیکہ مجھی دوست
رکھو کہ تمہارے حق مین بھلا ہے پیغام دوم اگر بسبب غضب کے کسی سے ڈر
رکھو تو بہتر یہ ہے کہ مجھسے ڈرو کہ مین حاکم اور مالک سب حاکمونکا ہون اگر میری
حکم کی تابعداری کروگے تو مین تمکو دنیا کی حاکم کے غضب سے بچا سکتا ہون
کہ سب میرے محکوم ہین اور حاکم دنیا تمکو میرے غضب سے نہین بچا سکتا
تیسرا پیغام اگر مراد برانیکی امید کسی سے رکھو کہ یہ مراد ہماری پوری کریگا تو
لائق یہ ہے کہ میری درگاہ عالی مین امیدوار حصول مراد کے رہو کہ برآرندۂ
حاجات مین ہون اور سب میرے محتاج ہین پیغام چوتہا یہ ہے کہ ظلم اور زیادتی
کسی پر نکرو اور مجھسے ڈرو اور ونکے ڈرسے ظلم کرکے شرم نکرو کیونکہ تمسے جفا
کاری آئی ہے اور مجھسے وفاداری پیغام پانچوان یہ ہے کہ اگر مال و جانسے
کسیکی خدمت کرو تو بہتر و مناسب یہ ہیکہ مال میری راہ مین صرف کرو اور جان
میری بارگاہ مین نثار کرو کیونکہ میرا وعدہ خلاف نہین اور طمع اور غرض
سے میری ذات پاک ہے +

نزول رحمت خالق ہو لاتعد لاتحصے	ہمروح سید کونین سرور دوسرا
مومنون باہم پڑہو تم الصلوٰۃ والسلام	کیونکہ ہے بیان ذکر پاک حضرت خیرالانام

جب اسرار فاوحی الی عبدہٖ ما اوحی تمام ہو چکے تو اب یہ سنا چاہیے فرمایا رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کہ رات و دن میں پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی اور چھ مہینہ کے روزے رکھنے کا حکم ہوا آپنے بموجب فرمانے موسیٰ علیہ السلام کی امت کیواسطے تخفیف کا سوال کیا حق تبارک و تعالےٰ نے منظور فرما کر رات دن مین پانچ وقت نماز اور ایک مہینے روزے رمضان کا حکم دیا اور فرمایا جو پانچ وقت نماز باوقات مقررہ ادا کرے گا پچاس نماز کا ثواب پاویگا اور ایک مہینے رمضان مین روزے رکھے گا چھ مہینے کے روزونکا اجر عطا کیا جاویگا پھر حق جل و علی نے ارشاد کیا کہ اے محمدؐ سبقت لیگئی میری رحمت غضب پر تیری امت کے حقمین جو فرمان بردار اور مطیع حکم ہین اونکے واسطے جنت بنائی ہے تو اوسکی سیر کر اور اپنی امت کو اوسکی لطافت و تازگی اور نزہت و آراستگی سے خبر دے آپ بموجب حکم احکم الحاکمین و خالق آسمان و زمین سیر بہشت عنبر سرشت کو تشریف لے گئے آپ اوسکی تازگی و فضا اور تیاری خوش وضع اور عمارات عالیشان و نعماے بے پایان ملاحظہ فرما کر شکر منعم حقیقی بارگاہ عالی مین حاضر ہو کر بجالائے اور سجدہ شکر ادا کیا پھر ارشاد ہوا کہ جو مقام تیرے دشمنونکے واسطے بنایا ہے اوسکی بھی سیر کرو پھر آپ ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سیر دوزخکے واسطے تشریف لے گئے حضرت جبرئیل مالک کے پاس جو دارو غہ دوزخ کا ہے لیگئے مالک نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے قدم مبارک کے نیچے دیکھئے آپ فرماتے ہین کہ مینے زیر قدم نگاہ کی ساتون آسمان شق ہوئے زمین نظر آئی بیت المقدس معلوم ہوا پھر ایک فرشتہ دیکھا بیٹھے درمیان آسمان

وزمین کے شعلۂ آتشین اوسکی ناک سے نکلتے تھے انگارے آگ کے ہاتھون مین
اوچھالتا تھا مالک نے کہا اے جوجابئیل جو تیرے ہاتھ مین ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو دکھا حضرت جبرئیل نے کہا اے مالک اسکو حکم دے کہ دروازہ دوزخ کا
کھولدے مالک نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نظر کیجئے مینے دیکھا کہ زمین
اول شگافتہ ہوئی اور بہت خلقت ہر جنس کی جو اوس طبقے مین تھی نظر آئی
پھر دوسری زمین پھٹی پھر تیسری زمین اوسمین سلاسل اور اغلال اہل
جہنم کے نظر آئے پھر چوتھی زمین شق ہوئی اوسمین اون پتھرونکے بہاڑ
دیکھے جنکو مشرک لوگ پوجتے ہین اور وہ بمصداق وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ
کے سب دوزخ مین ڈالے جاوینگے معہ پوجنے والون کے پھر پانچوین زمین
شگافتہ ہوئی اوسمین سانپ اور بچھو جہنم کے تھے پھر چھٹی زمین شق ہوئی نام
اوسکا سجّین ہے اوسمین دفتر اور نامۂ اعمال اہل دوزخ کے دیکھے جو بروز
قیامت اون کو دکھائے جاوین گے پھر ساتوین زمین پھٹی نام اوسکا عجاب ہے
اوس مین دریائے آتشین دیکھی پھر مالک نے کہا آپکو دوزخ دیکھنے کی تاب
نہوگی آپنے فرمایا جسقدر دیکھہ سکون اوسقدر کھول مالک نے سوئی کے ناکہ
کے برابر درِ دوزخ کھولا آگ دوزخ کی ظاہر ہوئی نہایت سیاہ سات دروازے
دوزخ کے نظر آئے بعض بلند بعض پست ایک دروازے سے دوسری دروازہ
تک پانسو برس کی راہ پہلے دروازے پر لکھا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ
عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ دوسرے پر وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ تیسرے پر وَیْلٌ
لِّلْمُکَذِّبِیْنَ چوتھے پر وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ پانچوین پر وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ چھٹے پر

پر فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ساتوں پر فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ
الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ اور دوزخ کے ساتھ طبقے ہیں بہ نسبت پہلے طبقے کے اور طبقات
میں عذاب سخت اور شدید ہے طبقہ اول میں کہ نسبت دوسرے طبقات کی
عذاب کم ہے ستر ہزار پہاڑ آگ کے ہر پہاڑ میں ستر ہزار جنگل نار کے ہر جنگل میں ستر
ہزار غار آتشین ہر غار میں ستر ہزار مکان شعلہ ناک ہر مکان میں ستر ہزار سرائے
شرر انگیز ہر سرا میں ستر ہزار خانۂ اخگر بیز ہر خانہ میں ستر ہزار صندوق آتشین ہر
صندوق میں ستر ستر ہزار طرح کا عذاب تھا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک سے دریافت
کیا کہ یہ طبقہ نار کس کیواسطے ہے مالک نے شرم سے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا
میں نے پھر پوچھا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مالک اسکے اظہار میں حضور سے شرم کرتا ہے
آپ نے مالک سے فرمایا کہ بیان کر شاید اسکا آج کچھ تدارک ممکن ہو مالک نے کہا یا رسول
اللہ یہ طبقہ نار یہ حضور کی امت گنہگار کیواسطے ہے حضور اپنی امت کو کثرت
گناہ سے منع فرما دیں ورنہ مجھکو طاقت تخفیف عذاب نہوگی اور حضور سے شرمندہ
ہونگا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سر مقدس سے عمامہ مبارک
جدا کر کے دست دعا بدرگاہ حق جل وعلا دراز کر کے نجات امت گنہگار و مغفرت
غلامان خطاکار کے بہزار منت وزاری وگریہ واشکباری طلبگار ہوئی اور
جبرئیل امین و ملائکہ مقربین آپکے ساتھ دعا میں شریک ہوئے خطاب مرحمت
مآب جناب واہب العطیات سے صادر ہوا کہ حبیب میرے عزت وحرمت تیری
میرے نزدیک بہت ہی اور درخواست تیری منظور خوش دل رہو کہ میں
تجھکو راضی کرونگا اور مراد تیری برلاونگا تو نے آج میری خدمت میں اسقدر

کوشش و مجاہدہ کیا کہ جو حق اوسکا تہا اور یہ فرمایا طٰہٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ
القُرآنَ لِتَشقٰی ترجمہ نہین اوتارا ہمنے اوپر تیرے قرآن اسلیئے کہ تو رنج
کہیچے اور بروز قیامت تیری شفاعت سے اسقدر گنہگار و خطاکار بخشون گا
کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی اور البتہ دیگا تجہکو
پروردگار تیرا ایس تو راضی ہوگا جب آپکی دعا نے درجہ قبولیت اور درخواست
نے مرتبۂ اجابت پایا اور ہر صورت سے اطمینان حاصل ہوا تب خلعت خصوصیت
عنایت ہوا آپ خزائن برکات اور مراحم تحیات سے مالا مال اور دولت
بے زوالِ فضل ذوالجلال سے خورم و خوشحال ہوکر دولت سرای اقبال
مین تشریف لائے زنجیر حجرہ ہلتی تہی بستر استراحت گرم تہا صبح کو آپنے حال
معراج بیان فرمایا جناب صدیق اکبر عاشق محبوب خدا اور کے سنتے ہی فوراً کلمہ
صدقت یارسول اللہ زبان پر آیا اس صلہ مین خطاب صدیق اکبر کا پایا
عتبہ نے کذبت کہا وہ زندیق مشہور ہوا الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ متبرکہ مولود سعادت
آمود الموسوم **بسفینۃ الحسنات در ذکر سرور کائنات** بتاریخ دوم
رجب المرجب ۱۳۰۵ھ ہجری بروز دوشنبہ اختتام کو پہونچا التماس بخدمت
بابرکت ناظرین با انصاف و شایقین بے اعتساف کے مؤلف حقیر سراپا تقصیر
محتاج بارگاہ الہٰ فقیر عبد اللہ مفوض الخدمت قضا ر زیدی نسبی اندوری کیجانب
سے یہ ہیکہ فقیر محض ناقابل و بے استعداد ہی اگر کسی جا خطا یا نقص ملاحظہ فرماوین
بنظر کرم اخلاق و عنایت و اشفاق نشانہ تیر ملامت نفرما کر بزیور اصلاح مزین
و مزین کرکے داخل حسنات ہووین کیونکہ انسان ضعیف البنیان بمقتضائے

اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ کے خطا و سہو سے خالی نہین

مسٹر فتا منیا جا یدرگا واہب العطیا و قصایبخش و رسم کاشنا

مناجات

مدینہ منور کو لیچل خدا
کہ مدت سے مشتاق ہی دل مرا

ہے مدت سے دل مین یہی آرزو
کہ دیکھون وہ روضے کی جاکر فضا

الٰہی عطا کر وہ انکھون کو نور
کہ دیکھون مین دیدار خیر الوری

کثافت سی دل کو میرے پاک کر
کدورت سے سینہ ہو بالکل صفا

الٰہی زمین دل کی عرفان سے ہو
مجلی چو آئینہ حق نما

محبت کا تخم اوسمین دی پہر توڈال
اور اسکو سدا آب رحمت پلا

تیری فیض بارگی سے یارب وہ تخم
کرے اوس زمین سے وہ نشو ونما

ہوائے حقیقت سے بالیدگی
ہو اوسکو زراہ عنایت عطا

لگین شاخ و برگ اوسمین پہر حلم کے
شگفتہ ہون گلہائے صبر و رضا

سموم ذمایم سے پہر نفس کے
وہ محفوظ ہر دم رہے کبریا

رہے صرصر خود پسندی سے دور
نہ نخوت کا پہو نچاوے صدمہ ہوا

گرے اوسپہ ہرگز نہ برق عدول
نہ رعد ریا اوسکو دیوے جلا

رہے برف غیظ و غضب سی بھی دور
نہ پالا کرے معصیت کا فنا

بچا دست تلبیس ابلیس سے
حفاظت مین تیرے رہے وہ سدا

لگے ضلالت سے بھی وہ بری
رہے راستے مین چو راہ ہدے

جب اس فیض و رحمت سے ہو پرورش | لگے پھر ثمر اوس مین دیدار کا
الٰہی طفیل اپنے محبوب کے | مجھے دست قدرت سے وہ پھل کھلا
مزہ اوسکا لیتا رہون دمبدم | کبھی رنگ و بو پہ ہون اوسکی فدا
کبھی دیکھ اوسکو مین ہو جاون مست | پھرون مثل دیوانون کے جا بجا
کبھی سونگنے سے ہون شوریدہ حال | رہے جسم و جان کے نہ پروا ذرا
یہ مشرق یہ مغرب جنوب و شمال | یہ ارض و قمر نجم و مہر و سما
یہ جنت یہ دوزخ ثواب و عذاب | یہ بعثت یہ محشر یہ روز جزا
غرض میرے دل سے یہ سارے مقام | الٰہی بجز اپنے دے سب بھلا
جدہر دیکھون آئے توہی بس نظر | جدہر جاون ہو توہی قبلہ نما
مقامات جبروت و لاہوت سے | گذر کر ہون ملحق بوحدت سرا
تصدق سے اوس شاہ لولاک کے | ہو مقبول حافظ کی یارب دعا
یہ سنکر کے آمین کہو مومنون | خدا تمکو نیکی کی دیوے جزا

مناجات

الٰہی کاسہ امید بھر دے | دوئی کے قید سے آزاد کر دے
نہال آرزو کو بارور کر دے | دعا کو میری اے خالق اثر دے

محبت ماسوا کی میرے دل سے
بھلا کر تو محبت اپنی دیدے

یہی ہے آرزو مولے میری اب | کہ جاؤن بھول جز تیرے مین اور سب

رہوں کرتا میں ہر دم ورد یا رب　　تیرے ہی نام پہ کہو لوں سدا لب

میں اوٹھتے بیٹھتے تیرا ہی لوں نام
ہو سوتے جاگتے تجھسے ہی بس کام

تو اپنے فضل سے رہ پر لگا دے　　جو راہ نیک ہے وہ ہی دکھا دے
مزہ الفت کا اپنے کچھ چکھا دے　　طریق معرفت مجھکو سکھا دے

الٰہی بحر عرفاں کا شناور
بفضل خویش کر دے مجھکو داور

رہے ہر دم مجھے حاصل حضوری　　نہ آوے جز تیرے مجھکو صبوری
الٰہی آرزو کر دے یہ پوری　　نہ ہو یک لحظہ مجھکو تجھسے دوری

رہوں دن رات تیرا دم میں بھرتا
پھروں ہر دم میں اللہ اللہ کرتا

شراب عشق سے مستانہ کر دے　　خُم دل کو مئے عرفان سے بھر دے
مجھے اسرار مخفی کی خبر دے　　میں دیکھوں جس سے تجھکو وہ نظر دے

حجاب دوری و کثرت اوٹھا دے
الٰہی پردۂ وحدت دکھا دے

یہ نقش حب دنیا اور اموال　　الٰہی دل سے میرے سب مٹا ڈال
یہ اوصاف ذمیمہ اور ارزال　　چھوڑا کر مجھسے کر دے نیک افعال

رہوں راضی سدا تیری رضا پر
رہِ تسلیم اے مالک عطا کر

میں ایسی زندگی سے تنگ آ کر
دعا کرتا ہوں یہ مالک کے در پر
حیات جاوداں مجھکو عطا کر
الٰہی سب میری مشکل کو حل کر

رگ و پے میں میری ہو تو ہی ساری
رہے ہر دم زباں پر ذکر جاری

بھلا دے دل سے میرے ماسوا کو
بجھا دے آتش حرص و ہوا کو
مٹا دے لوح سے حرف خطا کو
الٰہی سن لے حافظ کی دعا کو

مجھے دنیا سے با ایمان اٹھا لے
محبو کمیں مجھے اپنے ملا لے

مناجات

الٰہی جو مخلوق پیدا ہوئے
تیرے حکم سے سب ہویدا ہوئے
وحوش و طیور و چرند و پرند
بہائم دواب و گزند و درند
زمین و جبال و بحور و شجر
سما و شمس و نجوم و قمر
غرض دونوں عالم میں جو کچھ ہوا
اوسی تونے قدرت سے پیدا کیا
ولیکن خلافت کا خلعت عطا
کیا تونے انسان ہی کو کبریا
الٰہی بڑا ہم پہ احسان ہے
کہ پیدا کیا ہمکو انسان ہے
نہوتا اگر فضل تیرا کریم
توکب پاتے عزت یہ ہم اے رحیم
شرف ہمکو بخشا پھر ایسا نمین
پھسایا نہیں کفر و طغیا نمین
گروہ مخالف سے ہمکو بچا
رہ راست پر تونے ہمکو رکھا

کرین شکر کیونکر ادا اسکا ہم
کرم پہ کرم اور شرف یہ دیا
امم مین ہمی ہین بہتر فریق
رہِ راست صدق و صفا و سنن
ہمین تونے بخشی وہ راہ لطیف
تیرا شکر کیونکر ہو خالق بیان
الٰہی جو عزت ہمین تونے دی
اگر تو نہ دیتا شرافت ہمین
ولے جو دیا تونے خود ہی دیا
نہو ہمسے یارب کبھی یہ جدا
ترقی اسے دی بحد کمال
ہے جو آد و اہل کرم کا شعار
حیات و ممات و قبور و قیام

کیا تونے جو کچھ کہ ہمپر کرم
کہ امت مین خیر الوری کے کیا
ہوی بحر طغیان مین وہ سب غریق
رہِ فضل و اکرام سے ذو المنن
کیا سب شریفون کا ہمکو شریف
مین لاؤن کہانسے زبان و دہان
سراسر نظر لطف کی ہمپہ کی
تو کیا زور تجہپہ تہا ثابت ہمین
زراہ عنایت ہمیں دی کبریا
یہ نعمت جو کی تونے ہمکو عطا
نہ آوے کبھی اسمین مالک زوال
تلین چیز بخشیدہ وہ زینہار
ہون آسان ہمپر یہ مشکل مقام

طفیلِ حضورِ شہِ دوسرا
ہو مقبول حافظ کی یارب دعا

اشعارِ نعتیہ کہ بوقت قیام میخوانند

تولد ہوئے آج بر حق نبی
ہوئے آج پیدا وہ شاہ زمن

صفت جنکی توریت مین حق نے کی
سنا تہا کسینے نہ دیکھا کبھی

خدانے کیا جا بجا اونکا ذکر ثنا گو ہیمبر رہے ہین سبھی
کرین گو ہزارون طرحسے رقم صفت اونکی جائے نہ ہرگز لکھی
سجائین فرشتون نے بھی نوبتین نہ صرف اہل دنیانے کی یہ خوشی
ہوا کعبہ مین آپ کا جب نزول اوسی قبلہ ہونے کی عزت ملی
ملے باغ دین کو سہر نو بہار جو بپژمردہ ڈالی تھی پہولی پہلی
رہِ کفر ظاہر ضلالت عیان وہ سب مٹگئین رسمہای شقی
جو تہا رسم عالم مین بدکا شیوع اوسے بند کر رہ سکھائی بہلی
جولے نام اقدس کو مانگے دعا خدا اُسکو دیدے مراد دلی

لکھی تونے حافظ جو نعت نبی
خدانے جو چاہا تو بگڑی بنی

غزل

حبیب خدا یا رسول خدا غلامون کو دیدار دیجیے دکھا
میری التجا یہ ہو بعد قبول نجھے باب عالی پہ لیجیے بلا
شہا تاب فرقت نہ دل کو رہی غلامون مین اب اپنے لیجیے ملا
غبار کف پائے اقدس حضور میرے دیدۂ دل مین دیجیے لگا
تمہین چھوڑ جائین کدہر ہم غریب ہمین کون یوچھے تمہارے سوا
اے تاج الاطباٗ یہ زخم دلی شفا پائے کامل وہ دیجیے دوا
جو رونق فزا آپ اسجا ہوی کیا حق نے حق مین ہمارے بھلا
مین منت سے بابسر چومون قدم جو پہونچادے پیغام میرا صبا

نکل جائے دل سے یہ خار الم
جو ہو جائے اوس سمت جانا میرا

دخولِ جنان کی ہے خواہش اگر
تو سیر مدینہ کی مانگو دعا

اوتر جائے عصیانکا فوراً بخار
جو کھائے مدینے کی آب وہوا

جو کلب مدینے کا رتبہ ملے
تو ہر دم کرون شکر قسمت ادا

اگر شام فرقت ہو صبح وصال
تو بر آئے حافظ دلی مدعا

غزل

بہلا دل سے سبکو جو ہے ماسوا
کہ حاصل ہو تجھکو مقام بقا

تو گر لے اوڑے میری خاک اے صبا
کرے دو جہا نمین تیرا حق بھلا

گنا ہونپہ میرے نکیجے خیال
نظر فضل پر اپنی رکھیے شہا

خطائین ہون اب میری لمد معاف
مین اپنی کیئے کی سزا پا چکا

گذارش یہ فدوی کی ہو التفات
ہے دیرینہ سایل درِ فیض کا

طلب مین تغافل نہین چاہیئے
کہ ہے باب فضل وکرم کا کھلا

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین
غنیمت ہے غافل یہ دور بقا

گذارے جو غفلت مین تو زندگی
بجز حیف پھر ہاتھ آتا ہی کیا

مے شوق پیکر کے تو مست ہو
اوٹھا کر صراحی کو دی منہہ لگا

مین طالب ہون جسکا وہ مجھکو ملے
نہ مایوس حافظ کو در سے پھرا

غزل

یہی دین و ایمان ہی حضرت ہمارا | یہان اور وہان ہیچ اونہیکا سہارا
پہرا اونکے در سے ہوا وہ لئیم | پہرے خوار عقبے مین لعنت کا مارا
نبیوں نے پایا کہان یہ عروج | سوا اونکے ہے کون حقکا پیارا
پڑا شور عالم مین کیسا کہ جسدم | بجا چوب احمد سے دین کا نقارا
تمامی خدائی ہوئی ملتجی | عجب عالی رتبہ ہی واللہ تمہارا
جو ملجای رہنے کو وان تہوڑی جای | تو ہو جای اپنا بہی حضرت گزارا
دعا مانگو لے نام ہوئیون قبول | اوٹہا تیر گویا نشانے پہ مارا
در شاہ پر بہیک چل کر تو مانگو | عجب نیست گر شہ نوازد گدارا

نہو رنج و محنت سے حافظ تو غمگین
کوئی دم مین قسمت کا چمکیگا تارا

غزل

امت کی خطا عفو کرائینگے پیمبر | جنت کی طرف ہمکو بلائینگے پیمبر
تکلیف سے محشر کے بچائینگے پیمبر | دامن کے تلے ہمکو بیٹہائینگے پیمبر
ہمکو تو ذرا خوف نہین تشنہ لبیکا | پانی ہمین کوثر کا پلائینگے پیمبر
امید قوی ہمکو عنایت سی ہی باللہ | دیدار ہمین حقکا دکہائینگے پیمبر
الطاف و عنایت سے جرائم کی بدلمین | انعام ہمین حقسے دلائینگے پیمبر

حافظ جو لکہے نعت تو شفقت کی نظر سے
مژدہ تجھے بخشش کا سنائین گے پیمبر

غزل

مصور نے نئی صنعت سی یہ صورت بنائی ہی
کہین ممکن کہین واجب عجب قدرت دکھائی ہے

نہ تاب صبر ہے یارب نہ اوس در تک رسائی ہی
دلِ مضطر نے فرقت مین عجب آفت اوٹھائی ہی

تجلی گاہ یزدان ہی شبیہ احمدی جب تو
کوئی عاشق کوئی مفتون غرض شیدا خدائی ہی

یہ مشت خاک عاجز کو تیرے کوچہ سی باد تند
غریب و ناتوان پا کر اوڑاتی ہے دہائی ہے

نہ اوٹھونگا کبہی دولت سرا کی باب عالی سی
تیرے افضال کی مین نے خبر تحقیق پائی ہے

یہی ہی آرزو دل کی رہے ہر دم غلامی مین
سوا اسکے تمنا کچھہ نہین میری الٰہی ہے

مخالف گو ہوا ہے پر توکل پر نگہبان کے
یہ بحر عشق مین مینے بھی اب کشتی چلائی ہی

توقع ہو کہ خاطر خواہ ہوگا حکم اب نافذ
حضور شاہ مین مینے بھی اب عرضی سنائی ہی

نکیون افسوس ہو عمر تلف کردہ کا اب ہمکو
یہ سالک بی بہا غفلت مین کیا ہمنے گمائی ہی

پڑا ہی کس مشقت مین غریب نے اید اسکین
کہین واعظ نے جنت کی اوسے رغبت دلائی ہی

کیا برباد پونجی کو خیال خام مین حافظ
لکہا کچھہ نعت حضرت نے یہی کچھہ کمائی ہی

غزل

بلند ہی کسقدر شان مدینہ
یہ بام نہ فلک ہے جسکا زینہ

بنا آرام گہہ ہے جس زمین پر
وہ ہے انگشتِ قدرت کا نگینہ

تجلی گاہ حق ہے وہ سراسر
ہے گنج معرفت کا وہ دفینہ

روان کی نوح نے طوفان مین کشتی
یہ ہے دریائے رحمت کا سفینہ

خواصِ بارگاہِ حق وہی ہین
جنہین آتا ہے زیارت کا قرینہ

نہین ہے داغ عشق احمدی سے
بھرا ہے نقد ایمان سے خزینہ

جو خاک پای اقدس مجھکو لادی
مین دیدون اوسکو تابوت سکینہ

ہو دونرخ زندگی دنیا مین اونکی
جو رکھتے ہین حبیب حق سی کینہ

ادب سے باب مین کرتا ہے حجت
نہین شرماتا مالک سے کمینہ

ہو سیری اوسکو حاصل دو جہانکی
ملے وان کی جسے نان شبینہ

غبار پاک یثرب سے اٹھی
منور کردے حافظ کا تو سینہ

غزل

جو کہتا ہی کوئی ہمتو مدینہ پاک جاتے ہین
تو کیا کیا پیچ و خم دلمین ہم اپنی باؤ کہاتے ہین

در اقدس کی محرومی مجھے کیا کیا ستاتی ہے
الٰہی کب سنونگا یہ کہ چل تجھکو بلاتے ہین

رہی خواہش نہ دلکو آب کوثر اور زمزم کی
سنا جبسے کہ آب غسل تربت وان پلاتے ہین

بلا لیجیے بہلا ابتو کہ فرقت مین دل و دیدہ
بشوق آستان بوسی مجھے بے حد ستاتے ہین

الٰہی کب تلک صدمی جدائی کے سہون ابتو
یہ شعلے نار فرقت کی مجھے ہر دم جلاتے ہین

جو زایر روضۂ اطہر کی زیارت کرکے پھرتے ہین
ملایک آسمانسے اونکی زیارت کرنے آتے ہین

بھلا کیا فخر ای عیسے تمہین مردہ جلانے پر
غلامان محمد ایکدم مین سو جلاتے ہین

عجب دریاے رحمت بارگاہ فیض احمد ہی
جو نا امید جاتے ہین وہ با امید آتے ہین

جنہین عشق و محبت ذات اقدس سی نہین حافظ
متاع عمر اپنی مفت وہ نادان گماتے ہین

غزل

کہون کیونکر مدینہ کو لا مثل عرش اعلی ہی
میرے مولے کا مسکن عالم بالا سی بالا ہی

حسینان جہان مین حسن یوسف گو کہ بہتر ہے
مگر عالم میری محبوب کا سب سی نرالا ہے

بھلا ظلمت سے مرقد کی مجھے کیا خوف ای ناصح
چراغ عشق احمد سے میرے گھر مین اوجالا ہے

رکھون مرہم مین کیونکر ای طبیب مہربان تو
پھپولا عشق کا مینے پلا کر خون پالا ہے

الٰہی کر عطا مجھکو وہ دولت فضل سی اپنے
کہ جسکا عشق دلمین میری تونے آپ ڈالا ہے

رسائی کب میسر ہو بھلا منکر کو یثرب مین
سراسر دل تو اس مفسد کا گستاخی سی کالا ہے

وہ ایسا بحر رحمت ہی کہ جسکے فیض کے آگے
سمندر جسکو کہتے ہین وہ ادنے ایک نالا ہے

بلا خوف و خطر سیدھا گیا ہی باغ جنت کو
ہمارے واسطے جو آپنے رستہ نکالا ہے

یہ زہد خشک ای حافظ عجب اک مرض مہلک ہی
یہ افواج ضلالت مین نہایت بد رسالہ ہی

مناقب غوثیہ

ہوا منظور خالق کو کرے خلقت کی مہمانی
تو بھیجا غوث اعظم کو عطا کر رزق روحانی

کیا سامان ضیافت کا چڑہائی دیگ عرفانکی
پکارا اذن دعوت کا بموجب حکم ربانی

مصالحہ دی شریعت کا جلائی آگ الفت کی
نمک دیکر طریقت کا محبت کا ملا پانی

غذای معرفت رکھی حقیقت کے ظروف مین
بچھا کر خوان نعمت کا کھلایا کھانا حقانی

جو بھوکے ہین محبت کی وہ پاتے ہین اوسی در پر
ابھی تک فضل بیحد سی وہ نعمتہای الوانی

شرارت شرک کی کھودی ضلالت کفر کی ہٹی
گھٹی کفار و مشرک کی شرارت اور طغیانی

ہوا دین رسول اللہ زندہ اونکی برکت سی
لقب پایا رسالت سے محی الدین جیلانی

نفوس قدسیہ سے اونکے پایا ہی شرف عالم
موافق اور مخالف اونکے کرتے ہین ثناخوانی

خصایل پائی مصطفوی شمایل پائی مرتضوی
خطاب آیا جناب حق سے ای محبوب سبحانی

سرور سینۂ حسنین و نور دیدۂ عابد
جناب فاطمہ بنت رسول اللہ کی جانی

صداقت پائی صدیقی عدالت پائی فاروقی
سخاوت پائی مرتضوی حیا و حلم عثمانی

مصیبت ہین کہی یا شیخ عبد القادر شیاً
بدل جاوی او سیدم وہ مصیبت سے بشادانی

کرون جاروب مژگان سے اگر مقسوم یاور ہو
وہ باب فیض و بخشش کی کبھی پاون جو دربانی

دراقدس پہ سایل ہون توجہ کیجے خادم پر
اگر ملجای کچھ در سے تو مٹ جاوے پریشانی

مجھے ظل کرامت سے شہا محروم مت کہنا
مدد کرکے میری ایشاہ کیجئے دور حیرانی

یہی ہے آرزو دل کی تیرے افضال سے شاہا
کہ ہون کونین کے پورے میرے آمال و امانی

تمنا ہے یہ حافظ کی تمہاری خوان نعمت سے
ملے پس خوردۂ نعمت معہ تکمیل ایمانی

قصیدۂ نعتیہ

ایماہ آسمان نبوت و سروری
دے آفتاب برج محبت و دلبری

باران لطف اپنی سے ایشاہ ذوالکرم
کھیتی امید عاصی کی کر دیجئے ہری

تمسا جہان مین دوسرا عالی ہمم کہان
کسکی مجال یہ کہ کرے تمسے ہمسری

سرخیل انبیا او لوالعزم آپ ہین
حقتے کلاہ فرق پہ اعزاز کی دہری

پاتے کبھی نہ خضر رہ چشمۂ حیات
کرتے اگر نہ اونکی تم ایشاہ رہبری

پاتے نجات نوح نہ طوفان سے کبھی
کرتے نہ اونکی کشتی کی گر آپ یاوری

کی چشم التفات جو حال خلیل پر
خالق نے کر دیا اونہین اوس نار سے بری

پاتی نہ راہ نیل مین حضرت کلیم بھی
کرتے جو او نکی آب نہ اوسوقت یاوری

دیکھی جو شان فخر دو عالم تو سب ملک
کہنے لگے ادب سے کہ اللہ ری بہتری

کیا لکھے کوئی وصف شہ بینظیر کا
ہے اسجگہہ پہ گنگ زبان سخنوری

غالب کیا خدا نے علی کل غالب
کس شان کی نبی ہو تم اللہ اکبری

پائی نہ انتہا تری دریاے شرف کی
ہرچند غوطہ زن رہے طوسی و عنصری

لکھا گیا نہ شمہ تیرے وصف کا شہا
ہرچند کی جہان نے تری مدح گستری

ای سرور دو عالم و سلطان جن و انس
اللہ بحال زار من خستہ بنگری

کب تک رہون غریق جہ جرم و معصیت
کب تک کرونمین بحر گنہ مین شناوری

کیجئے شراب وصل سے مخمور خستہ کو
شاہا بلطف بندہ نوازی و سروری

مدت سی تیرے لطف کا امیدوار ہون
وقت مدد ہے اور دم رحم گستری

خادم ہون دلسے شاہ کے اصحاب و آل کا
صدیق و باحیاؤ فاروق و حیدری

ہوگی نجات غم سے دو عالم کی حافظا
رکھہ ورد تا حیات ثنائے پیمبری

قصیدہ

شور ہے یا رب جہانمین کسکی آمد کا بپا
شوقمین نکلی ہے منہہ سے کسکے ہردم مرحبا

نافہای مشک فردوس برین لیکر صبا
ہر گلی کوچہ مین عالم کے پھرے ہے جابجا

وجد مین آکر فلک کرتا ہے ہردم یہ ندا
گر زمین ہوتا تو ملتا آج مجھکو مرتبا

طائر بستان عالم کی زبان پر وجد مین
کسلئے جاری ہے ہردم نغمہ صل علی

شانِ والا مین محبت اور ناز و پیار سی — سلوا کہتا ہی اور صلوا کسی رب علا

شوق مین کسکے تصدق ہوتی ہین یہ رات دن — آفتاب پر شعاع اور ماہتاب پر ضیا

اہتمام خسروانہ کرکے کہتے ہین ملک — جمع ہون سب انبیا اب وقت دربار آگیا

ہوگئی بنیاد قایم قصرِ دین پاک کی — کفر اور الحاد کا برباد نقشہ ہوگیا

ظلمت کفر و ضلالت ہوگئی عالم سی دور — تن گیا سارے جہان مین شامیانہ نور کا

تاکہ دیجاوے غبارِ شرک اور طغیان کفر — ابر دین چہرکاؤ رحمت خلق پر کرنے لگا

واسطے جنکے خدا نے یہ زمین و آسمان — اور جو کچھ انمین ہی وہ سب کا سب پیدا کیا

آج وہ عازم ہین سیر گلشن ایجاد مین — نام جنکا حق نے رکہا خود محمد مصطفے

کسلئے بیٹھے ہو جبکہ سب پڑھو ملکر درود — ہر گل و غنچے کے منہہ سے آرہا ہے یہ صدا

ہو صلوۃِ بعد داو بیشمار و بیحساب — اونکی روحِ پاک واقدس پہ ہمیشہ اے خدا

ہے یہی وقتِ اجابت حافظا سرکار سے — مانگ لے مدت سے دلمین ہے جو تیری مدعا

ای رسول جن وانسان ای حبیب کبریا — آپ ہین سلطان عالم اور مین مسکین گدا

میری خواہش اور ارادہ آپ پر ہے منحصر — ہے حصول مدعا کی مجھکو تمسے التجا

آپکے در سے پہرا سایل نہین مایوس ہو — جسنے جو مانگا اوسے سرکار سے فوراً ملا

دور ہو دل سے خیال ماسوا اور حب جاہ — دلمین ہو حب خدا اور لب پہ ہو یا مصطفے

زندگی اور مرتے دم اور قبر و حشر و نشر مین — ہو تیرا دستِ کرم سر پر ہمارے دائما

گر دعا مقبول حافظ کی الٰہی فضل سے
ازبرای آل و اصحاب رسول دوسرا

تمت

اغلاط و صحت نامۂ نظم کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۹	نزول رحمت خالق ہو لاتعد و لاتحصی	نزول رحمتِ حق لاتعد و لاتحصی
ایضاً	۸	مُرض	درد
۱۲	۱۰	کر گئے خدمت کا حق اپنے سر سے وہ ادا	کر گئے خدمتکا حق وہ اپنے سر سے سب ادا
۱۴	۱۱	سجدہ نہ کیا حضرت ادم کو	سجدہ کیا نہ حضرت آدم کو
۱۸	۱۱	یہ تو مارا جائیگا منہہ پہ تیر سے	یہ تو منہہ پر تیرے مارا جائیگا + سر پہ تیرے سخت آفت لائیگا
۲۱	۴	لازم ہے ہمین شکر کرین اور اطاعت منظور نظر حق ہوئے ہم جنکے بدولت	لازم ہے ہمین شکر کرین اور اطاعت منظور خدا ہو گئے ہم جنکے بدولت
۲۳	۹	رنگ بدلا	نظر آیا
ایضاً	۱۳	آمد کی تیاری ہے	اب آنے کی باری ہے
۲۶	۱	ندا اٹھی بلند ہر مقامات سے	ندا آتی تھی سب مقامات سے
۲۸	۸	اور فرشتے جن اور انسان تمام	اور فرشتے جن و انسان سب مدام
ایضاً	۱۵	درد مرض معصیت کا زور ہے	معصیت کے اب مرض کا دور ہے
۳۵	۹	ہر سو ہے بلند	شور ہر سو سے ہوا
۴۰	۱۰	شب معراج کی اب ہے تیاری	شب معراج ہوا کر سواری
۴۳	۹	چاہتا ہے ہر اک یہ ہی کہ مین جاون کسیطور	ہر ایک کی خواہش تھی کہ مین جاؤن کسیطور
۷۹	۱۱	اے شفیع المذنبین اے رحمۃ للعالمین	اے رحمۃ للعالمین و اے شفیع المذنبین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۲	بلند ہے کسقدر شانِ مدینہ یہہ بامِ نہ فلک ہے جسکا زینہ	خدا کی شان ہے شانِ مدینہ کہ بامِ نہ فلک ہے جس کا زینہ
۱۰۲	۱۱	ملایک آسمان سے اونکی زیارت کرنے آتے ہین	زیارت کو ملایک آسمان سے اونکی آتے ہین

اغلاط و صحت نامۂ نثر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۳	ہزار	بزار
۹	۱۱	خداوند	خاوند
۱۰	۶	سوم	رسوم
۱۵	۱۹	سامتی	سلامتی
۳۶	۹	جبریل نے	جبریل کی
۳۶	۱۰	الی آخرہ سورۃ تک	الی آخر سورہ
۵۳	۷	اور	اگر
۵۷	۱۳	سبز مرد	سبز زمرد
۸۱	۲	آوازیکا	آوازکا
۸۷	۲	ضمانت پر اعتماد	ضمانت پر میری اعتماد

قطعہ تاریخ من تصنیف مولانا عبدالحکیم صاحب عاصم تخلص

چو قاضی عبد اللہ با صفا
رقم کرد میلاد خیر الورے
مرا شد طلب سال ہجری آن
کہ چون مایہ دین و دنیا بود
فضیلت پنہ حافظ خوش ادا
کہ می باشد از وے فروغ ہدے
چنین داد ہاتف زگردون ندا
بگو بہر سالش فروغ ہدے
۱۳۰۵

قطعہ تاریخ من تصنیف مولوی و حکیم محبوب علی شاہ صاحب المتخلص باصغری نظامی الفخری

قاضی دین حافظ عبد اللہ
کرد تالیف مولد حضرت
ذکر نور نبی ست نور افشان
چون بہ جستیم سال تصنیفش
اصغری گفت از سر انوار
صاحب فضل و صاحب برکات
از روایات صادق الآیات
بر نبی صد صلوۃ و تسلیمات
تا بماند بصفحہ نقش ثبات
جلوہ حق سفینۃ الحسنات
۱۳۰

دیگر

جناب حافظ عبد اللہ محب خاص حضرت نے
جو چاہا اصغری نے سال اس تصنیف کا کہنا
عجب لکھا ہے یہہ مولد جزاک اللہ جزاک اللہ
تو بولا ہاتف غیبی زہی ذکر رسول اللہ
۱۳۰۴